فہرست

رسائل فتاوی رضویہ

(حروفِ تہجی کی ترتیب سے)

پاکیزہ پاکیزہ اسماءِ رسائلِ فتاوی رضویہ (۲۰۱۱ء)

تحقیق
ندیم احمد ندیم قادری نورانی

والضحیٰ پبلی کیشنز

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب: فہرست رسائل فتاوی رضویہ (حروف تہجی کی ترتیب سے)

موضوع: فتاوی رضویہ میں شامل رسائل کا تعارف اور اسماء والقاب کی توضیح

مصنف: ندیم احمد ندیم قادری نورانی۔ مدظلہ العالی۔

حسب ارتضا: محترم محمد رضاء الحسن قادری صاحب سلمہٗ، دارالاسلام، لاہور

ناشر: **والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور**

لیگل ایڈوائزر: محمد صدیق الحسنات ڈوگر: ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

تعداد: 1100

تاریخ اشاعت: ذوالقعدہ 1433ھ / اکتوبر 2012ء

قیمت: 200 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ فیضانِ مدینہ: مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد 0346-6021452، 0312-6561574

مکتبہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز: فیصل آباد، لاہور — **دار الاسلام**: داتا دربار مارکیٹ، لاہور

مکتبہ بہارِ شریعت: دربار مارکیٹ، لاہور — مکتبہ شمس و قمر، بھاٹی چوک، لاہور

مکتبہ غوثیہ ہول سیل، کراچی — رضا بک شاپ، گجرات

اسلامک بک کارپوریشن، راولپنڈی — مکتبہ المدنی: وقاص پلازہ، فیصل آباد

مکتبہ قادریہ: لاہور، گجرات، کراچی، گوجرانوالا — مکتبہ اہل سنت، فیصل آباد، لاہور

مکتبہ امام احمد رضا، لاہور، راولپنڈی — نظامیہ کتاب گھر، اردو بازار، لاہور

ہجویری بک شاپ: گنج بخش روڈ، لاہور — ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی

احمد بک کارپوریشن راولپنڈی

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	نگارشات	صفحہ نمبر
۱	انتساب	ندیم احمد ندیم قادری نورانی	5
۲	برائے اعلیٰ حضرت رضا کے رسائل (منظوم)	ندیم احمد ندیم قادری نورانی	6
۳	تقدیم (فہرست رسائل فتاوی رضویہ پر ایک نظر)	علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی	7 تا 11
۴	تقریب (فہارس رسائل رضویہ کی جامع تاریخ)	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	12 تا 19
۵	تقریظ	پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن	20 تا 21
۶	تقریظ (کارِ عظیم بدستِ ندیم)	علامہ قاضی عبد الدائم دائم	22 تا 24
۷	تقریظ	علامہ قاری محمد رضاء المصطفیٰ اعظمی	25 تا 26
۸	تقریظ	علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری رضوی	27 تا 29
۹	تقریظ	علامہ پیر سید محمد فاروق القادری	30 تا 31
۱۰	تقریظ	علامہ پیرزادہ محمد اقبال احمد فاروقی	32 تا 34
۱۱	تقریظ	علامہ حافظ عبد الستار سعیدی	35 تا 36
۱۲	تقریظ	علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی	37 تا 39
۱۳	تقریظ	علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری	40

۱۴	تقریظ	علامہ مولانا محمد محب اللہ نوری	41 تا 43
۱۵	تقریظ	علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	44 تا 45
۱۶	تقریظ	علامہ ڈاکٹر محمد اشرف الاشرفی الجیلانی	46 تا 47
۱۷	تقریظ	صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور	48 تا 49
۱۸	تقریظ	علامہ مولانا محمد عبد اللہ نورانی الرفاعی	50 تا 52
۱۹	تقریظ	مولانا مفتی محمد اسماعیل نورانی	53 تا 54
۲۰	تقریظ	پروفیسر ڈاکٹر محمد شاہ کوثر مصطفیٰ (بنگلادیش)	55 تا 56
۲۱	تاثرات (ای میل)	جناب مہتاب پیامی (انڈیا)	57
۲۲	منظوم تاثرات	جناب محمد عبد القیوم طارق سلطان پوری	58 تا 59
۲۳	منظوم تاثرات	مولانا حامد علی علیمی	60
۲۴	معروضات ندیم / اشارات	ندیم احمد ندیم قادری نورانی	61 تا 72
۲۵	فہرست رسائل فتاویٰ رضویہ	ندیم احمد ندیم قادری نورانی	73 تا 197
۲۶	کتابیات	ندیم احمد ندیم قادری نورانی	198 تا 207

حضرت علامہ قاضی عبد الدائم دائمؔ صاحب اپنی تقریظ میں فرماتے ہیں:

"اپنی بے شمار کتابوں اور رسالوں کے اتنے دل کش، مُسجّع اور تاریخی نام بھلا کس نے رکھے ہوں گے۔۔۔ سوائے امام احمد رضا خان بریلوی کے!

ایسے ہی مرصّع ناموں سے آراستہ چند رسائل فتاویٰ رضویہ میں بھی شامل ہیں اور ان کے چھپے ناموں کا اتنی گہرائی، باریک بینی اور ژرف نگاہی سے بھلا کس نے جائزہ لیا ہو گا۔۔۔ سوائے علامہ ندیم قادری کے!!"

(مکمل تقریظ کے لیے صفحات 22 تا 24 ملاحظہ فرمائیں۔)

انتساب

میں اپنی اس کاوش "فہرست رسائل فتاویٰ رضویہ" کا انتساب مندرجہ ذیل شخصیات کے نام کرتا ہوں:

★ میرے پیر و مرشد قائدِ ملتِ اسلامیہ مبلغِ اسلام حضرت امام شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ کہ جنھوں نے لاکھوں غیر مسلموں کو داخلِ اسلام کیا اور جو میری مغفرت و روحانی بلندی کا ایک بہت بڑا وسیلہ ہیں۔

★ ماہرِ رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمۃ کہ جنھوں نے خود بھی رضویات پر خوب کام کیا اور دوسروں کی بھی اس شعبے میں رہنمائی فرمائی؛ میں ان کی شفقتوں اور عنایتوں کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔

★ میرے والدِ ماجد جناب شیخ سلیم احمد قادری ضیائی عطاری صاحب (مرحوم) بن جناب شیخ محمد احمد صاحب بن جناب شیخ شفاعت علی صاحب اور میری والدۂ ماجدہ محترمہ سیدہ گل سحر عرف گلو بیگم صاحبہ بنتِ جناب حافظ سید محمد حسین صاحب (مرحوم) کہ جو میرے جسمانی وجود کا سبب ہیں۔

★ میرے بڑے بھائی وسیم احمد (مرحوم) اور چھوٹے بہن بھائی: عظیم احمد، امبر، سیماء، امبرین، گلفام اور محمد علی کہ جن کی رگوں میں بھی وہی خون دوڑ رہا ہے کہ جو خون میری نس نس میں گردش کناں ہے۔

★ میری شریکِ حیات راشدہ عرف فائزہ بنتِ جناب رشید احمد صاحب بن جناب عبد القیوم صاحب بن جناب عبد الستار صاحب کہ جو زندگی کے سفر میں میرے ہر دکھ سکھ کی ساتھی ہیں۔

★ میرے پھول جیسے بچے: ثمیرا، اسامہ، مریم اور محمد عزیر احمد نورانی کہ جن کی خوشبو سے میری مشامِ جاں معطر ہے اور جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کا چین اور قرار ہیں۔

★ میرے تمام مخلص احباب بالخصوص عماد ابن ضیاء، مرزا فرقان احمد، شاہ نواز قادری، اشرف جہانگیر، راشد رحیمی، مبشر خان، نوید ارشد اور سید مشاہد حسین کہ جو اس فہرست کے شائع ہونے کا بڑی شدت کے ساتھ انتظار کرتے رہے، بالخصوص مرزا فرقان احمد کہ جنھوں نے بلا کسی دنیوی غرض کے اس فہرست کے تقریباً ایک سو صفحات کمپوز کیے اور مولانا سید محمد صدیق نعیمی نورانی، مولانا سید محمد عمر نعیمی نورانی، مفتی محمد اسماعیل نورانی اور مولانا محمد عبد اللہ نورانی سمیت میرے تمام پیر بھائی کہ جن کے ساتھ میرا روحانی رشتہ قائم ہے۔

★ میری فہرست کے تمام مقرظین (تقریظ نگار) کہ جنھوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود میری فہرست کا مطالعہ کیا اور اپنے مفید اور گراں قدر تاثرات سے نوازا۔

★ میرے دوست مولانا حامد علی علیمی کہ جنھوں نے اس فہرست کی اشاعت کے سلسلے میں مولانا رضاء الحسن قادری (دار الاسلام، لاہور) سے رابطے کا مشورہ دیا اور مولانا رضاء الحسن کہ جو اس فہرست کی اشاعت کا سبب بنے؛ بالخصوص، استاذ العلما جمیلِ ملت حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کہ جو اس فہرست کی اشاعت کے لیے بڑے فکر مند رہے، اہلِ علم سے اس کا تعارف کراتے رہے، میرے سر پر ہمیشہ اپنا سایۂ عاطفت دراز کرتے رہے اور رضاء الحسن صاحب کو بھی اس کی اشاعت کے لیے فون کرتے رہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سب کو دنیوی و اخروی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فقط ناچیز: ندیم احمد ندیم قادری نورانی

مرے اعلیٰ حضرت رضا کے رسائل

خدا کی ہیں رحمت رضا کے رسائل
مرے اعلیٰ حضرت رضا کے رسائل

ضیائے شریعت رضا کے رسائل
چراغِ طریقت رضا کے رسائل

رضا حُبِّ محبوبِ رب میں تھے کامل
دلیلِ محبت رضا کے رسائل

رضا شانِ اہلِ خدا پر تھے قرباں
ہیں اس پر شہادت رضا کے رسائل

رضا کا قلم معجزہ تھا نبی کا
رضا کی کرامت رضا کے رسائل

علوم و فنونِ قدیمہ، جدیدہ
ہیں دونوں کی رنگت رضا کے رسائل

رضا کی فقاہت بھی ضرب المثل ہے
ہیں کانِ فقاہت رضا کے رسائل

گُلِ روح افزا ہر اک لفظ جن کا
وہ گلزارِ نکہت رضا کے رسائل

دلائل سے روشن حقائق ہیں جن میں
وہ شمعِ حقیقت رضا کے رسائل

رسائل کے ناموں سے چمکا مرا نام
مری وجہِ شہرت رضا کے رسائل

ندیمِ افکارِ قلم ہیں یقیناً
مرے اعلیٰ حضرت رضا کے رسائل

۱۵ر شوال المکرم ۱۴۳۳ھ — کلام:
پیر، ۳ر ستمبر ۲۰۱۲ء — ندیم احمد ندیم قادری نورانی

آفس سیکرٹری، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل (ٹرسٹ)، صدر، کراچی؛
رہائش: مکان نمبر B-296، ناظم آباد نمبر 1، کراچی۔

نوٹ: اس منقبت کا سہرا عزیزم مولانا رضاء الحسن قادری صاحب (دارالاسلام، لاہور) زِیْدَ مَجْدُہٗ کے سر ہے کہ انھی کی فرمائش پر اس فقیر نے یہ منقبت اپنی مرتب کردہ فہرست "فہرستِ رسائل فتاویٰ رضویہ" کے ساتھ شائع کرنے کے لیے لکھی ہے۔ (ندیم)

"فہرستِ رسائل فتاویٰ رضویہ" پر ایک نظر

محترم اُستاذ العلما جمیلِ ملت حضرت علامہ **جمیل احمد نعیمی ضیائی** دامت برکاتہم العالیہ
ناظم تعلیمات و شیخ الحدیث، دارالعلوم نعیمیہ، فیڈرل بی۔ ایریا، کراچی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلِ سنت الشاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی، فکری اور تحقیقی جواہر پارے جدید انداز میں اور وقت کے تقاضوں کے تحت شائع کرنے یا اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور کتب و رسائل پر کام کرنے یا کرانے کی توفیق اللہ تبارک و تعالیٰ نے بعض شخصیات اور اداروں کو مرحمت فرمائی۔ الشرف للمتقدم کا شرف حضرت قبلہ محسنِ اہلِ سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری، بانی مجلسِ رضا، لاہور، اور اُن کے رفقائے کار، ماہرِ رضویات حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مظہری، محترم سید ریاست علی قادری، بانی ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی، علیہم الرحمہ اور پھر دیگر شخصیات مثلاً محترم سید وجاہت رسول قادری صاحب، صدر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی اور اُن کے رُفقا وغیرہم کو حاصل ہے۔

ان حضرات کے علاوہ، احقر خصوصیت کے ساتھ رضا فاؤنڈیشن، لاہور، کے بانی و مؤسس مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے کہ جن کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن نے اعلیٰ حضرت کے شہرۂ آفاق فتاویٰ مسمّٰی بہ "اَلْعَطَايَا النَّبَوِيَّةُ فِي الْفَتَاوَى الرَّضَوِيَّةِ" معروف بہ "فتاویٰ رضویہ" کو تخریج اور عربی و فارسی عبارات و رسائل کے اردو ترجمے کے ساتھ

تیس (۳۰) جلدوں میں بالکل معرو بیروت کے انداز میں شائع کیا۔ اب مزید سونے پر سہاگہ یہ ہے کہ محبی و عزیزی جناب ندیم احمد ندیم قادری نورانی صاحب زِیْدَ مَجْدُہٗ، نے ان تیس جلدوں میں شامل کتب و رسائل کے ناموں کی، حروفِ تہجی کی ترتیب سے، ایک فہرست تیار کرلی ہے، جو یقیناً ایک مفید و کارآمد اور قابلِ ستائش کام ہے۔

ندیم صاحب کو حضرت قائدِ اہلِ سنّت مبلغِ اسلام علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ والرضوان سے سلسلۂ عالیہ قادریہ غوثیہ نجیبیہ علیمیہ میں شرفِ بیعت کے ساتھ ساتھ، پیر خانۂ اعلیٰ حضرت خانقاہِ مارہرہ شریف کے ایک عظیم بزرگ حضرت تاج العلماء شاہ اولادِ رسول علامہ سید محمد میاں قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ حضرت مولانا قاضی عبد الشکور صدیقی برکاتی علیہ الرحمۃ (اخوند مسجد، کھارادر، کراچی) سے سلسلۂ قادریہ برکاتیہ میں، حضرت پیر آغا جان محمد فضل الرحمٰن مجددی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، ماڈل کالونی، کراچی، (آپ حضرت امام ربانی مجددِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان کی اولاد میں سے ہیں)، سے سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ میں اور حضرت قطبِ ربانی سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی (فردوس کالونی، کراچی) کے لختِ جگر حضرت علامہ ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (آپ حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں اور اس فقیر کے استاد بھائی ہیں) سے سلسلۂ قادریہ و چشتیہ اشرفیہ میں طالب ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے۔ آپ ورلڈ اسلامک مشن پاکستان، کراچی، میں اپنے پیر و مرشد حضرت قائدِ اہلِ سنّت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کے حکم پر اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" کے انگریزی ترجمے (مترجمہ حضرت پروفیسر سید شاہ فرید الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ) اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت و والدِ ماجد قائدِ اہلِ سنّت مبلغِ اعظم حضرت علامہ شاہ

محمد عبد العلیم صدیقی علیہم الرحمۃ کی بعض تصانیف و تقاریر کی پروف ریڈنگ بھی کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں، چند مضامین اور منظوم مناقب بھی ضبطِ تحریر میں لا چکے ہیں اور ابھی پچھلے سال ہی، آپ نے حضرت علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی علیہ الرحمہ کے ایک انگریزی خطاب "ISIAMIC IDEAL" کا "اسلامی نصب العین" کے نام سے اردو زبان میں ترجمہ کر کے شائع کرنے کا شرف بھی حاصل کیا ہے اور تقریباً پانچ سال سے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی، میں آفس سیکریٹری و پروف ریڈر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

احقر نے ندیم صاحب کی مرتب کردہ "فہرستِ رسائل فتاویٰ رضویہ" مسمّٰی بہ اسم تاریخ ہجری "اَلْعَطَایَا الدِّرِیَّۃ میں شامل رسالوں کے صحیح اسماء و القاب (۱۴۳۲ھ)" وملقب بہ لقبِ تاریخ عیسوی "پاکیزہ پاکیزہ اسماءِ رسائل فتاویٰ رضویہ (۲۰۱۱ء)" کو چیدہ چیدہ مقامات سے ملاحظہ کیا تو درج ذیل خصوصیات اور خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ پایا:

۱۔ یہ فہرست فتاویٰ رضویہ قدیم (مکتبۂ رضویہ، کراچی، کی شائع کردہ گیارہ اور رضا اکیڈمی، بمبئی، کی شائع کردہ بارہ جلدیں) اور فتاویٰ رضویہ جدید (رضا فاؤنڈیشن، لاہور، کی شائع کردہ تیس جلدیں) میں شامل کتب و رسائل کے اسماء و القاب سے متعلق ہے۔ بڑی تحقیق و عرق ریزی کے ساتھ صحیح و درست ناموں اور القاب کا انتخاب اِس فہرست کی سب سے بڑی اور اہم خصوصیت ہے۔

۲۔ یہ فہرست حروفِ تہجی کی ترتیب سے تیار کی گئی ہے، جس کے تحت رسالۂ "اِبَانَۃُ الْمُتَوَارِیْ" کا ذکر رسالۂ "اَجْوَدُ الْقِرٰی" کے نام سے پہلے ہے، کیوں کہ "ب" پہلے آتا ہے "ج" سے۔ اس طرح بڑی سرعت اور تیزی کے ساتھ رسالے کی تلاش کی جا سکے گی۔

۳۔ تمام القاب اور ناموں پر ضبطِ حرکات واعراب کا اہتمام بھی کیا گیا ہے اور حضرت علامہ مفتی احمد علی سعیدی صاحب، صدر مدرّس، دار العلوم نعیمیہ، کراچی، سے ان حرکات واعراب کو چیک بھی کروالیا گیا ہے، جس کی مدد سے ایک عام قاری بھی فتاوٰی رضویہ میں شامل رسائل کے نام درست تلفظ کے ساتھ ادا کرسکے گا۔

۴۔ تاریخی وغیر تاریخی ناموں اور القاب کی نشان دہی وتحقیق۔

۵۔ رسائل مستقلہ کے ساتھ ساتھ رسائل ضمنیہ وملحقہ کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔

۶۔ تمام أسماو القاب کا اردو ترجمہ بھی درج ہے۔

۷۔ ترجمے سے اگلی سطر میں مضمونِ رسائل کا ذکر بھی کیا گیا ہے (یعنی موضوع کی وضاحت کہ فلاں رسالے میں "انگوٹھے چومنے کا جواز" ہے اور فلاں رسالے میں "مرزائے قادیان کی عباراتِ کفریہ کا رد" ہے وغیرہ وغیرہ)۔ اِس سے عام قارئین میں بھی اعلیٰ حضرت کے رسائل اور فتاوٰی رضویہ پڑھنے کا ذوق وشوق پیدا ہوگا۔

۸۔ مضمونِ رسالہ کے بعد حوالے بھی دیے گئے ہیں کہ کونسا رسالہ فتاوٰی رضویہ کی کس قدیم یا جدید جلد میں ہے اور کس صفحے سے شروع ہو کر کس صفحے پر ختم ہوا ہے۔

۹۔ بعض ان رسائل کے ناموں کی نشان دہی بھی کی گئی ہے جو فتاوٰی رضویہ قدیم یا جدید میں ناموں کے بغیر ہی موجود ہیں۔ مثلاً "اَوَّلُ مَنْ صَلَّی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ" اور "نوٹ سے متعلق سب مسائل" جو فتاوٰی قدیم وجدید دونوں میں ناموں کے بغیر ہی شامل ہیں۔ اسی طرح فتاوٰی رضویہ قدیم میں موجود رسالہ "اَلْجَبَلُ الثَّانَوِیْ عَلٰی کُلِّیَّۃِ الثَّانَوِیْ" وغیرہ کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔

۱۰۔ "اَلنُّوْرُ وَالضِّیَاءُ فِیْ اَحْکَامِ بَعْضِ الْاَسْمَاءِ" کے مختلف نسخوں کی بعض عباراتِ متن کے فرق کو بڑی تحقیق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۱۱۔ اکثر ناموں کے تحت مفید وکارآمد تحقیقی نوٹس بھی لگائے گئے ہیں، جنھوں نے اس فہرست کی افادیت میں مزید چار چاند لگادیے ہیں۔

احقر اپنی اور علامہ احمد علی سعیدی صاحب کی طرف سے مولانا ندیم احمد ندیم قادری نورانی صاحب کو، ان کی عرق ریزی، دماغ سوزی اور کاوشِ جلیلہ وجمیلہ پر، مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعاگو ہے کہ مولائے کریم اپنے حبیب پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ان کی اس کاوش کو قبول فرماکر مقبولِ عام بنائے، ان کو اور ان کے اہلِ خانہ کو صحت وعافیت اور سلامتیِ ایمان کے ساتھ، نیز اعلیٰ حضرت اور قائدِ اہلِ سنّت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہما الرحمہ کی سچی محبت اور وابستگی کے ساتھ دنیا وآخرت میں ہمیشہ اپنے لطف وکرم اور فضل ورحمت کے سائے میں رکھے! آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وبارک وسلم۔

احقر نوجوان علما سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ پورے ذوقِ مطالعہ کے ساتھ تحقیقی کاموں کو مزید جاری وساری رکھیں، اس لیے کہ بزرگانِ دین نے ارشاد فرمایا ہے۔ ع

کسبِ کمال کن کہ عزیزِ جہاں شوی

(احقر جمیل احمد نعیمی ضیائی غفرلہٗ)
ناظم تعلیمات وشیخ الحدیث، دار العلوم نعیمیہ،
بلاک ۱۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔
موبائل: 0300-3532440

۴؍رجب المرجب ۱۴۳۲ھ
۷؍جون ۲۰۱۱ء
منگل

رسائلِ رضویہ ایک مکمل جامعہ کا نصاب

(فہارسِ رسائلِ رضویہ کی جامع تاریخ)

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری زیدہ مجدہ (Qtv)

جنرل سیکریٹری، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی؛ مدیر، ماہنامہ "معارفِ رضا کراچی"؛ چیئرمین، شعبۂ پیٹرولیم، یونیورسٹی آف کراچی، کراچی۔

[نوٹ: یہ تقریبا مقالے کی صورت میں ماہنامہ معارفِ رضا، کراچی، جولائی ۲۰۱۲ء کے شمارے میں بھی شائع ہو چکی ہے۔]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام احمد رضا خاں محمدی سنّی حنفی قادری برکاتی محدث بریلوی قدس سرہ العزیز تاریخِ اسلام ہی کے نہیں، بلکہ تاریخِ عمومی میں بھی ایک واحد مصنف اور مؤلف ہیں، جنھوں نے 3 زبانوں یعنی اردو، فارسی اور عربی میں 1000 سے زیادہ رسائل 100 سے زیادہ علوم وفنون کے عناوین پر لکھے ہیں؛ بلکہ یوں کہا جائے تو بہتر ہوگا کہ آج سے 100 سال قبل کے تمام مروجہ علوم عقلیہ اور نقلیہ پر انھوں نے اپنے رشحاتِ قلم کی یادگاریں چھوڑی ہیں۔ امام احمد رضا، جو خود علمی اعتبار سے ایک عمومی یونیورسٹی (General University) کی حیثیت رکھتے ہیں، نے اپنی اس جامعہ کے تمام شعبہ جات کے لیے نہ صرف سلیبس تیار کیا، بلکہ اس سلیبس کے اعتبار سے بنیادی کتابوں کا 1000 سے زیادہ کتب ورسائل پر مشتمل ذخیرہ بھی فراہم کر دیا ہے کہ اگر کوئی کسی وقت امام احمد رضا یونیورسٹی بنانا چاہے تو خود صاحبِ کتب کی 1000 سے زیادہ کتب و رسائل سے اس جامعہ کی ابتدا کر سکتا ہے اور شاید یہ دنیا کا ایک عجوبہ ہوگا کہ جس کے نام کی یونیورسٹی بنائی جا رہی ہے خود اس کی لکھی ہوئی کتابیں اس جامعہ کے اکثر وبیشتر شعبہ جات میں ٹیکسٹ بک کی حیثیت سے پڑھائی جا سکتی ہیں۔

دنیا میں مختلف مذہبی، سیاسی، ادبی، علمی شخصیات کے ناموں پر جامعات بنائی گئی ہیں، مگر کبھی یہ بات دیکھنے میں نہیں آئی؛ مثلاً کراچی میں سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی قائم کی گئی، مگر ہم جانتے ہیں کہ سرسید کی لکھی ہوئی چند کتابیں

ضرور ہیں مگر وہ کتابیں بھی خود ان کے نام سے وابستہ یونیورسٹی میں نہ تو ٹیکسٹ بک کا حصہ ہیں اور نہ ہی کہیں ریفرنس بک کے طور پر ان کی کوئی کتاب شامل کی گئی؛ مگر امام احمد رضا کے نام پر اگر یونیورسٹی قائم کی گئی تو خود ان کی لکھی ہوئی ہر ایک کتاب یا رسالہ متعدد شعبہ جات میں کم از کم ریفرنس بک کے طور پر ورنہ ٹیکسٹ بک کے طور پر پڑھایا جا سکتا ہے۔

تاریخ پر نظر ڈالنے سے پتا چلتا ہے کہ دنیا میں پچھلے ڈھائی ہزار سال سے کم از کم تصنیفات اور تالیفات کا سلسلہ جاری ہے جو تاریخ میں محفوظ بھی ہے مگر ایک ہی مصنف کی دو، چار، چھ، دس، بیس، جہتوں میں تصانیف بھی مل جاتی ہیں، لیکن وہ بھی اتنی جہتوں میں یا تو علوم عقلیہ پر لکھی گئی ہوں گی یا علوم نقلیہ پر، مگر ایسا مصنف نہیں ملتا جس نے علوم عقلیہ وعلوم نقلیہ کی تمام جہتوں میں اور وہ بھی ایک سے زیادہ زبانوں میں تصنیفات لکھی ہوں؛ مگر اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کے علوم کے وارثین میں سے امام احمد رضا کو منتخب فرمایا اور ان کو دونوں جہتوں کے علوم کا ماہر فرمایا اور ان کے قلم سے 1000 سے زیادہ تصنیفات قلم بند کروالیں تاکہ دنیا محوِ حیرت رہے اور ایمان والوں کا یقین اور پختہ ہو کہ جب فخرِ سادات حضرت محمد ﷺ کے ایک امتی کے علم کا یہ عالم ہے تو خود اس ذات کے علم کا کیا حال ہوگا۔ اگرچہ آپ ﷺ کی کوئی تصنیف نہیں ہے، مگر آپ ہیں تو تمام علوم کے جامع اور اللہ نے کوئی علم ایسا نہ تھا جو آپ ﷺ کو نہ دیا ہو اور آپ نے یہ علم اوّل صحابۂ کرام میں منتقل فرمایا؛ پھر حسبِ ضرورت اللہ نے جہاں جس کے لیے چاہا اس کو اتنا علم دیا اور جب ایک ایسے فرد کی ضرورت آئی کہ اس کو تمام علوم وفنون کا ماہر بنا دیا جائے تو اس نے امام احمد رضا کا انتخاب فرمایا اور یہ اہلِ سنّت وجماعت کے لیے قابلِ فخر بات ہے کہ وہ شخصیت اُن کے امام کی ہے۔

امام احمد رضا نے اپنے طالبِ علمی کے دور ہی سے اپنی نگارشات کی ابتدا کر دی تھی اور دورانِ طالب علمی ہی میں آپ نے کئی درسی کتب پر حواشی لکھے تھے اور ۱۴ سال سے کم عمر میں جب فارغ ہوئے تو فراغت کے فوراً بعد اپنے والد ماجد علامہ مفتی نقی علی خاں قادری برکاتی بریلوی کی موجودگی میں پہلا فتویٰ مسئلۂ رضاعت پر لکھا؛ جس پر آپ کے والد نے اپنے دستخط کیے اور آپ کو اپنی مسندِ افتا پر بٹھا دیا۔ اس کے بعد

زندگی کی ۵۰ بہاریں اور دیکھیں اور اس ۵۰ سالہ دور میں آپ نے فتاویٰ نویسی کے ساتھ ساتھ تینوں زبانوں میں تصانیف بھی تحریر فرمائیں۔ آپ کی تصانیف اور علوم وفنون کی تعداد کو سب سے پہلے آپ ہی کے شاگردِ رشید اور مرید وخلیفہ حضرت مولانا علامہ محمد ظفر الدین بہاری قادری رضوی (متوفی ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء) نے ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء تک کی کتب کی فہرست بنام "المجمل المعدد لتالیفات المجدد" شائع کی؛ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ رقمطراز ہیں:

میں نے ۱۳۲۷ھ میں حسبِ فرمائش مولانا الکرم مولوی سید محمد عبد الجبار صاحب قادری حیدر آبادی، اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت کے پچاس علوم وفنون میں تصانیفِ کثیرہ کی فہرست مع فن وزبان وکیفیت ومضمون اور سالِ تصنیف کے بیان میں ایک رسالہ بنام تاریخی "المجمل المعدد لتالیفات المجدد" تحریر کیا تھا، جو اسی زمانے میں مطبع حنفیہ، پٹنہ میں باہتمام حضرت مولانا محمد ضیاالدین صاحب پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ چھپ کر شائع ہو چکا تھا اس میں ساڑھے ۳ سو تصنیفات وتالیفات کی مفصل فہرست درج تھی"۔

اس کے بعد جب ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ میں چار مہینے کی رخصت لے کر اعلیٰ حضرت کی تصنیفات کی اشاعت کے سلسلے میں بریلی شریف قیام کا موقع ملا تو ۱۳۲۷ھ کے بعد سے وصال تک جس قدر تصنیفات فرمائی تھیں ان کا بہ طورِ ضمیمہ اس رسالے میں اضافہ کیا۔ اب جملہ تصنیفات ۶ سو سے زیادہ ہیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، حصۂ اول، ص ۱۳، مطبوعہ انڈیا)۔

امام احمد رضا کی تصانیف وتالیفات کی ایک اور فہرست ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے شمارہ اکتوبر ودسمبر میں بھی شائع ہوئی تھی اور غالباً یہ وہی فہرست کتب ہے جو مولانا ظفر الدین نے الگ سے شائع کی تھی۔

امام احمد رضا کی تصانیف کی تلاش ہر دور میں جاری رہی ہے اور کئی اہلِ قلم اور محققین نے ان کی فہرستِ کتب کو آگے بڑھایا ہے۔ مثلاً حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر حسن رضا اعظمی صاحب نے امام احمد رضا کی فقہی خدمات پر پٹنہ یونیورسٹی انڈیا سے ۱۹۷۹ء میں Ph.D کی اوّل اور اعلیٰ سند حاصل کی۔ آپ کا یہ مقالہ جلد ہی انڈیا اور پاکستان سے "فقیہ اسلام" کے نام سے شائع ہوا، جس میں باب پنجم میں ۲۱۴ کتب کا احاطہ کیا، جو ان

کی تحقیق کے مطابق ۵۰ علوم وفنون پر لکھی گئی ہیں؛ جب کہ آپ نے اپنے ہی مقالے کے ساتویں باب میں ۲۴۰ حواشی کتب کا بھی ذکر کیا ہے، جو انہوں نے مختلف علوم وفنون کی کتب پر تحریر کیے تھے۔ گویا ڈاکٹر حسن نے مجموعی طور پر ۲۶۶ کتب وحواشی کی تفصیل اپنے مقالے میں قلم بند کی ہے۔

امام احمد رضا پر تحقیق کا سلسلہ جاری ہے اور امام احمد رضا کی تصانیف کی فہرست میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک اور تحقیق سامنے آئی جس میں مولانا محمد عبد المبین نعمان قادری رضوی صاحب نے امام احمد رضا کی کتب فہرست کو "المصنفات الرضویۃ" یعنی "تصانیف امام احمد رضا" کے نام سے مبارک پور، انڈیا سے ۲۰۰۶ء میں شائع کیا۔ اس فہرست میں ۶۸۵ کتب اور حواشی امام احمد رضا شامل کیے گئے ہیں۔

امام احمد رضا کی کتب پر ایک اور فہرست محقق عصر حضرت مولانا عبد الستار ہمدانی معروف برکاتی (پوربندر، ہندوستان) نے بھی مرتب کی تھی، جس کی ایک کاپی مولانا حافظ عبد الکریم رفاعی کو حاصل ہوئی جو ان دنوں چاٹگام بنگلہ دیش میں ایک مدرسے کے مہتمم بھی ہیں۔ آپ نے یہ فہرست ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر نشین محترم جناب وجاہت رسول قادری صاحب کو ان کے بنگلہ دیش کے دورہ ۲۰۰۴ء کے دوران عنایت کی تھی، جو ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے اپنے سالنامے شمارہ ۲۵، ۲۰۰۵ء میں شائع کی تھی۔ اس فہرست میں کتب ورسائل کے نام حروفِ ابجد کے اعتبار سے درج کیے گئے ہیں اور اس میں کل ۵۷۸ رسائل شامل ہیں؛ جب کہ امام احمد رضا کے حواشی کی الگ فہرست دی گئی ہے، جس میں کل ۱۶۸/ حواشی کو حروف تہجی کے اعتبار سے شائع کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے اب یہ کل تعداد کتب وحواشی کی ۸۶۹/ ہو گئی ہے۔ اب صرف ۱۳۰/ کتب اور حواشی کی تلاش ہے تاکہ یہ تعداد جو ۱۰۰۰/ سے زیادہ بتائی جاتی ہے، قلمی اعتبار سے بھی لوگوں کے سامنے پہنچ جائے۔ ان ۸۶۹/ کتب وحواشی میں سے اکثر کتب اور رسائل تو شائع ہو چکے ہیں؛ البتہ حواشی ابھی شائع ہونے باقی ہیں۔

امام احمد رضا نے اکثر کتب یا رسائل مستفتی کے سوال کے جواب میں لکھے ہیں۔ بہت کم کتب ایسی ہیں جو بغیر کسی استفتا کے لکھی گئی ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام احمد رضا اپنے زمانے میں عوام ہی کے نہیں بلکہ خواص اور خواص الخواص علما ومشائخ

کے بھی مرجع تھے۔ اس لیے ہر کوئی آپ کی طرف رجوع کرتا۔ اس لیے امام احمد رضا سائل کے سوالوں کے حجم کو نہ دیکھتے بلکہ اپنے علوم سے لوگوں کو سائل کے سوال کی حدود سے کہیں زیادہ اس کا تفصیلی جواب دے دیتے، جس کے باعث وہ فتویٰ ایک رسالے کی شکل اختیار کرلیتا اور اس کو زمانے کی ضرورت کے اعتبار سے الگ سے شائع کردیا جاتا، انھیں رسائل میں سے بہت سے رسائل فتاویٰ رضویہ میں بھی شامل ہیں۔ فتاویٰ میں شامل رسائل بھی اردو، عربی اور فارسی زبان میں ہیں۔ چنانچہ راقم نے بھی ایک چھوٹی سی کوشش کی تھی اور ۱۹۸۸ء تک فتاویٰ رضویہ کی جتنی جلدیں شائع ہو چکی تھیں ان پر ایک "موضوعاتی جائزہ" کے نام سے مقالہ لکھا تھا، جو بعد میں ۱۹۸۸ء میں علیحدہ سے بھی شائع ہوا۔ اس موضوعاتی جائزے میں ایک کوشش یہ بھی کی گئی کہ ان تمام رسائل، جو اس وقت تک فتاویٰ کی جلدوں میں شائع ہو چکے تھے، کو جلد کے اعتبار سے ترتیب دے دیا جائے۔ چنانچہ وہ فہرست ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ جلدِ اوّل میں ۲۸؍ رسائل ہیں جبکہ بقیہ جلدوں میں تعداد کچھ یوں ہے: (جلد دوم میں ۷؍ رسائل)، (جلد سوم میں ۱۶؍ رسائل)، (جلد چہارم میں ۲۷؍ رسائل)، (جلد پنجم میں ۱۰؍ رسائل)، (جلد ششم میں ۸؍ رسائل)، (جلد ہفتم میں ۳؍ رسائل)، (جلد ہشتم اور نہم اور دوازدھم اس وقت تک غیر مطبوعہ تھیں)؛ جبکہ جلدِ دہم، جو دو حصوں پر مشتمل تھی، اس میں ۱۳؍ رسائل شائع ہوئے تھے اور جلد یازدھم میں صرف ۴؍ رسائل شامل تھے۔ اس طرح کل ۱۱۶؍ رسائل کی فہرست جلد کے اعتبار سے شائع کی گئی تھی۔

امام احمد رضا کے فتاویٰ پر پچھلی دہائی میں مفتی محمد عبدالقیوم قادری نوری ہزاروی علیہ الرحمہ نے بہت اہم کارنامہ انجام دیا اور وہ یہ کہ آپ نے ایک ٹیم تشکیل دے کر امام احمد رضا کے ۱۲ مجلدات پر مشتمل فتاویٰ رضویہ پر نہ صرف تخریج کا کام کروایا بلکہ جو رسائل عربی اور فارسی میں تھے یا جو عبارتیں فارسی اور عربی میں تھیں ان سب کا ترجمہ بھی کروایا۔ اس طرح فتاویٰ رضویہ کی ۱۲ جلدوں کو ۳۰ جلدوں میں شائع کروا کر اہم ترین علمی کارنامہ انجام دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے وہ رسائل جو فتاویٰ میں شامل نہ تھے، مگر کسی نہ کسی فقہی باب یا کتاب کا حصہ ہوسکتے تھے، ان کو بھی شامل کرایا۔ چنانچہ ان ۳۰ جلدوں پر مشتمل فتاویٰ رضویہ میں ہزاروں فتاویٰ کے ساتھ ساتھ ۲۰۹؍ رسائل بھی شامل ہو چکے ہیں۔ جب کہ حضرت کے وصال کے بعد اس

فتاویٰ پر تحقیق کا سلسلہ جاری ہے اور حضرت کے تلمیذِ خاص مولانا عبدالستار سعیدی، جو تحقیقی ٹیم کا شروع سے حصہ ہیں، اپنی تحقیق جاری رکھے ہوئے ہیں اور انہوں نے ایک جلد بنام "فہارسِ فتاویٰ رضویہ" مرتب کی ہے، جس میں اوّل ۲۰۴؍ رسائل کی فہرست جلد کے اعتبار سے مرتب کی ہے اور اس کے بعد فہرستِ عنوانات بھی مرتب کی ہے، جن کے صفحات ۸۵۰ سے زیادہ ہیں۔ اب اس فہرست کے ذریعے ایک محقق بآسانی فتاویٰ کی ہر عبارت تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔

دورِ حاضر میں تحقیق کی ایک اہم سمت کمپیوٹر ہے، جس میں اگر کسی کتاب کو ڈال دیا جائے تو اس کو متعدد طریقوں سے جانچا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اب محققین لائبریریوں میں جانے کے بجائے گھر بیٹھے Digital لائبریری سے استفادہ کرتے ہیں۔ اب ان کو ہزاروں لاکھوں روپے کی کتب خریدنے کی ضرورت نہیں۔ بس ایک کمپیوٹر لے لیں تو لاکھوں کروڑوں روپے کی کتب کو وہ گھر بیٹھے نہ صرف پڑھ سکتے ہیں بلکہ جس صفحے کی جس عبارت کو وہ استعمال کرنا چاہیں چند سیکنڈ میں اس کا Point حاصل کرکے اپنی تحقیق میں استعمال بھی کرسکتے ہیں۔ چنانچہ جہاں امام احمد رضا کی کتابوں کو شائع کرنے والے دنیا میں ہزاروں مکتبے تھے، اب ان کی جگہ ویب سائٹ نے لے لی ہے۔ امام احمد رضا سے محبت رکھنے والے دنیا کے گوشے گوشے میں موجود ہیں، انہوں نے امام احمد رضا کی اکثر کتب کو کمپیوٹر میں لوڈ کردیا ہے۔ اب آپ کمپیوٹر کا ایک بٹن دبائیں اور امام احمد رضا کی مطبوعہ کتب یا غیر مطبوعہ مسوّدے سے استفادہ کیجیے۔

دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تحقیق نے دورِ جدید کی اس ٹیکنالوجی سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے اپنے نوجوان علما و اسکالرز اور محققین کو امام احمد رضا اور دیگر اکابر اہلِ سنت مصنفین کی کتب کو کمپیوٹر میں لوڈ کروالیا ہے اور یہ کام مزید جاری ہے۔ دعوتِ اسلامی نے فتاویٰ رضویہ کی ان ۳۰؍ جلدوں کو نہ صرف لوڈ کیا ہے، بلکہ از خود انہوں نے اس کی کمپوزنگ بھی کی ہے۔ تمام عربی عبارات کو عربی خط کے ساتھ اور اعراب کے ساتھ الگ لائنوں میں لکھا ہے۔ قرآن و حدیث اور تمام کتب کا حوالہ مع جلد و صفحات کے ساتھ الگ لائنوں میں دیا ہے اور ہر عبارت یا پیراگراف کے نیچے وہ حوالہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت کے "اقول" کو بھی Highlight کیا ہے۔ ساتھ ساتھ اس میں سرچنگ (Searching) آپشن بھی دے دیا ہے، مثلاً اگر

آپ لفظ "مجدد" تلاش کرنا چاہتے ہیں تو تلاش میں اس کو لکھ کر فتاویٰ رضویہ کی ۳۰ جلدوں میں آپ بٹن دبادیں، وہ لفظ "مجدد" جس جس جلد میں، جس جس صفحے پر موجود ہوگا، آپ کو چند سیکنڈوں میں کمپیوٹر کی اسکرین پر نظر آجائے گا اور آپ اس عبارت کو جتنا چاہیں پرنٹ بھی کرلیں۔ یوں سمجھیے کہ جو تحقیق کا کام بعض وقت مہینوں اور ہفتوں میں ممکن ہوتا تھا، اب منٹوں اور سیکنڈوں میں ہوجاتا ہے اب جو اس سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ اٹھالے۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے آفس سیکریٹری مولانا ندیم احمد ندیم قادری نورانی، جو امامِ انقلاب حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی قادری میرٹھی علیہ الرحمۃ کے مرید ہیں، انھوں نے بھی ایک اہم قلمی کام سرانجام دیا ہے کہ فتاویٰ رضویہ کی ۳۰ جلدوں میں جو رسائل رضویہ ہیں ان سب کو جلدی اعتبار سے نہیں، بلکہ حروف تہجّی کی ترتیب سے جمع کردیا ہے اور اس کا نام انہوں نے بہ اعتبارِ سنِ عیسوی ۲۰۱۱ء "پاکیزہ پاکیزہ اسماءِ رسائل فتاویٰ رضویہ" رکھا ہے؛ جبکہ عمومی نام "فہرستِ رسائل فتاویٰ رضویہ" رکھا ہے۔ مؤلف نے صرف رسائل کی ترتیب ہی نہیں کی ہے، بلکہ ساتھ ہی ساتھ انہوں نے اُن رسائل کے ناموں کا، جو کہ عربی میں ہیں، ترجمہ بھی لکھا ہے اور مختصراً اس رسالے کے مضمون کی طرف اشارہ بھی کیا ہے اور جہاں جہاں ضرورت محسوس کی، وہاں وہاں تحقیق کے ساتھ لفظوں پر تحقیقی نوٹس بھی لکھے اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا کہ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ جو کہ اصل ۱۲ جلدوں پر مشتمل ہے اس کی کس جلد میں اور جدید فتاویٰ رضویہ جو ۳۰ جلدوں پر مشتمل ہے اس کی کس جلد میں ہے اور اگر وہ رسالہ فتاویٰ رضویہ کی اصل جلد میں نہیں تھا اور جدید جلدوں میں شامل کرلیا گیا تو اس کی بھی وضاحت کردی ہے۔

مثلاً مؤلف ۲۴ویں رسالے سے متعلق رقمطراز ہیں:

"24۔ اِقَامَةُ الْقِيَامَةِ عَلٰى طَاعِنِ الْقِيَامِ لِنَبِيِّ تِهَامَةَ (۱۲۹۹ھ)

﴿نبی تہامہ ﷺ کے لیے قیامِ تعظیمی پر طعن کرنے والے پر قیامت ڈھانا﴾ (ندیم)

میلاد شریف کی محفل میں قیامِ تعظیمی کا ثبوت اور اس کے منکرین کا ردِّ بلیغ۔

جدید جلد ۲۶، ص ۴۹۵ تا ۵۵۲؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۲، ص ۵۴ تا ۹۲۔"

مؤلف نے بہت سے رسائل کے ناموں پر، علم اعداد کے لحاظ سے، بھی تحقیق کی

ہے۔ بعض وقت حروف یا لفظوں میں کتابت یا کمپوزنگ کی غلطی کی وجہ سے یا حروف کے اعداد شمار کرنے میں کسی بھی غلطی کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نام تاریخی نہیں؛ جب کہ امام احمد رضا نے وہ نام تاریخی رکھا ہے؛ مؤلف نے کئی جگہ اس قسم کی وضاحت بھی کی ہے۔ چنانچہ ایک مثال ملاحظہ کیجیے:

"102۔ بَابُ الْعَقَائِدِ وَالْكَلَامِ (۱۳۳۵ھ)

﴿عقائد اور کلام کا باب﴾

اس بات کا بیان کہ کوئی کافر اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا۔

جدید جلد ۱۵، ص ۵۲۹ تا ۵۵۳؛ قدیم جلد ۱، ص ۳۵۷ تا ۴۹۷۔

[نوٹ از: اِس رسالے کے نام "بَابُ الْعَقَائِدِ وَالْكَلَامِ" کے اعداد گن کر جمع کرنے پر، مجموعہ "۳۴۹" حاصل ہوا؛ جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی کہ یہ نام غیر تاریخی ہے؛ لیکن جب ہم نے زبر و بیّنات کے حساب سے اِس نام کے اعداد شمار کیے، تو مجموعہ "۱۳۳۵" حاصل ہُوا اور یوں یہ نام بھی اکثر اَسماے رسائلِ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی طرح تاریخی ہی نکلا۔۔۔]"

راقم مؤلف کی اس کاوش پر ان کو مبارک باد پیش کرتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ مستقبل میں بھی ان کے قلم سے ایسی کاوشیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوتی رہیں گی اور مستقبل کے محققین یقیناً اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

تقریظ

حضرت علامہ پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ

چیئرمین رویتِ ہلال کمیٹی پاکستان، صدر تنظیم المدارس اہلِ سنت پاکستان،

مہتمم دار العلوم نعیمیہ، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں قادری محدث بریلی رحمہ اللہ تعالیٰ ونور اللہ مرقدہٗ نے مختلف مسائل وموضوعات پر جو رسائل مرتب فرمائے تھے، انہوں نے اپنی عادتِ مبارکہ کے مطابق ان کے تاریخی نام مقرر فرمائے تھے اور بعض نام غیر تاریخی بھی تھے۔ یہ رسائل فتاویٰ رضویہ، رضا فاؤنڈیشن کی اشاعتِ جدید (مشتمل بر 33 مجلدات) اور اشاعتِ قدیم (مشتمل بر 12 مجلدات) میں متفرق طور پر شامل ہیں۔

فاضل نوجوان محترم مولانا ندیم احمد ندیم قادری نورانی زید مجدہٗ نے کافی عرق ریزی اور محنتِ شاقہ کے بعد ان تمام رسائل کو حروفِ تہجی کی ترتیب کے ساتھ مرتب کیا ہے اور فتاویٰ رضویہ کی جدید وقدیم مختلف مجلدات میں جہاں جہاں یہ رسائل شامل ہیں، ان کے حوالے بھی دے دیے ہیں۔ اسی طرح ان رسائل کے اسما کی حرکات وسکون کو بھی ضبط کردیا ہے تاکہ علما کے علاوہ عام لوگ بھی صحیح تلفظ پر مطلع ہوں اور اس کے عادی بنیں۔ بلاشبہ یہ نہایت وقیع کام ہے اور اس کے لئے

یقیناً مولانا نے ایک ایک ورق کی ورق گردانی کی ہوگی اور نظرِ عمیق سے پڑھا ہوگا۔ ہمارے ہاں چونکہ تحقیق وتصنیف وتالیف اور مطالعے کا ذوق کم ہے، اسی لئے اہلِ تحقیق وتصنیف کی حقیقی قدردانی اور حوصلہ افزائی کا بھی کوئی اہتمام اور روایت نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ علمی تحقیق اور تصنیف وتالیف کا شعار فروغ نہیں پارہا۔ پیرانِ کرام، واعظین کرام، عاملین اور نعت خوانوں کی قدردانی چونکہ بہت زائد ہے، اسی لئے اس طبقے کی افزائش بھی ہے، لیکن یہ وہ ہتھیار نہیں ہے جو ادیانِ باطلہ اور بین المسالک علمی مسابقت کے لیے کار آمد ہو۔ اگر ہم نے عہدِ جدید کے تقاضوں کے مطابق اپنے علمی وجود کو تسلیم کرانا ہے تو تحقیق وتدقیق اور تصنیف وتالیف کو اپنا شعار بنانا ہوگا اور اس شعبے میں کام کرنے والے اہلِ علم کی حقیقی قدردانی اور حوصلہ افزائی کرنی ہوگی، کیونکہ جب تک محققین اور مصنفین ومؤلفین کو فکرِ معاش سے آزاد نہ کیا جائے، وہ اپنے آپ کو ان عظیم علمی کاموں کے لئے وقف نہیں کرسکتے۔ اہلسنت وجماعت کے اہلِ علم، اہلِ فکر ونظر اور دین ومسلک کا درد رکھنے والے اہلِ ثروت کو اس حقیقت کو تسلیم کرنے اور اس پر بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

میں محترم مولانا ندیم احمد ندیم قادری نورانی کی اس گراں قدر علمی کاوش پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی سعیِ جمیل کو مقبول وماجور فرمائے اور اہلِ علم میں اس کتاب کو پزیرائی اور قبولِ عام عطا فرمائے اور انہیں مزید علمی تحقیقی کام کی سعادت نصیب فرمائے۔ میری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امام احمد رضا قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کے علمی فیوض وبرکات ان پر جاری وساری فرمائے۔

پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن

18، دسمبر 2011ء

کارِ عظیم۔۔۔۔ بدستِ ندیم

رئیس المحققین حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالدائم دائمؔ دامت برکاتہم العالیہ
مصنفِ "سَیِّدُ الْوَرَا" و دیگر کتب، سجادہ نشین خانقاہِ نقشبندیہ مجددیہ،
مہتمم دار العلوم ربانیہ، صدریہ، ہری پور، ہزارہ۔

اپنی بے شمار کتابوں اور رسالوں کے اتنے دل کش، مُسَجَّع اور تاریخی نام بھلا کس نے رکھے ہوں گے۔۔۔ سوائے امام احمد رضا خان بریلوی کے!

ایسے ہی مرصّع ناموں سے آراستہ چند رسائل فتاویٰ رضویہ میں بھی شامل ہیں اور اُن کے سجیلے ناموں کا اتنی گہرائی، باریک بینی اور ژرف نگاہی سے بھلا کس نے جائزہ لیا ہو گا۔۔۔ سوائے علامہ * ندیم قادری کے!!

فتاویٰ رضویہ کے اب تک جو متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں، اُن میں بعض شامل رسائل کے ناموں میں جزوی اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب علامہ ندیم صاحب کی جان توڑ محنت اور کاوش دیکھیے، کہ وہ ایسے ہر نام کے بارے میں بتاتے ہیں کہ یہ نام کس نسخے میں کس طرح چھپا ہے۔۔۔؟ ان میں کون سا صحیح ہے اور کس میں غلطی پائی جاتی ہے۔۔۔؟ جو غلطی پائی جاتی ہے اس کی نوعیت کیا ہے۔۔۔؟ کوئی لفظ یا حرف کم ہے یا زیادہ؟ اور اس کی بیشی کا ثبوت کیا ہے۔۔۔؟ صحیح اِملاء و تلفظ کیا ہے اور اس کی صحت پر دلیل کیا ہے؟

اب آپ ہی بتایئے قارئینِ کرام! کہ

✵ ۔۔۔ فتاویٰ رضویہ کے مختلف ایڈیشنوں میں ان رسائل کو ڈھونڈنا

✵ ۔۔۔ پھر ان کے دل کش ناموں کے ایک ایک حرف و حرکت کا بغور جائزہ لینا

✵ ۔۔۔ پھر ان میں پائے جانے والے اختلافات کو نوٹ کرنا

✵ ۔۔۔ پھر ان میں درست و نادرست کا تعین کرنا

✵ ۔۔۔ پھر اپنی بات کو دلیل کے ساتھ ثابت کرنا

✵ ۔۔۔ پھر صحتِ الفاظ و حروف و حرکات و اِملاء کو ملحوظ رکھتے ہوئے صحیح نام کو واضح اور جلی خط میں ثبت کرنا

✵ ۔۔۔ پھر اس کو درست حرکات و سکنات سے آراستہ کرنا

✵ ۔۔۔ پھر اس کا خوب صورت سا سلیس ترجمہ کرنا

✵ ۔۔۔ پھر ان ناموں کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے مرتب کرنا

✵ ۔۔۔ پھر اس مجموعہ کا ہجری و عیسوی، ہر دو سنین کے مطابق تاریخی نام اور لقب تجویز کرنا

کیا یہ کوئی آسان کام ہے!؟ لَا، وَاللہ!

میرے جیسا سہل انگار اور آرام پسند آدمی تو اس کو پڑھ کر حیرت میں ڈوب جاتا ہے اور دانتوں میں انگلی دبا لیتا ہے۔۔۔ اللہ اکبر! اس قدر غور و فکر، اتنی تحقیق و جستجو اور ناموں کے صحیح اِملاء و تلفظ تک رسائی کے لئے ایسی جہد و کاوش۔۔۔!!!

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس موضوع پر ندیم صاحب کا یہ نقشِ اوّل ہے، جس پر انہیں بھرپور داد دی جانی چاہیے!

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اعلیٰ حضرت کے دیگر رسائل پر بھی۔۔۔ اسی انداز سے یا کسی اور جہت سے۔۔۔ تحقیق جاری

رکھیں تاکہ اربابِ شوق اور اہلِ ذوق ان کی صلاحیت و علمیت سے بھرپور اور مسلسل استفادہ کر سکیں۔ آمین یا رب العالمین، بجاہ سید المرسلین، علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام الیٰ یوم الدین۔

قاضی عبد الدائم دائمؔ
تاریخ: 10-9-2011
فون: 0995 627070 ، 0995 614949

✹ نوٹ: حضرت علامہ قاضی عبد الدائم دائمؔ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تقریظِ مبارک میں اپنے لیے لفظِ "علامہ" ملاحظہ کر کے پہلے تو ہم نے حضرت دائمؔ صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا اور پھر جواب نہ ملنے پر حضرت سے ٹیلی فون پر عرض کیا کہ حضور! یہ فقیر "علامہ" کہلانے کا ہرگز اہل نہیں؛ لہٰذا، فقیر آپ کی تقریظ سے اس لفظ کو ہٹانا چاہتا ہے، تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:

"آپ اس لفظ (علامہ) کو ہرگز نہیں ہٹائیں؛ اسے لگا رہنے دیں۔ آپ اہلِ علم ہیں اور جب میں نے یہ لفظ لکھا ہے اور میں ہی کہہ رہا ہوں تو آپ کو اسے ہٹانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔"

لہٰذا، حضرت دائمؔ صاحب کے اس تاکیدی حکم اور اصرار پر، اس اُمید اور دعا کے ساتھ، ان کی تقریظ میں لفظِ "علامہ" کو برقرار رکھا گیا ہے کہ اللہ قادرِ مطلق علیم و حکیم اس فقیر (ندیم احمد ندیمؔ قادری نورانی) کے لیے حضرت دائمؔ صاحب کے لفظِ "علامہ" لکھنے کی برکت سے، فقیر کو اس خطاب کا حقیقتاً اہل و مستحق کرتے ہوئے، ایک متواضع و منکسر المزاج علامۂ باعمل مقبول بنا دے! اللہ تبارک و تعالیٰ سے یہ بھی دعا ہے کہ وہ حضرت دائمؔ صاحب کو فقیر کے ساتھ اس حسنِ ظن، اصاغر نوازی اور تقریظ کی صورت میں بھرپور حوصلہ افزائی پر دارین میں بہترین جزائے خیر سے نوازے اور ان کے علم و عمل، عمر و صحت اور مال و دولت میں برکتیں عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم!

تقریظ

حضرت علامہ مفتی حافظ قاری **رضاءُ المصطفیٰ اعظمی** دامت برکاتہم العالیۃ

[شہزادۂ صدر الشریعۃ حضرت علامہ محمد امجد علی اعظمی (خلیفۂ اعلیٰ حضرت و صاحبِ بہارِ شریعت)]

خطیب، نیو میمن مسجد، بولٹن مارکیٹ، کراچی؛ مہتمم، دار العلوم نوریہ رضویہ، کلفٹن، کراچی؛ مالک، مکتبۂ رضویہ، کراچی۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شریعتِ مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے پاسبان کی حیثیت سے کم و بیش ایک ہزار کتب و رسائل تصنیف و تالیف فرمائے۔ آپ کی تمام خدماتِ جلیلہ کسی پر مخفی نہیں؛ بلکہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے؛ لہٰذا، آپ کی انھی خدمات کے صلے کے طور پر بارگاہِ مصطفیٰ کریم علیہ الصلاۃ والسلام سے یہ انعام عطا ہوا کہ آج مسلکِ رضا کے پاسبان خدماتِ اعلیٰ حضرت و کتبِ اعلیٰ حضرت پر منفرد انداز میں تحقیقی کام کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت و صدر الشریعۃ کے علمی مشن اور فیضان کے داعی بن کر دنیائے سنّیت کی ترقّی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور کوچۂ بدعت و جہل کو زوال سے ہم کنار کر رہے ہیں۔ یقیناً اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی روحِ پُرنور اپنے مزارِ اقدس سے اپنے ان حقیقی جانشینوں اور علمی سپوتوں کو لائقِ صد آفریں نگاہوں سے دیکھ رہی ہوگی۔

چوں کہ میں ان دنوں پیرانہ سالی کی وجہ سے کچھ زیادہ لکھنے اور پڑھنے سے قاصر ہوں، مگر عزیزی، محبی و فواد قلبی ندیم احمد ندیمؔ قادری نورانی صاحب سلّمہٗ کے

بے حد اصرار پر میں اپنی قلمی توانائیوں کو یک جا کر کے، اس حوالے سے مختصراً کچھ خامہ فرسائی کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

پیشِ نظر رسالہ "فہرستِ رسائل فتاوٰی رضویہ" کو چیدہ چیدہ مقامات سے ملاحظہ کیا اور طبیعت بے حد مسرور ہوئی کہ ربِ تبارک وتعالیٰ نے دینِ متین وسنّیت کی ترویج واشاعت اور علم وادب کی خدمت کے لیے مولانا ندیم قادری صاحب سلّمہٗ کے سینے کو علم وآگہی کے نور سے منوّر فرما کر ان کو تحقیقی کام کرنے کی جستجو اور حوصلہ بخشا کہ اہلِ سنّت وجماعت کو مولانا موصوف نے نایاب وگراں قدر تحفہ عطا فرمایا اور ایک نئے رنگ سے تحقیقی میدان میں قدم جمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس رنگ کو نیا آہنگ عطا فرمائے اور ان کے علم وقلم کو مزید توانائی بخشے۔ آمین!

بلاشبہ یہ تحقیقی کام اپنی مثال آپ ہے اور موجودہ اور آنے والے علما و محققین کے لیے بیش بہا تحفہ ہے کہ جب بھی کوئی مؤرخ حروفِ تہجی کے اعتبار سے فہرستِ رسائلِ رضویہ کی تاریخ رقم کرے گا، تو "فہرستِ رسائل فتاوٰی رضویہ" کا پاکیزہ پاکیزہ نام سرِ فہرست اور سنہری وجلی حرفوں سے رقم کرے گا۔ یقیناً اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ندیم صاحب کو ان کے اِس شان دار علمی وتحقیقی کارنامے پر اپنی بارگاہ کے روحانی فیوض وبرکات اور انعامات سے مالامال کر رہے ہوں گے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ندیم صاحب کو اپنے مقاصدِ حسنہ میں کامیابی عطا فرمائے اور علمی وتحقیقی میدان میں اس سے بھی بڑھ کر مزید کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی سعادت بخشے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم O

۸ر رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ — فقط

بدھ، ۲۸ر جولائی ۲۰۱۲ء — دعاگو

رضاء المصطفیٰ اعظمی

تقریظ

محترم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ابراہیم القادری دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم وشیخ الحدیث، جامعہ غوثیہ رضویہ، سکھر؛ رکن اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان؛ صدر جمعیت علمائے پاکستان، صوبہ سندھ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اعلیٰ حضرت امام اہلِ السنّۃ مجدد الملۃ سیدی امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز کا فتاوٰی رضویہ جو فقہی تحقیقات وتدقیقات کے اعتبار سے ایک فقید المثال شاہکار ہے۔

تاریخِ اسلام میں جن کتب کو اربابِ علم نے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے، ان میں فتاوٰی رضویہ کی حیثیت گلِ سرسبد کی ہے۔

فتاوٰی رضویہ میں بیشتر تحقیقی کا کو اعلیٰ حضرت نے رسائل کی شکل دی اور اکثر رسائل کے اسماء والقاب تاریخی وضع فرمائے۔

جس طرح فتاوٰی رضویہ اہلِ علم کی توجہات کا مرکز بنا اور اس پر لاتعداد تحقیقی مقالات کے گئے، ایسے ہی اس کے رسائل پر بھی بڑی تعداد میں اہلِ علم نے کام کیا۔

فتاوٰی رضویہ کے رسائل کی فہرست پر تازہ اور وقیع کام حضرت مولانا علامہ ندیم احمد ندیم قادری نورانی حَفِظَہُ اللہ کا ہے۔

حضرت مولانا نے حروفِ تہجی کی ترتیب سے فتاوٰی رضویہ میں شامل رسائل کی فہرست مرتب کی ہے اور حضرتِ مؤلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روش کو اپناتے

ہوئے ... ہ سن ہجری کے لحاظ سے نام، اور سن عیسوی کے اعتبار سے اس کا لقب

میں نے ... کتاب کے اکثر مقامات کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا، رضویات میں دل چسپی لینے والوں کے لیے لاجواب تحفہ پایا۔

ان مطالعہ جن اُمور سے مستفید ہوا، ان میں سے بعض یہ ہیں:

(۱) اعلیٰ حضرت نے اکثر رسائل کے اسماء والقاب لفظی وترکیبی لحاظ سے عام فہم نہیں، مگر جامع موصوف نے ان کا سلیس ترجمہ پیش کیا۔

(۲) ہر رسالے کے اسم ولقب کے ترجمے کے ساتھ اس کے موضوع کو انتہائی اختصار کے ساتھ ذکر کیا۔

(۳) بعض اسماء کی تحقیق میں مناسب ومفید تشریح کی گئی، جیسے "اَلْاَخْلٰى مِنَ السُّكَّرِ لِطَلَبَةِ سُكَّرِ رُوْمَسَ (۱۳۰۳ھ)" میں "رُوْمَسَ" کی تشریح۔

(۴) اسماء والقاب کی تحقیق میں فتاوٰی رضویہ کی اشاعتِ جدیدہ، کہیں قدیمہ اور کہیں "المجمل المعدد" اور "تصانیفِ امام احمد رضا" اور بعض مقامات پر "تذکرۂ علمائے ہند" وغیرہ سے علمی اختلاف کیا۔

(۵) کہیں یہ اختلاف نہایت دل چسپ نظر آیا، مثلاً "تَابِغُ النُّوْرِ عَلٰى سُؤَالَاتِ جَبَلْفُوْرَ (۱۳۳۹ھ)" مرتب کی رائے میں اگر "تَابِغ" کے آخر میں "غین" لکھا جائے، تو یہ نام تاریخی نہیں بنتا؛ لیکن اگر اسے "عین" سے لکھا جائے تو بے تکلف تاریخی ہو جاتا ہے۔

(۶) فتاوٰی رضویہ کے کُل رسائل کی تعداد 213 ہے۔

(۷) اُن میں سے 200 کے نام تاریخی ہیں۔

(۸) اور 13 رسائل کے نام غیر تاریخی ہیں۔

(۹) "اِجْتِنَابُ الْعُمَّالِ عَنْ فَتَاوَى الْجُهَّالِ (۱۳۱۶ھ)" اعلیٰ حضرت کی نہیں، بلکہ اُن کے خلفِ اکبر حضرت حجۃ الاسلام کی تالیف ہے۔

(۱۰) اعلیٰ حضرت کا آخری رسالہ "اَلْجُرَازُ الدَّيَّانِيُّ عَلَى الْمُرْتَدِّ الْقَادِيَانِيِّ (۱۳۴۰ھ)" ہے۔

(۱۱) بالخصوص

(الف) اِجْتِنَابُ الْعُمَّالِ عَنْ فَتَاوَى الْجُهَّالِ (۱۳۱۶ھ)

(ب) اَجْوَدُ الْقِرٰى لِمَنْ يَّطْلُبُ الصِّحَّةَ فِيْ اِجَارَةِ الْقُرٰى (۱۳۰۲ھ)

(ج) شرح احسن الوعاء (رسالہ "ازھار الانوار" اور "انہار الانوار" کے تحت)

(د) اَطَائِبُ التَّهَانِيْ فِي النِّكَاحِ الثَّانِيْ (۱۳۱۲ھ)

(ہ) اَعَزُّ الْاِكْتِنَاهِ فِيْ رَدِّ صَدَقَةِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ (۱۳۰۹ھ)

(و) اِعْلَامُ الْاَعْلَامِ بِاَنَّ هِنْدُسْتَانَ دَارُ الْاِسْلَامِ (۱۳۰۶ھ)

(ز) اَفْصَحُ الْبَيَانِ فِيْ حُكْمِ مَزَارِعِ هِنْدُسْتَانَ (۱۳۱۸ھ)

پر مرتب موصوف کی نادر تحقیقات لائق صد تحسین ہیں۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا ندیم احمد ندیم نورانی کو اس نادر تحقیقی کام پر بہترین جزا عطا فرمائے۔

فقط

مفتی محمد ابراہیم القادری الرضوی غُفِرَ لَهٗ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ، سکھر۔

14-07-2012

ہفتہ، مطابق ۲۳؍ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ۔

تقریظ

محترم حضرت علامہ **پیر سیّد محمد فاروق القادری** (ایم۔اے) دامت برکاتہم العالیہ

مصنف ومترجم کتب و سجادہ نشین خانقاہِ قادریہ شاہ آباد شریف،
گڑھی اختیار خان، ضلع رحیم یار خان

داستان عہدِ گُل را از نظیری بشنوید
عندلیب آشفتہ تر گفت است ایں افسانہ را

جس طرح نور کو دیکھنے کے لیے آنکھ کے نور کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح علم کو جانچنے کے لیے بھی علم کا ہونا ضروری ہے۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کو حیرت انگیز طور پر سیکڑوں مختلف اور متنوع علوم پر حاکمیت اور دسترس حاصل تھی۔ اس کا اندازہ کرنے کے لیے بھی وسیع علم کی ضرورت ہے۔

حیرت اس وقت ہوتی ہے جب اُن کی تصنیفات کے تاریخی، علمی اور اچھوتے ناموں کو صحیح طور پر پڑھ لینے کی صلاحیت نہ رکھنے والے صاحبان بھی اُن پر فتوے دینے لگتے ہیں۔

عربی زبان وادب سے جن لوگوں کو واقعی شناسائی ہے وہ "فتاویٰ رضویہ" کا شاہ کار عربی خطبہ، بیش تر کتابوں کے بر محل تاریخی نام اور اُن کی عربی شاعری پر حاکمانہ دسترس دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔

بعض سوالات کے جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت کے علمی سمندر میں جوار بھاٹا آیا ہے اور آپ نے علم کے دریا بہا دیے ہیں۔ یہ جوابات مستقل رسائل کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔ یہ رسائل اپنے تاریخی ناموں، علمی گیرائی، باریک بینی اور نفسِ مضمون پر گہرائی کے اعتبار سے ہمارے اسلامی ادب کا انمول، نادر اور بیش بہا خزانہ ہیں۔

یوں تو فاضل بریلوی کے علمی سمندر سے موتی و جواہرات ہمیشہ نکلتے رہیں گے؛ مگر اس وقت جزائے خیر عطا فرمائے ربّ العالمین مولانا ندیم احمد ندیم قادری کو کہ انھوں نے فتاویٰ رضویہ میں موجود تمام ایسے رسائل کے ناموں کو نہ صرف حروفِ تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا ہے، بلکہ ہر رسالے کے عربی تاریخی نام کا انتہائی خوب صورت ترجمہ بھی کر دیا ہے اور تعارف بھی کرا دیا ہے۔

اس سے عام تعلیم یافتہ، بالخصوص اُردو دان طبقے کو اِن علمی خزانوں تک رسائی کی سہولت حاصل ہو گئی ہے۔ یہ بہت ہی محنت، باریک بینی اور گہری علمی شناسائی کے بغیر ممکن نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اوصاف مولانا ندیم احمد صاحب ندیم کو عطا فرمائے ہیں۔ میرے ناقص خیال میں جس طرح فتاویٰ رضویہ کی جدید ترتیب کے لیے نامور عالم حضرت مفتی عبد القیوم ہزاروی، علامہ عبد الستار سعیدی اور اُن کی ٹیم کو چنا گیا، اسی طرح اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی روحانیت نے اپنے علمی رسائل کی تفصیلی فہرست اور خوب صورت تعارف کے لیے ندیم صاحب کا انتخاب کیا ہے اور وہ ہر لحاظ سے اس کے اہل اور لائق ہیں۔

سیّد محمد فاروق القادری (03007827527)
۱۷؍ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ، اتوار، ۸؍ جولائی ۲۰۱۲ء

تقریظ

محترم حضرت علامہ پیر زادہ اقبال احمد فاروقی (ایم۔اے) دامت برکاتہم العالیہ
نگرانِ اعلیٰ، مرکزی مجلس رضا، لاہور؛ مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور؛
ناظمِ اعلیٰ، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور۔

بحرِ ذخّار کے تاب دار موتی

امام اہل سنّت عظیم البرکت فقیہ اعظم اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا "فتاویٰ رضویہ" فقہِ حنفی کا ایک بے مثال شاہکار ہے، جسے اہل علم و فضل نے تسلیم کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے علمی اور دینی خدمات کے علاوہ برِ صغیر ہندوستان اور دوسرے ممالک سے آنے والے استفسارات کے جوابات بڑی تحقیق سے دیے ہیں اور فقہِ امام اعظم ابو حنیفہ کی تحقیقات کی روشنی میں لوگوں کی راہ نمائی کی ہے۔ ان تمام فتاویٰ کو جمع کر کے ان کے شاگردوں، جانشینوں اور خوشہ چینانِ خرمن رضویہ نے بڑا اہم کام کیا ہے اور "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" کے نام سے مرتّب کیا۔ اس میں علمی اور فقہی مسائل کی کئی جلدیں مرتّب کیں۔ ایک وقت آیا کہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور نے اسے تیس جلدوں میں مرتّب کر کے فقہِ حنفیہ کا انسائیکلو پیڈیا بنا کر شائع کیا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہزاروں استفسارات کے جوابات کے علاوہ بعض

دینی موضوعات پر مستقل رسائل کو بھی شریکِ اشاعت کر لیا گیا۔ رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی یہ کاوش قابلِ تحسین ہے، جسے اہل علم و فضل نے بھرپور ہدیہ تحسین پیش کیا۔

ہمارے فاضل محقق علامہ ندیم احمد ندیم قادری نورانی، آفس سیکرٹری ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی نے فتاویٰ رضویہ کے بحرِ ذخار سے رسائل کے وہ موتی چنے جو نوجوان علمائے اہل سنّت اور فتاویٰ رضویہ پر تحقیقی کام کرنے والوں کی راہ نمائی کے لیے روشنیاں پھیلاتے ہیں۔ فاضلِ مرتّب نے اپنی کاوش اور تحقیق کا نام:

"فہرستِ رسائلِ فتاویٰ رضویہ"

رکھا ہے اور اعلان کیا ہے۔

لگا رہا ہوں مضامینِ نو کے پھر انبار
خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

یہ "فتاویٰ رضویہ" پر ایک منفرد کام ہے۔ تمام رسائل کے موضوعات کا تعارف، ان کے ناموں کی وضاحت، سالِ تصنیف کے تاریخی مادّے بڑی تحقیق سے بیان کر دیے ہیں، جسے علمائے عصر نے بے حد سراہا ہے اور ان کی محنت پر داد دی ہے۔

ندیم احمد ندیم نے فتاویٰ رضویہ سے ۲۱۳ رسائل کے ناموں کی حروفِ تہجی کے اعتبار سے علیحدہ کتابی شکل میں فہرست مرتّب کر کے اپنی انفرادی اور امتیازی شان سے اہل علم کو دعوت دی ہے کہ وہ بھی فتاویٰ رضویہ کے بعض موضوعات پر تحقیقی کام کر کے نوجوان علمائے دین کی راہ نمائی کریں۔ علامہ ندیم احمد ندیم نورانی کی یہ پہلی کوشش ہے، جو اپنی انفرادیت اور امتیازیت کی عمدہ مثال ہے۔ خدا کرے ہمارے

علمائے کرام آگے بڑھیں، اُٹھیں اور تحقیق کی دنیا میں قدم بڑھائیں اور فتاویٰ رضویہ کے دوسرے موضوعات پر تحقیقی کام کریں۔

"فتاویٰ رضویہ" فقہِ حنفی کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہے، جس میں لاکھوں علمی خزانے مدفون ہیں، ہزاروں یواقیت و جواہرات زیرِ آب ہیں؛ ہمارے اہلِ تحقیق غواصی کر کے ان جواہراتِ آب دار کو سامنے لا کر عوام کی راہ نمائی کریں۔

ہم ندیم صاحب کی اس کوشش کو خلوصِ دل سے ہدیۂ تحسین پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے "فہرستِ رسائل فتاویٰ رضویہ" کو مرتب کیا، ان کا تعارف کرایا، پھر شائع کر کے سنیوں پر بڑا احسان کر رہے ہیں۔ ع

عمریست کہ آوازۂ منصور کہن شد!

کیا ہی اچھا ہو کہ کوئی مرتب، کوئی ناشر، کوئی اِدارہ ان تمام رسائل کو علیحدہ علیحدہ کتابی شکل میں شائع کر دے اور اعلیٰ حضرت کی ۲۱۳ کتابیں از سرِ نو دنیائے رضویت کا علمی سرمایہ بن کر سامنے آئیں۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
نگرانِ مرکزی مجلسِ رضا، لاہور
ایڈیٹر، ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور۔
موبائل: 03004235658

۲۸ر شعبان ۱۴۳۳ھ
۱۹ر جولائی ۲۰۱۲ء
جمعرات

تقریظ

حضرت علامہ مولانا حافظ **محمد عبد الستار سعیدی** دامت برکاتہم العالیہ
ناظم تعلیمات و شیخ الحدیث، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرونِ لوہاری گیٹ، لاہور؛
رہ نما، رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام امام المسلمین مولانا الشاہ امام احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ کی تصنیفِ جلیل "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" مختلف و متعدد علوم و فنون کا بحرِ ذخار اور مسائل فقہیہ کا عظیم انسائکلو پیڈیا ہے، جس کو دنیا کا ضخیم ترین فتاویٰ قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ خزینۂ علمیہ اگرچہ ماضی قریب میں جدید ترین صورت اور بین الاقوامی معیار کے مطابق رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، کے زیرِ اہتمام چھپ کر منظرِ عام پر آچکا ہے، جو کہ تیس مجلدات، بائیس ہزار سے زائد صفحات، دو سو چھ رسائل اور 6847 سوالوں کے جوابات پر مشتمل ہے؛ تاہم ابھی اس کی مختلف جہات و سمات پر تحقیق کرنے کی ضرورت و گنجائش موجود ہے اور الحمد للہ کچھ کام ہو بھی چکا ہے، جیسے حضرت علامہ محمد حنیف خان رضوی بریلوی مد ظلہ کی دس جلدوں پر مشتمل تصنیف "جامع الاحادیث" اور راقم کی تین جلدوں پر مشتمل تالیف "فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں فوائدِ تفسیریہ و علومِ قرآنیہ" وغیرہ؛ اور اسی سلسلۂ نافعہ کی

ایک سنہری کڑی پیش نظر رسالہ "فہرستِ رسائل فتاویٰ رضویہ" بھی ہے، جو برادرِ عزیز القدر محترم جناب مولانا ندیم احمد ندیم قادری نورانی زید مجدہٗ کی محنتِ شاقہ کا ثمر ہے۔ حضرتِ مرتب نے اس میں ان تمام رسائل کے اسماء کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے مرتب فرمایا جو فتاویٰ رضویہ میں موجود ہیں۔ رسائل کے مکمل نام، ضبطِ حرکات و سکنات، اسماءِ رسائل کے اردو ترجمہ اور مبحث کے تعین سے افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ فاضل موصوف نے اپنی اس علمی کاوش کو سن ہجری اور سن عیسوی دونوں اعتبار سے تاریخی ناموں سے ملقب فرمایا ہے۔

چنانچہ باعتبارِ اوّل رسالے کا نام "العطایا النبویہ میں شامل رسالوں کے صحیح اسماوالقاب (1432ھ)" جب کہ باعتبارِ ثانی "پاکیزہ پاکیزہ اسماءِ رسائل فتاویٰ رضویہ (2011ء)" منتخب فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کے علم و عمل اور مساعی جمیلہ میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

۱۰ ررمضان المبارک ۱۴۳۲ھ / ۱۱ راگست ۲۰۱۱ء

فون جامعہ: 042-37657314

موبائل: 0345-4131415

محترم علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ

(شہزادۂ خطیبِ پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ)

چیئرمین، مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)

باسمہٖ تعالیٰ

اللہ کریم جلّ شانہٗ کی عطا ہی ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت مجدّدِ اعظم مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف اور تعریف علوم و معارف اور ادب و محبت سے وابستہ ہے، ایک ہستی کی مختصر سی زندگی کی اتنی بہت سی محنت کہ نو دہائیاں گزر گئیں، مگر اس کا احاطہ نہ ہو سکا۔ "رضویات" پر جانے کس کس جہت سے کام ہوتا رہے گا اور کیا خوب کہ ان پر لکھنے اور بولنے والا ہر فرد شاد کام ہوتا ہے، اسے بھی فیضان ہی کہیے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے نسبت و ارادت، ایمان و یقین کو پختہ کرتی ہے، علم و عمل سے شغف کو زیادہ کرتی ہے۔

بچپن ہی سے سنتا آیا ہوں کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تصانیف ایک ہزار سے زائد ہیں، ان کا نام "احمد رضا" ہے، جس کے ۱۰۵۴ عدد ہوتے ہیں، باہم ملائیں تو ۵۵ عدد بنتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اتنے ہی علوم و فنون پر تحریریں ہیں۔ یعنی نام کے اعداد کے برابر کتب اور ان کے مجموعے کے برابر علوم کا بیان۔ سبحان اللہ! ("فتاوٰی رضویہ" کے عدد ۱۵۱۸ ہوتے ہیں اور "اعلیٰ حضرت" کے عدد ۱۵۱۹ ہیں۔ "وٰ" کے کھڑے زبر کو الف شمار کر کے لکھا جائے تو اعداد یک ساں ہو جائیں گے اور یہ مناسبت بھی خوب ہو گی۔)

ان کی تصانیف کی خاصی تعداد میرے والد گرامی علیہ الرحمہ کے ذاتی کتب خانے میں تھی، ان دنوں میرے لیے ان کی کتب کے نام بھی پڑھنا آسان نہ تھا، کیوں

کہ سرورق پر کم جگہ میں لفظ اوپر تلے مدغم لکھے ہوتے اور بغیر اعراب کے ہوتے۔
میں یہ جملہ اکثر کہا کرتا تھا کہ جو کوئی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتابوں کے نام صحیح تلفظ اور صحیح اعراب سے روانی کے ساتھ پڑھ لے اسے عالم مان لیتا ہوں۔

ان ناموں میں یہ بھی خوبی تھی کہ الفاظ کا انتخاب کچھ یوں ہوتا کہ مضمون کا موضوع بھی بیان ہوتا اور حروف کے اعداد شمار کریں تو سن تالیف بھی واضح ہو جاتا۔ مسجع اور مقفی عبارت عربی و فارسی تراکیب سے مزین یہ نام بھی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی زبان و بیان پر دسترس اور ان کے علمی مرتبے کو ظاہر کرتے ہیں۔

"انور" کی جگہ "انوار" لکھ دیا جائے تو صرف "الف" کے بڑھانے سے سن وسال کا فرق میدانِ تحقیق کے شہ سوار کو بھی الجھا سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے پاس سوال آتا تو اکثر اس حوالے سے وہ اتنی تفصیل ضبطِ تحریر میں لاتے کہ کوئی گوشہ تشنہ نہ چھوڑتے۔ چند سطر کے سوال پر پورا رسالہ لکھ دیتے اور اس کا نام بھی رکھ دیتے۔ لگ بھگ سات ہزار سوالات کے جوابات پر مشتمل "فتاویٰ رضویہ" کی بارہ جلدیں اب تینتیس (۳۳) مجلدات پر ترجمہ و تخریج کے ساتھ زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے وہ رسائل جو فتاویٰ رضویہ میں شامل ہیں ان رسائل کے اسماء کی تحقیق، اسماء کے صحیح تلفظ، معانی و مفاہیم اور اعراب و حرکات وغیرہ کے حوالے سے یہ اچھوتا کام فاضل نوجوان مولانا ندیم احمد ندیم قادری نورانی نے بہت محبت اور محنت سے کیا ہے۔ وہ کچھ اور توجہ دیتے تو معانی بھی مسجع و مقفی عبارت میں لکھتے، شاید انھوں نے اس تحریر کو عام فہم رکھنے کے لیے یہ محنت نہیں کی۔

ان سے توقّع ہے کہ وہ المجمل المعدد میں شامل تمام تصانیف کے اسماء کے لیے سفر جاری رکھیں گے۔

یہ فقیر بے توقیر اس کاوش پر مولانا ندیم صاحب کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ کریم جل مجدہٗ انھیں اجرِ جزیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و بارک و سلم اجمعین٥

مولانا ندیم صاحب کی اس محنت کے لیے اس فقیر نے کچھ مادہ ہائے سن تالیف اخذ کیے ہیں:

باعتبارِ سن تالیف

★ کلیدِ طیّبہ اسماءِ رسائلِ فتاویٰ رضویہ
۲۰۱۱ء

★ معلوماتِ اسماءِ رسایلِ رضویہ
۲۰۱۱ء

★ باکمال تحفۂ اسماءِ رسایلِ رضویہ
۲۰۱۱ء

★ خیر خواہی
۱۴۳۲ھ

باعتبارِ سن اشاعت

★ وسیلۂ رسایلِ رضویہ
۱۴۳۳ھ

فقیر! کوکب نورانی اوکاڑوی غُفِرَ لَہٗ

المرقوم: ۲۷ر شعبان ۱۴۳۳ھ

بدھ، ۱۸ر جولائی ۲۰۱۲ء

حضرت علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مصنفِ کتبِ کثیرہ، صدر مدرّس، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور؛ خطیب جامع مسجد ظفریہ، مریدکے، شیخوپورہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"فہرست رسائلِ فتاویٰ رضویہ" باصرہ افروز ہوئی، جو حروفِ تہجی کی ترتیب سے مرتّب ہے؛ نیز مسمّٰی بہ اسمِ تاریخ ہجری کی سرخی سے یوں مرقوم ہے: "العطایا النبویہ میں شامل رسالوں کے صحیح اسماء و القاب (۱۴۳۲ھ)" وملقب بہ لقبِ تاریخ عیسوی: "پاکیزہ پاکیزہ آسماءِ رسائلِ فتاویٰ رضویہ (۲۰۱۱ء)"، جسے صاحبِ علم و دانش مولانا ندیم احمد ندیم قادری نورانی رضوی اشرفی زِیْدَ مَجْدُہٗ نے نہایت عرق ریزی سے مرتّب و متحقّق فرمایا ہے۔ یہ محض فہرست نہیں؛ بلکہ یہ ایک نادر علمی خزانہ ہے، جس سے ہر شعبۂ علم سے وابستہ استفادہ کر سکتا ہے؛ خصوصاً اہلِ علم و قلم کے لیے بیش قیمت جواہر غالیہ ہیں۔

کتنے ہی عاشقانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے دل کی آواز سن گئی، جو رسائل کے عربی ناموں سے "الرجک" رہتے تھے۔ اس تالیفِ منیف کی اشاعت سے تحقیق کی نئی راہیں کھل سکتی ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ جَلَّ وَعَلا علامہ ندیم صاحب سَلَّمَہٗ کی مساعیِ جمیلہ کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے؛ نیز موصوف کے قلم کو برق رفتار کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلکِ حق کی آبیاری کر سکیں۔

اِس بہترین کاوش پر راقم آں جناب کی خدمت میں ہدیۂ تبریک و تحسین پیش کرتا ہے۔

فقط طالبِ خیر

محمد منشا تابش قصوری

۱۵ر مارچ ۲۰۱۲ء، جمعرات

تقریظ

محترم صاحبزادہ **علامہ محمد محب اللہ نوری** دامت برکاتہم العالیۃ (بصیر پور، اوکاڑہ)

(شہزادۂ حضرت علامہ محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مہتمم اعلیٰ: دار العلوم حنفیہ فریدیہ؛ **رئیس:** دار الافتاء والتحقیق؛ **سجادہ نشین:** آستانہ عالیہ نوریہ قادریہ؛ **مدیر اعلیٰ:** ماہنامہ "نور الحبیب"؛ **صدر:** انجمن حزب الرحمٰن؛ **سرپرستِ اعلیٰ:** مرکزِ اہلِ سنت پاکستان؛ **امیر:** بزمِ فقیہ اعظم پاکستان؛ **ممبر:** صوبائی امن کمیٹی، پنجاب۔

حوالہ نمبر: ح-ف ۲۰۱۲ء/۸۰۱

حرفِ محبت

دینِ اسلام اور شریعتِ مصطفوی کی آب یاری، ترویج و اشاعت اور احیاء و تجدید کے لیے جن رجالِ دین نے غیر معمولی خدمات سر انجام دیں، اُن میں نمایاں ترین نام امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔۔۔ عام طور پر اربابِ علم و فضل کو کسی ایک فن میں مہارت ہوتی ہے، مگر اعلیٰ حضرت کی حیاتِ مبارکہ پر نظر ڈالیں تو مسرت زا حیرت ہوتی ہے کہ آپ جملہ علوم و فنون میں درجۂ امامت پر فائز تھے۔۔۔ بلاشبہ آپ ملّتِ اسلامیہ کی عظیم عبقری شخصیت تھے، جن کی زرّیں خدمات کے پیشِ نظر ان کا اسم گرامی جریدۂ عالم پر ثبت ہو کر دوام پا گیا ہے۔۔۔

امام احمد رضا شریعت و طریقت کے مجمع البحرین تھے۔۔۔ آپ کا سینہ علوم و معارف کا گنجینہ اور حکمت و موعظت کا خزینہ تھا۔۔۔ ان کے ضمیر و خمیر میں عشق

رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا رچاؤ تھا۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی حیاتِ مقدسہ کا لمحہ لمحہ سنّتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عبارت ہے۔۔۔ انھوں نے ادب و تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے فروغ کے لیے اپنا قلم وقف کر دیا تھا۔۔۔ آپ کی ایک ہزار سے زائد تصانیف اس امر پر شاہد عادل ہیں کہ جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا، عشق و ادبِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے لہرا دیے۔۔۔

اسی عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاثیر تھی کہ آپ کے فتاویٰ میں ثقاہت اور اجتہاد میں اِصابت تھی۔۔۔ آپ کا فتاویٰ رضویہ عقلی و نقلی دلائل و براہین سے مزیّن و مبرہن ہزاروں مسائل کا حل اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے اور بعض خصوصیات کی بنا پر تنہا پوری تاریخِ فتاویٰ پر بھاری دکھائی دیتا ہے۔۔۔ آپ کے فتاویٰ، عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاثیر اور فیضانِ نبوی کی تصویر و تعبیر تھے۔۔۔ یہی وجہ کہ آپ نے اپنے فتاویٰ کا نام "اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃ" رکھا۔۔۔

اس فتاویٰ کی ضخامت، جامعیت اور موضوعات کے تنوّع کے پیشِ نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پر مختلف جہات سے کام کیا جائے۔۔۔ چناں چہ بعض اربابِ علم نے اس پہلو پر توجہ دی ہے۔۔۔ زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلۃ الذہب کی حسین کڑی ہے۔۔۔ فاضل مؤلّفِ محترم ندیم احمد ندیم قادری نورانی زِیْدَ عِلْمُہٗ نے انتہائی جاں فشانی سے فتاویٰ رضویہ میں شامل دو سو سے زائد رسائل و کتب پر تحقیق کی ہے اور حق یہ ہے کہ تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔۔۔ انھوں نے ان رسائل اور فتاویٰ رضویہ کے مختلف ایڈیشنوں کو سامنے رکھ کر صحیح ناموں کا تعیّن کیا ہے، ان پر حرکات و

سکنات لگانے کا اہتمام کیا ہے تاکہ درست تلفّظ تک رسائی ہو، فہرستِ رسائل کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے مرتّب کر کے اسماءِ رسائل کا عام فہم اور خوب صورت ترجمہ کیا ہے اور مختصر الفاظ میں مبحث کی نشان دہی بھی کر دی ہے۔۔۔ حیرت ہوتی ہے کہ انھوں نے اِس اَدَق کام کو کس خوش اسلوبی سے سر انجام دیا ہے۔۔۔

اعلیٰ حضرت کی علمی ثقاہت اور عربی ادب میں اعلیٰ درجے کی مہارت کا اندازہ تو فتاویٰ رضویہ کی ایک ایک سطر سے عیاں ہے، مگر صرف آپ کی تصانیف کے اسماء ہی پر نظر ڈال لی جائے تو یہ آپ کی علمی رفعت کا منہ بولتا ثبوت دکھائی دیتے ہیں۔۔۔ معدودے چند کے علاوہ اکثر تصانیف کے اسماء میں رعایتِ سجع سے کام لیا گیا ہے۔۔۔ مقفّٰی مسجّع نام، جس سے تاریخی مادہ بھی بر آمد ہوتا ہے اور موضوعِ زیرِ بحث کی مکمل عکاسی بھی ہوتی ہے۔۔۔

اعلیٰ حضرت کی تحقیقات تک رسائی تو دور کی بات ہے، فقط تصانیف کے اسماء کو صحتِ تلفّظ سے پڑھ لینا اور اس کا معنیٰ سمجھ لینا بھی ہر عالم کا کام نہیں ہے۔۔۔ علمی انحطاط کے اِس دور میں محترم ندیم احمد ندیم قادری نورانی زِیْدَ مَجْدُہٗ کا یہ کام غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ جل وعلا فاضل مؤلّف کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ان کے ذوقِ علمی میں بیش از بیش اضافہ فرمائے۔۔۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

۵ر رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ — والسلام

بدھ، ۲۵ر جولائی ۲۰۱۲ء — (صاحب زادہ) محمد محب اللہ نوری

تقریظ

محترم حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی دامت برکاتہم العالیہ

بانی ادارۂ صراطِ مستقیم پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام،

داروغہ والا، لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

مجددِ دین و ملت حضرت امام احمد رضا خاں قادری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی علم و حکمت کا ایک ایسا سمندر ہیں، جس کا کنارا ڈھونڈنا بہت مشکل ہے۔ سال ہا سال کی ان تھک کوششوں کے باوجود ابھی تک محققین ساحلِ مراد تک نہیں پہنچ سکے۔ آپ کے علوم و معارف کے جہان کی سیر کرنے والے کا گزر اتنی نئی نئی وادیوں سے ہوتا ہے کہ صحنِ بصارت میں مناظر کی ذخیرہ اندوزی بہت دشوار ہو جاتی ہے۔

آپ کے آسمانِ علم کے ستارے وہ تصانیف ہیں جو آپ کے قلم کی تجلّیات ہیں۔ امام العلوم اعلیٰ حضرت رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کا قلم بہت سیال تھا۔ آپ نے بہت لکھا، بڑے اہم موضوعات پر لکھا اور ہر موضوع پر لکھنے کا حق ادا کیا۔ آپ کی تصانیف جہاں دیگر بہت سے محاسن کا گلدستہ ہیں، وہاں ان کے ناموں کا ایک مستقل حُسن و جمال ہے۔ انوکھے الفاظ، انمول مفاہیم، تحقیق کی چاشنی، ادب کی خوشبو، فنِ تاریخ گوئی کا عروج، ہر کتاب کا نام جیسے پوری کتاب کا آئینہ۔ آپ کی تصانیف کے اسماء کے لیے ایک دفتر کی ضرورت ہے؛ پھر ان کے صحیح تلفظ کے لیے ایک مہارت کی ضرورت ہے۔ مفاہیم و مطالب کو سمجھنے کے لیے وسیع معلومات کی ضرورت ہے۔

اس سلسلے میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی کے آفس سیکرٹری محترم محمد ندیم احمد ندیم قادری نورانی نے کمال عرق ریزی سے ایک سوغات تیار کی ہے۔ فتاویٰ رضویہ شریف میں شامل رسائل کا حروفِ تہجی کی ترتیب سے ایک تعارف مرتب کیا ہے۔

رسائلِ اعلیٰ حضرت رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کے اسماء کی تحقیق پر ندیم صاحب کی کاوش عوام کے لیے ہی نہیں، بلکہ خواص کے لیے بھی گراں قدر تحفہ ہے۔ آپ کی تحقیق آئندہ نسلوں کے لیے جہانِ رضا میں سیر کے لیے سنگِ میل ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے طفیل ہمارے نوجوان فاضل کے قلم کو مزید برکتیں عطا فرمائے، آمین!

محمد اشرف آصف جلالی

بانی ادارۂ صراطِ مستقیم پاکستان

خادم الحدیث، جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام،

داروغہ والا، لاہور۔

تقریظ

محترم حضرت علامہ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین درگاہِ عالیہ اشرفیہ، فردوس کالونی، کراچی۔

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں محدثِ بریلی قُدِّسَ سِرُّہٗ وَ نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ کی ذاتِ والاصفات محتاجِ تعارف نہیں۔ علم و فضل، تقویٰ و پرہیزگاری، طہارت و پاکیزگی، احقاقِ حق، ابطالِ باطل، احترامِ سادات، محبتِ اہلِ بیت اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم یہ تمام اوصاف جس ذات میں جمع ہو جائیں اس کا نام احمد رضا ہے۔

احمد رضا صرف کسی ایک ہندوستانی فرد کا نام نہیں، بلکہ احمد رضا ایک نظریہ کا نام ہے، ایک انجمن کا نام ہے، علم و فضل کے بحرِ بیکراں کا نام ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اپنے بعد جو علمی سرمایہ چھوڑا، اہلِ علم نے اُسے سینے سے لگایا اور اُس کی حفاظت اس طرح کی کہ اسے تخریج، تحقیق اور ترتیب کے ساتھ شایع کیا۔ ان اکابرین میں ماہر رضویات حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمۃ کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں۔ ان حضرات نے نہ صرف خود کام کیا، بلکہ سیکڑوں افراد کو اس جانب راغب کیا کہ اعلیٰ حضرت پر کام کیا جائے۔ ان کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اعلیٰ حضرت کے علمی کارنامے نکھر کر سامنے آگئے اور عوام و خواص سب ہی ان سے مستفیض ہوئے۔ محبی و مخلصی جناب ندیم احمد ندیم قادری نورانی زِیْدَ مَجْدُہٗ نے بڑی عقیدت و محبت اور محنتِ شاقہ کے ساتھ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

کے تحریر کردہ وہ رسائل جو فتاویٰ رضویہ میں شامل ہیں، اُن کو حروفِ تہجی کی ترتیب کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ یقیناً یہ بڑا انوکھا، منفرد اور تحقیقی کام ہے اور ایسا کام کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں؛ یہ کام وہی کر سکتا ہے، جس کے دل میں تحقیق کا جذبہ ہو، شوق ہو، لگن ہو اور محنت کرنا جانتا ہو۔ یقیناً یہ تمام اوصاف ہمارے ندیم احمد ندیم قادری نورانی کے اندر موجود ہیں، جبھی وہ اس عظیم کام کو کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اُن کا یہ کام قابلِ تحسین بھی ہے اور آنے والے محققین کے لیے قابلِ تقلید بھی۔ راقم الحروف یہ سمجھتا ہے کہ اس کارِ عظیم میں انھوں نے جو محنت، عرق ریزی کی اس میں جہاں اُن کی محنت کو دخل ہے، وہاں اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ کے روحانی تصرفات بھی یقیناً شامل ہیں؛ کیوں کہ راقم کے والدِ گرامی سیّدی و سَندی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سیّد احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص کسی بزرگ کے متعلق کام کرتا ہے، تو اس کے روحانی تصرفات اس شخص کے ساتھ ہوتے ہیں۔ علامہ ندیم صاحب نے یہ تحقیقی کام کر کے اَخلاف و اَسلاف کو اپنی جانب متوجہ کر لیا ہے۔ اسلاف ان کے اس کارنامے پر خوش ہیں اور اخلاف انھیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اِن کو صحت و تندرستی کے ساتھ عمرِ طویل عطا فرمائے اور جو کام اِنھوں نے کیا ہے، اُسے منظور و مقبول فرما کر عوام و خواص کے لیے مفید بنائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

خاکپائے مخدوم سمنانی
فقیر ابو المکرّم **ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی**
سجادہ نشین درگاہِ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد
فردوس کالونی، کراچی۔

تقریظ

محترم مولانا ابو السرور محمد مسرور احمد نقشبندی مدّ ظلہ العالی

(جانشین مسعودِ ملت ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمۃ)

چیئرمین ادارۂ مسعودیہ، کراچی؛ چیئرمین امام ربانی فاؤنڈیشن پاکستان، کراچی؛

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "المظہر، کراچی"

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ•

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ•

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدثِ بریلوی علیہ الرحمۃ اپنے عہد کے ایک عظیم فقیہ تھے۔ طبقاتِ فقہا میں اُنھیں جو مقام حاصل ہے، وہ اُن کے معاصرین میں کسی کو حاصل نہ ہو سکا۔ اُن کی قوتِ حافظہ قرنِ اول کی یاد دلاتی ہے۔ وہ خود حافظِ قرآن تھے اور معانی و مفاہیم سے آشنا بھی۔ اُن کے سامنے نہ صرف قرآن کے الفاظ تھے، بلکہ اُن کے معانی اور روحِ معانی بھی تھے۔ اُن کا فکر و خیال آیات و احادیث سے آباد تھا۔ عہدِ حاضر کے جید اہلِ علم و فن نے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کو عبقری فقیہ، صاحبِ نظر مفسرِ قرآن اور عظیم محدث قرار دیا ہے۔ جزئیاتِ فقہ پر اُن کو جو عبور حاصل تھا اس کی نظیر نہیں ملتی۔ فتویٰ نویسی میں اُنھیں جو کمال حاصل تھا، اس کا آج تک کوئی جواب نہیں ہے۔ اُن کے مجموعۂ فتاویٰ کی بارہ جلدیں ہیں، جسے حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کے زیرِ سرپرستی علما کے ایک بورڈ نے تخریج و ترجمہ کر کے رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، سے تیس جلدوں میں شائع

کیا ہے۔ فتاویٰ رضویہ پر ڈاکٹر حسن رضا اعظمی کے پٹنہ یونیورسٹی، بھارت سے ڈاکٹریٹ کے علاوہ اور کئی اسکالرز نے Ph.D کیا ہے، جب کہ لاتعداد جہتوں سے مقالات کا ایک ذخیرہ شائع ہو چکا ہے۔

فتاویٰ رضویہ کی ضخامت کے پیشِ نظر اس کے موضوعاتی جائزے بھی تیار کیے گئے، تا کہ قارئین اور محققین ایک نظر میں عنوانات کو دیکھ کر اپنی مطلوبہ جلد سے رجوع کر سکیں۔ لاہور سے شائع ہونے والی فتاویٰ کی ہر جلد کے شروع میں "ابواب و مسائل کی فہرست" اور "مجمل فہرستِ رسائل" جب کہ جلدِ اوّل کے صفحہ ۵۱ پر فتاویٰ رضویہ کی جلدوں کا اجمالی خاکہ شائع کیا گیا ہے۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی، نے پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کا رسالہ "فتاویٰ رضویہ کا موضوعاتی جائزہ" شائع کیا؛ جب کہ اس حوالے سے پاک و ہند میں متعدد مضامین اور مقالات جرائد و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔

پیشِ نظر رسالہ "فہرستِ رسائلِ فتاویٰ رضویہ" بھی اِسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس میں فتاویٰ رضویہ میں موجود رسائل کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے نہ صرف مرتب کیا گیا ہے، بلکہ اس کے موضوع کی نشان دہی کرتے ہوئے فتاویٰ رضویہ قدیم و جدید دونوں کی جلدوں اور صفحات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے ان شاء اللہ یہ رسالہ محققین کے لیے معاون و مددگار ثابت ہوگا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل مقالہ نگار برادرم مولانا ندیم احمد ندیم قادری نورانی زِیْدَ مَجْدُہٗ کے علمی ذوق کو مزید پروان چڑھائے اور انھیں دین و دنیا کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم۔

ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ	احقر
۲۳ر فروری ۲۰۱۱ء	ابو السرور محمد مسرور احمد عُفِیَ عَنْہُ

تقریظ

محترم مولانا محمد عبد اللہ نورانی زید مجدہٗ (Qtv, ARV)

شیخ الحدیث والتفسیر، جامعہ عالیہ اسلامیہ للبنات (خواتین اسلامی مشن۔پاکستان)، گلشن اقبال، کراچی و جامعہ علیمیہ (اسلامک سینٹر)، نارتھ ناظم آباد، کراچی۔

مُبَسْمِلاً حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا ○

اَمَّا بَعْد

زیرِ نظر کتاب ادیبِ اہلِ سنّت گرامی مرتبت برادرم مولانا ندیم احمد ندیم قادری نورانی زِیْدَ فَضْلُہٗ وَشَرَفُہٗ کی تازہ کاوش ہے، جو ان کی عرق ریزی، باریک بینی، جاں فشانی اور وسعتِ مطالعہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

شیخ الاسلام والمسلمین ناشر حبِّ رحمۃ للعالمین مقتدائے اہلِ سنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے رسائل کے مختلف نسخوں اور فتاویٰ رضویہ کے مختلف ایڈیشنوں کا جس عمدگی، گہرائی اور گیرائی سے انھوں نے جائزہ لیا ہے اس پر یہ نہ صرف قابلِ مبارک باد ہیں، بلکہ ان کا یہ عمل لائق تقلید و پیروی ہے۔

موصوف نرم خو، بردبار اور متواضع شخصیت کے مالک ہیں؛ اللہ تعالیٰ نے انھیں اردو نثر میں مہارت و دسترس کے ساتھ ساتھ، اردو نظم پر بھی اچھی قدرت سے مشرف و سرفراز فرمایا ہے۔

یہ کتاب کئی ایک خصوصیات کی حامل ہے جیسا کہ ممتاز اہلِ علم نے تقاریظ میں ان کا تذکرہ کیا ہے؛ تاہم میری نظر میں اس کی چند مزید خصوصیات یہ بھی ہیں:

(۱) علم الاعداد کے بعض اصول و قواعد کی توضیح اور اس سلسلے میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے طریقۂ کار کا بیان۔

(۲) بعض رسائل میں حواشی یا عبارات وغیرہ کے سقوط و اسقاط کی مدلل و مہذب انداز میں نشان دہی۔

(۳) بعض مقامات پر سائلین میں موجود جید اور اکابر علمائے اہلِ سنّت کے متعلق آگاہ کرنا، مثلاً علامہ قاضی عمر الدین، مفتی شاہ کرامت اللہ، مبلغِ اسلام مولانا شاہ احمد مختار صدیقی میرٹھی اور مبلغِ اسلام شاہ عبد العلیم صدیقی رَحِمَہُمُ اللّٰہ۔

(۴) امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے مختلف رسائل کو شائع کرنے والی بعض شخصیات اور بعض قدیم مطابع اہلِ سنّت کا تذکرہ، مثلاً صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی، شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خاں، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی رَحِمَہُمُ اللّٰہ۔

(۵) اس کتاب کی ترتیب، تحقیق، تصحیح اور تزئین میں جس کا جس قدر بھی تعاون ہے اس کا نہ صرف برملا اعتراف کیا گیا ہے، بلکہ انتہائی زبردست طریقے سے اس کا شکریہ بھی ادا کیا گیا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برادرم مولانا ندیم احمد ندیم قادری نورانی کے علم و فضل، تقویٰ و صالحیت، اخلاص و حسنِ نیت میں مزید اضافہ فرمائے اور ان کو احیا و اشاعتِ اہلِ سنت کے لیے مزید لگن و دل چسپی سے تحریری کام جاری رکھنے کی ہمت و توفیق عنایت فرمائے، ان کو زَلّتِ فکر و قلم سے محفوظ و مامون فرما کر اصابتِ فکر و قلم کی دولت سے ہم کنار فرمائے، انھیں اور ہمیں صحت و عافیت کے ساتھ اسلام پر زندہ رکھے اور ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین ثم آمین!

محمد عبد اللہ نورانی الرفاعی

۱۳ر شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ مطابق ۴ر جولائی ۲۰۱۲ء

Nafseislam

تقریظ

محترم مفتی محمد اسماعیل نورانی زید مجدہ (اے آر وائی کیو ٹی وی)

دار الافتاء، جامعہ انوار القرآن، گلشن اقبال، کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین O والصلاۃ والسلام علیٰ اشرف المرسلین O وعلیٰ آلہ و صحبہ اجمعین O

محترم و مکرم ندیم احمد نورانی صاحب کی اس فقیر کے ساتھ بے پناہ محبت اور کسر نفسی ہے کہ انھوں نے اپنی اس علمی و تحقیقی کتاب پر ناچیز کو کچھ کلمات لکھنے کا فرمایا ہے۔

بلاشبہ علم و تحقیق سے تعلق رکھنے والے ہر عالم اور طالب علم کے لیے یہ کتاب ایک گراں قدر علمی خزانہ ہے، جو کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے رسائل مبارکہ کے ناموں کی تحقیق پر مشتمل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ اور رسائل کو پڑھنا اور پڑھ کر سمجھنا ایک محنت طلب امر اور ایک دقیق کام ہے، اسی طرح آپ کے رسائل کے ناموں کو پڑھنا اور اُن ناموں کی معنویت سے استفادہ کرنا بھی آسان کام نہیں ہے؛ لیکن محترم ندیم نورانی صاحب کی زیرِ نظر کتاب سے کم از کم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے رسائل کے

ناموں کو صحیح پڑھنے اور ان ناموں کے ذریعے رسائل کے موضوعات کو سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔

محترم ندیم صاحب کی یہ تحریر و تحقیق جہاں اہل علم کے لیے فتاویٰ رضویہ کی تسہیل اور تفہیم کا ذریعہ ثابت ہوگی، وہیں اس سے علمی شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کو علمی و تحقیقی کام کرنے کا انداز اور سلیقہ بھی فراہم ہوگا۔

اللہ ربّ کریم ندیم نورانی صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول و ماجور فرمائے اور اس پر انھیں دنیا و آخرت میں بہترین اجر عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد اسماعیل قادری نورانی غفرلہٗ

۸؍شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۹؍جون ۲۰۱۲ء

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

تقریظ

محترم پروفیسر ڈاکٹر شاہ کوثر مصطفیٰ منعمی ابو العلائی زید مجدہٗ

سجادہ نشین خانقاہ ابو العلائیہ، کشور گنج، بنگلادیش؛

پروفیسر، شعبۂ فلسفہ، یونیورسٹی آف ڈھاکا، بنگلادیش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

الحمد للہ ربّ العٰلمینo والصّلاۃ والسّلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ و اولیاءِ امّتہٖ اجمعینo

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ رضویہ میں موجود رسائل کے ناموں اور القاب پر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی، کے آفس سیکرٹری جناب مولانا ندیم احمد ندیم قادری نورانی صاحب نے حروفِ تہجی کی ترتیب سے ایک فہرست "فہرستِ رسائل فتاویٰ رضویہ" بڑی محنت اور لگن کے ساتھ ترتیب دی ہے۔

میری نظر میں اعلیٰ حضرت کے رسائل فتاویٰ رضویہ پر یہ ایک نئے انداز میں اپنی نوعیت کا ایک انوکھا اور منفرد علمی و تحقیقی کام ہے، جس سے عوام و خواص دونوں ہی طبقے استفادہ کرسکیں گے۔

مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کی اشاعت سے محققین اور رضویات پر کام کرنے والے مصنّفین و مؤلفین کو کافی سہولت بھی ہوگی اور بے حد فائدہ پہنچے گا۔

اس فہرست کی مدد سے رسائل فتاویٰ رضویہ کے صحیح ناموں تک نہ صرف رسائی ہوگی، بلکہ اُن ناموں کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھنا بھی ممکن ہوگا اور فتاویٰ رضویہ کی جدید و قدیم جلدوں میں اُن رسائل کو بڑی تیزی کے ساتھ تلاش کرنا بھی آسان ہوگا۔

میں جناب ندیم صاحب کو اُن کی اس بہترین کاوش پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ندیم صاحب کی اس علمی و تحقیقی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و مقبول فرمائے اور اس کتاب کو مقبولِ خاص و عام بنائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۵ر شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ — فقط

۱۶ر جولائی ۲۰۱۲ء — ڈاکٹر شاہ کوثر مصطفیٰ منعمی ابو العلائی

پیر۔ سجادہ نشین خانقاہِ ابو العلائیہ، کشور گنج، بنگلادیش؛

پروفیسر، شعبۂ فلسفہ، یونیورسٹی آف ڈھاکا، بنگلادیش۔

تاثرات

محترم جناب مہتاب پیامی صاحب زِیْدَ مَجْدُہٗ

(ماہنامہ "اشرفیہ"، مبارک پور، انڈیا)

پیر، ۲۴ر اکتوبر ۲۰۱۱ء کو اس فقیر ندیم احمد ندیم قادری نورانی نے اپنے عزیز دوست جناب مولانا محمد رضاء الحسن قادری صاحب زید مجدہ (دارالاسلام، لاہور) کے مشورے پر، اپنی مرتب کردہ فہرست "فہرستِ رسائلِ فتاویٰ رضویہ" پر ہندوستان کے دو جلیل القدر علمائے کرام:

(۱) حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(۲) حضرت بحر العلوم علامہ محمد عبد المنان اعظمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کی تقاریظ حاصل کرنے کے لیے محترم جناب مہتاب پیامی صاحب (ماہنامہ "اشرفیہ"، مبارک پور، انڈیا) کی معرفت پیامی صاحب ہی کی ای۔ میل آئی ڈی "payamee@gmail.com" پر، ایک مکتوب کے ساتھ اپنی فہرست منسلک کرکے، میل کی۔ بروز جمعرات، ۲۷ر اکتوبر ۲۰۱۱ء، کو پیامی صاحب نے ہماری اس میل کا جواب مرحمت فرمایا؛ جس میں تقاریظ کے متعلق تو کوئی ذکر نہ تھا؛ البتہ انھوں نے اپنے جواب میں ہماری فہرست کو ماہنامہ "اشرفیہ" میں شایع کرنے کی ان الفاظ میں گزارش کی:

"مکرم سلام مسنون!

آپ کا تحقیقی مقالہ موصول ہوا، شکریہ۔ آپ نے یہ بڑی اچھی کوشش کی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے مضمون کی کمپوز شدہ ان پیج فائل میل کرنے کی زحمت کریں، تاکہ یہ آسانی کے ساتھ ماہنامہ "اشرفیہ" میں قسط وار شایع کیا جاسکے۔

فقط والسلام

مہتاب پیامی---------0091-9235647041"

منظوم تاثرات و مادّہ ہائے تاریخ (باعتبارِ سنِ اشاعت)

شاعرِ اہلِ سنت جناب محمد عبد القیوم طارق سلطان پوری زِیْدَ مَجْدُہٗ

(ضلع اٹک، پنجاب، پاکستان)

امام احمد رضا خاں ایک شخصیت ہے لاثانی
اس کا غیر معمولی مقام علمی و عرفانی
امام احمد رضا خاں عبقریِ وقتِ لافانی
اسے بخشی خدا نے علم و حکمت کی جہاں بانی
احادیثِ محمد کا علیم و راز داں یکتا
قدآور عالمِ دیں، عارفِ اسرارِ قرآنی
عُلوم اتنے عطا اس کو کیے وہابِ مطلق نے
رہے گی اہلِ دانش کو ہمیشہ جس پر حیرانی
نشانِ وسعتِ علمِ محمد ہے وجود اس کا
دلیلِ علمِ احمد اس کی حکمت کی فراوانی
ہیں وہ تحقیق کے شاہکار جو اس کے فتاوٰی ہیں
ہدایت پائے گی ان سے ہمیشہ نوعِ انسانی
ہے ذکر اس کے فتاوٰی میں کئی علمی رسائل کا
جنھیں تاریخی ناموں سے عطا کی اس نے تابانی

بڑی باریک بینی سے لیا ہے جائزہ اس نے
ندیم احمد نے جس کی سوچ اور کاوش ہے نورانی
اس حیرت خیز و تابش ریز کاوش کو سراہیں گے
جو افکارِ رضا سے پا رہے ہیں ذوقِ ایمانی
رضا کے خوشہ چیں طارق نے تاریخ اس کی موضوع کی
"بہارِ آگہی تحقیق یہ تحریرِ نورانی"
۲۰۱۲ء

دیگر مادّہ ہائے تاریخ

عرفان بخش و جلیل تصنیف (۲۰۱۲ء)
منتخبِ غور، پاک فکر (۲۰۱۲ء)
باادب، پُر عزم محنتِ شاقّہ (۱۴۳۳ھ)
خوبیِ و لُمعانِ تحقیق (۱۴۳۳ھ)
زیبا و محمود تلاش و جستجو (۱۴۳۳ھ)
حُسنِ کنزِ تحقیق و تدقیق (۱۴۳۳ھ)
اندازِ نظر عمیق (۱۴۳۳ھ)

نتیجۂ فکر

محمد عبد القیوم طارق سلطان پوری

منظوم تاثرات

محترم مولانا حامد علی علیمی زِیْدَ مَجْدُہٗ

فاضل جامعہ علیمیہ، المرکز الاسلامی (اسلامک سینٹر)، نارتھ ناظم آباد، کراچی؛
ریسرچ اسکالر، جامعہ کراچی، کراچی؛ لیکچرار، گورنمنٹ کالج فار مین، ناظم آباد، کراچی۔

امام احمد رضا کے سب رسائل	یقیناً علم کے ہیں یہ وسائل
جو تھامے ان کو وہ پائے ہدایت	کہ ان میں ہیں شریعت کے مسائل
اُمورِ دین و دنیا میں ہدایت	کے ہیں احکام ان میں با دلائل
کسی میں شانِ اَصحابِ نبی ہے	کسی میں ذکر آقا کے شمائل
لقب اور نام تاریخی ہیں اکثر	لکھے جو اعلیٰ حضرت نے رسائل
ندیم احمد کی عمدہ کوششوں سے	ہوئی تصویب اسمائے رسائل
ہوئیں سب مشکلاتِ علم ابجد	ہوئے اِدراک کے آساں مراحل
ہے اِن کے کام پر تقریظیں اُن کی	جو رکھتے ہیں بڑے عمدہ خصائل
ندیم احمد کو اپنے فضل سے تو	الٰہی! کر عطا اعلیٰ منازل

کرم حامد علیمی پر بھی، مولا!
کہ تیرے واسطے ہوں سب مشاغل

۸/شوّال المکرّم ۱۴۳۳ھ — نتیجۂ فکر:
پیر، ۲۷/اگست ۲۰۱۲ء — حامد علی علیمی

معروضاتِ ندیم / اِشارات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی و نسلّم علیٰ رسولہ الکریم

ہم نے اپنی اس فہرست کو عام پکارنے کے لیے "فہرستِ رسائلِ فتاویٰ رضویہ" کا نام دیا ہے؛ جب کہ اس کا تاریخی نام بلحاظ سن ہجری "اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّة میں شامل رسالوں کے صحیح اسماء و القاب (۱۴۳۲ھ)" رکھا ہے اور سن عیسوی کے اعتبار سے اس کو "پاکیزہ پاکیزہ اسماءِ رسائل فتاویٰ رضویہ (۲۰۱۱ء)" کے لقب سے ملقب کیا ہے۔ کتاب کے موضوع کی بھرپور نشان دہی کرنے والے یہ تاریخی نام و لقب بلاشبہہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے فیضانِ لطف و عطا اور اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت شاہ احمد رضا خاں اور قائدِ ملّتِ اسلامیہ حضور پیر و مرشد امام شاہ احمد نورانی صدیقی علیہما الرحمۃ کے روحانی فیض و نور کی بہ دولت ہی رکھے جا سکے ہیں اور خود یہ کتاب بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور بزرگوں کے فیضِ نظر ہی سے لکھی جا سکی ہے؛ ورنہ مجھ ایسا ہیچ مداں نہ یہ علمی و تحقیقی کتاب لکھنے اور اس کتاب کے ایسے معنیٰ خیز تاریخی نام و لقب رکھنے کا اہل ہرگز نہیں تھا۔

ہم نے اپنی اس فہرست میں بہت سے اِشارات اور علامات کا استعمال کیا ہے، جن کی وضاحت حسبِ ذیل سطور میں کی جا رہی ہے۔ اگر فہرست کے مطالعے سے قبل، اِن وضاحتی سطور کو ملاحظہ کر لیا جائے؛ تو قارئین کرام اِس فہرست کے مشمولات اور مرقومات سے، بہ آسانی، بھرپور فائدہ حاصل کر سکیں گے:

✿: فتاویٰ رضویہ میں، جتنے رسائل ہمیں ملے؛ اُن کے ناموں یا القاب سے پہلے نمبر شمار (1 سے لے کر 213 تک) لگا دیے ہیں۔ بیس مقامات پر، باہمی یا بار حوالوں (Cross-references) کے لیے القاب یا ناموں سے پہلے ✿ علامت استعمال کی گئی ہے تا کہ نمبر شمار فتاویٰ رضویہ میں موجود رسائل کی تعداد سے تجاوز نہ کریں۔

(۱۳۱۰ھ) وغیرہ:

رسائل کے اَسما یا القاب کے ساتھ استعمال ہو تو سنِ تصنیف و تالیف کی طرف اشارہ کرتا ہے؛ یعنی یہ رسالہ ۱۳۱۰ھ وغیرہ میں لکھا گیا۔

(یہ نام فارسی ترکیب میں ہے) یا (فارسی نام):

رسائل کے اکثر نام عربی ہیں اور عربی تراکیب میں ہیں، بعض نام فارسی ترکیب میں ہیں اور کچھ نام ایسے بھی ہیں کہ جنھیں عربی اور فارسی دونوں تراکیب میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جو نام فارسی ہیں یا فارسی تراکیب میں ہیں یا جنھیں فارسی اور عربی دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے، اُن کے آگے وضاحت کر دی گئی ہے۔ جن ناموں کے آگے اِس طرح کی وضاحت نہیں کی گئی، وہ نام خالصتاً عربی ہیں اور صرف عربی ترکیب ہی میں پڑھے جائیں گے۔

(غیر تاریخی نام) یا (غیر تاریخی لقب):

اکثر رسائلِ فتاویٰ رضویہ کے نام اور لقب جہاں تاریخی ہیں، وہاں چند غیر تاریخی بھی ہیں؛ کچھ رسائل ایسے بھی ہیں کہ جن کے نام تو غیر تاریخی ہیں، مگر لقب

تاریخی؛ اور بعض رسائل ایسے بھی ہیں کہ جن کے نام اور لقب دونوں تاریخی ہیں۔ ہم نے اِس فہرست میں شامل تمام اسما و القاب کے اعداد بہ ذاتِ خود شمار کیے ہیں اور بار بار بڑی احتیاط کے ساتھ شمار کیے ہیں؛ ہم نے جن رسائل کے نام یا لقب غیر تاریخی پائے، اُن کے آخر میں ”(غیر تاریخی نام)“ یا ”(غیر تاریخی لقب)“ لکھ دیا ہے۔ اِن میں سے کچھ نام ایسے بھی ہیں جنھیں ”المجمل المعدِّد“ میں بھی غیر تاریخی ناموں میں شمار کیا گیا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں کہ جو ”المجمل المعدد“ میں موجود ہی نہیں تھے؛ بہر حال، جن القاب یا ناموں کے بعد ”(غیر تاریخی نام)“ یا ”(غیر تاریخی لقب)“ نہ لکھا ہو، تو سمجھ لیں کہ وہ اسما و القاب تاریخی ہیں۔

(نامکمل رسالہ):

تین رسالوں کے ناموں کے آخر میں (نامکمل رسالہ) لکھا گیا ہے۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ یہ رسالہ مکمل نہیں ہے؛ جتنا دستیاب ہو سکا، اُتنا شائع کر دیا گیا ہے۔

(ندیم) یا (ندیم / دائم) یا (دائم) یا (مفتی ابراہیم) یا (ندیم / ابراہیم):

رسائل کے اسما و القاب کی اگلی سطر میں، پھول والی قوسین ﴿﴾ میں، اُن (اسما و القاب) کا اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ ترجمے کے آگے اگر ”(ندیم)“ لکھا ہو، تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ترجمہ ہمارا کیا گیا ہے؛ اگر ”(ندیم / دائم)“ تحریر ہو تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اِس ترجمے کو بہتر بنانے کے لیے حضرت علامہ قاضی محمد عبد الدائم دائم صاحب

مد ظلّہ العالی (مصنفِ "سید الوریٰ" و سجادہ نشین آستانۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور، ہزارہ و مہتمم دار العلوم ربانیہ، صدریہ، ہری پور، ہزارہ) نے بہ طورِ اصلاح کچھ ترمیم فرمائی ہے۔ حضرت دائم صاحب کے ترمیمی لفظ یا الفاظ کو اُن کے نیچے خط کھینچ کر ممتاز کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح دورانِ ملاحظۂ کتاب، تین رسائل کے ناموں کا ترجمہ حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری رضوی صاحب مد ظلّہ العالی (مہتمم و شیخ الحدیث، جامعہ غوثیہ رضویہ، سکھر و رُکن اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان و صدر جمیعت علمائے پاکستان، صوبۂ سندھ) نے کیا۔ ہم نے اُن تینوں ترجموں کے آخر میں "(مفتی ابراہیم)" لکھ کر اس کی نشان دہی کر دی ہے۔ بہ صورتِ دیگر، وہ ترجمہ فتاویٰ رضویہ جدید وغیرہ سے لیا گیا ہے اور "(دائم)" سے مراد یہ ہے کہ ترجمے میں موجود خط کشیدہ الفاظ حضرت دائم صاحب کی اصلاح پر عمل کرتے ہوئے لکھے گئے ہیں؛ کُل سات ناموں کے تراجم میں حضرت دائم صاحب نے اصلاح فرمائی ہے؛ جن میں سے تین ترجمے ہمارے ہیں اور بقیہ چار فتاویٰ رضویہ جدید میں پہلے سے موجود تھے۔ اِسی طرح حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب نے دو مقامات پر ہمارے ترجمے کی اصلاح فرمائی ہے، جس کی نشان دہی ہم نے اُن ترجموں کے آگے "(ندیم / ابراہیم)" لکھ کر کر دی ہے۔

رسائل کے حوالوں (یعنی کون سا رسالہ "فتاویٰ رضویہ" کی کس جلد میں ہے اور کس صفحے سے شروع ہو کر کس صفحے پر ختم ہوتا ہے) کے لیے ہم نے مندرجۂ ذیل صورتیں استعمال کی ہیں:

جدید جلد یا فتاویٰ رضویہ جدید:

ان دونوں سے مراد ہے: رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، کا شائع کردہ تیس (۳۰) جلدوں پر مشتمل فتاویٰ رضویہ یا اُس کی کوئی جلد نمبر ۱، ۲، ۳ وغیرہ۔

جدید ترین جلدِ اوّل:

رضا فاؤنڈیشن، لاہور، نے فتاویٰ رضویہ جلدِ اوّل (اشاعتِ اوّل: مارچ ۱۹۹۰ء؛ اشاعتِ دوم: صفر المظفر ۱۴۱۲ھ / اگست ۱۹۹۱ء) کی عربی عبارات کو، پہلے، بانی دار العلوم نعیمیہ، کراچی، سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان، سابق جسٹس وفاقی شرعی عدالت، پاکستان، حضرت علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کے اردو ترجمے کے ساتھ شائع کیا تھا (اس جلدِ اوّل میں دو رسالوں ("أَجْلَى الْإِعْلَامِ أَنَّ الْفَتْوٰى مُطْلَقًا عَلٰى قَوْلِ الْإِمَامِ" اور "اَلْجُوْدُ الْحُلْوُ فِيْ أَرْكَانِ الْوُضُوْءِ") کا ترجمہ شرفِ ملت حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی علیہ الرحمۃ نے کیا تھا)۔ چوں کہ مذکورہ جلدِ اوّل کا ترجمہ مجمل و مختصر تھا؛ اِس لیے، بعد ازاں، ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ / اپریل ۲۰۰۶ء میں، رضا فاؤنڈیشن نے جلدِ اوّل کو از سرِ نو، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد احمد مصباحی بھیروی (دامت برکاتہم العالیہ)، ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، انڈیا، کے مفصّل و مکمل اردو ترجمے کے ساتھ دو حصّوں میں (حصّۂ "الف" یا حصّۂ اوّل اور حصّۂ "ب" یا حصّۂ دوم)، شائع کیا۔ ہماری اِس فہرست میں "جدید ترین جلدِ اوّل" سے یہی مؤخر الذکر جلدِ اوّل مراد ہے۔

قدیم جلد یا فتاوٰی رضویہ قدیم:

ان دونوں سے مراد ہیں: مکتبۂ رضویہ، کراچی، اور رضا اکیڈمی، بمبئی (ممبئی)، کے شائع کردہ "فتاوٰی رضویہ" کے سیٹ یا ان کی کوئی جلد نمبر ۲، ۳، وغیرہ۔ مکتبۂ رضویہ سے شائع ہونے والا فتاوٰی رضویہ گیارہ (۱۱)، اور رضا اکیڈمی کا شائع کردہ فتاوٰی رضویہ بارہ (۱۲) جلدوں پر مشتمل ہے۔

مکتبۂ رضویہ اور رضا اکیڈمی کی جلد ۱ تا ۴ اور ۶ تا ۸ کے تمام مشترکہ حوالوں کے لیے ہم نے صرف "قدیم جلد" یا "فتاوٰی رضویہ قدیم" لکھا ہے؛ ان دونوں اداروں کی بقیہ جلدوں میں باہم فرق کی وجہ سے ہم نے حوالوں میں وضاحت کے لیے دونوں اداروں کے نام علاحدہ علاحدہ لکھ دیے ہیں۔ مثلاً:

اَلشِّرْعَةُ الْبَهِيَّةُ فِيْ تَحْدِيْدِ الْوَصِيَّةِ (۱۳۱۷ھ)

رضا اکیڈمی، جلد ۱۰، ص ۱۴۱ تا ۱۵۴؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۱، ص ۱۴۱ تا ۱۵۴۔

[نوٹ: مکتبۂ رضویہ، کراچی اور رضا اکیڈمی، بمبئی، کی شائع کردہ جلد ۱ تا ۴ اور ۶ تا ۸ باہم مشترک یعنی ایک ہی ہیں۔ اسی طرح رضا اکیڈمی کی شائع کردہ جلد نمبر ۹ اور مکتبۂ رضویہ سے شائع ہونے والی جلد نمبر ۱۰ بھی مشترک ہیں (یعنی جو تحریر، جس ترتیب سے، جس صفحے پر، رضا اکیڈمی کی جلد ۹ میں ہے؛ وہی تحریر اسی ترتیب سے، اسی صفحے پر، مکتبۂ رضویہ کی جلد ۱۰ میں بھی موجود ہے)۔ ان دونوں جلدوں (۹ اور ۱۰) کے

اندر دو حصّے ہیں: (۱) نصفِ اوّل یا حصّۂ اوّل (۲) نصفِ آخر یا نصفِ ثانی یا حصّۂ دوم۔ نصفِ اوّل صفحہ نمبر ۲۶۴ پر ختم ہوتا ہے اور اس کے بعد پھر نصفِ آخر صفحہ نمبر ۱ سے شروع ہو کر ۳۲۰ پر اختتام پزیر ہوتا ہے۔ ان دونوں اداروں کی جلد نمبر ۵ کتاب النکاح اور کتاب الطلاق پر مشتمل ہیں، لیکن ان میں صفحات کی ترتیب کا فرق ہے: مکتبۂ رضویہ کی جلد ۵ میں کتاب النکاح کے چاروں حصّوں میں سے ہر حصّے کو، نئے سرے سے، صفحہ نمبر ۱ سے شروع کیا گیا ہے اور چوتھے حصّے کے بعد پھر کتاب الطلاق کی ابتدا بھی صفحہ نمبر ۱ سے ہوئی ہے، جب کہ رضا اکیڈمی کی شائع کردہ جلد نمبر ۵ میں صفحات کے نمبرز، شروع سے آخر تک، مسلسل لگے ہوئے ہیں (ہم نے اپنی اس فہرست میں ان تمام باتوں کو ملحوظ رکھا ہے؛ مثال کے طور پر ملاحظہ فرمائیں "شِفَاءُ الْوَالِهِ فِيْ صُوَرِ الْحَبِيْبِ وَمَزَارِهٖ وَنِعَالِهٖ"، "اَكَدُ التَّحْقِيْقِ بِبَابِ التَّعْلِيْقِ" اور "تَجْوِيْزُ الرَّدِّ عَنْ تَزْوِيْجِ الْاَبْعَدِ" کے تحت دیے گئے حوالے)۔ دونوں اداروں کی بقیہ جلدیں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔]

ص: اس سے مراد "صفحہ" ہے۔

؛(وقفہ): کسی حوالے کے بعد "وقفہ" (Semicolon) کی علامت (؛) کا مطلب یہ ہے کہ ابھی مزید ایک یا ایک سے زائد حوالے موجود ہیں۔

ـ (ختمہ): حوالے کے بعد "ختمہ" کی علامت (ـ) کا مطلب یہ ہے کہ اِس کے بعد مزید کوئی حوالہ موجود نہیں ہے۔

دو اہم فہرستیں

اس فہرست کی تیاری میں ہم نے فتاویٰ رضویہ قدیم وجدید کے علاوہ، یوں تو متعدد کتب ورسائل سے مدد لی ہے، جن کے نام اس فہرست کے آخر میں "مآخذ و مراجع / کتابیات" کے تحت تفصیل سے دیے گئے ہیں؛ لیکن اُن میں سے درجِ ذیل دو کا یہاں خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے:

(۱) المجمل المعدد: اِس سے مراد ہے: "اَلْمُجْمَلُ الْمُعَدَّدُ لِتَالِیْفَاتِ الْمُجَدِّدِ (۱۳۲۷ھ)" (ترجمہ: مجدّد یعنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل ومحدثِ بریلوی علیہ الرحمۃ کی تالیفات کے لیے مجمل وناکمل شمار کنندہ)۔ یہ اعلیٰ حضرت کے جلیل القدر خلیفہ وشاگرد، ملک العلما حضرت علامہ مولانا سیّد محمد ظفر الدین بہاری قادری برکاتی رضوی کی مرتّب کردہ فہرست کا تاریخی نام ہے (حضرت ملک العلما حضور سیّدنا غوث الاعظم محبوبِ سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَنْہُمْ وَاَرْضَاھُمْ کی اولاد میں سے ہیں، جیسا کہ آپ کے فرزندِ ارجمند جناب مختار الدین احمد آرزوؔ نے آپ کے حالات میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو "حیاتِ اعلیٰ حضرت"، مرتّبہ ملک العلما مولانا محمد ظفر الدین بہاری قادری رضوی، جلدِ اوّل، مقدمہ، مکتبۂ نبویہ، لاہور)۔ حضرت ملک العلما نے ۱۲۸۵ھ سے لے کر ۱۳۲۷ھ کے اوائل تک لکھے جانے والے، رسائل اعلیٰ حضرت کی یہ مجمل وناکمل فہرست سنِ تالیف کے اعتبار سے ترتیب دی تھی، جس کے تحت سب سے پہلے ۱۲۸۵ھ، پھر

۱۲۸۸ھ، پھر ۱۲۹۰ھ، پھر ۱۲۹۴ھ، پھر ۱۲۹۵ھ، پھر ۱۲۹۶ھ (اسی طرح ہر سال کی ترتیب سے ۱۳۲۷ھ تک) کے رسائل کا ذکر ہے۔ حضرت ملک العلما کی فہرست میں رسائل کے نام کے ساتھ ساتھ رسائل کے فن (لغت، فقہ، ریاضی، جفر وغیرہ)، زبان (عربی، فارسی، ہندی / اردو)، کیفیت (غیر مطبوعہ ہے تو مسوّدہ ہے کہ مبیضہ، مطبوعہ ہے تو مطبع کا نام) اور مضمون (یعنی فلاں رسالہ "دعا مانگنے کے بیان"، فلاں رسالہ "قبر پر اذان دینے کے جواز"، اور فلاں رسالہ "روحوں کا بعدِ موت اپنے گھر آنا اور گنگوہی کے ردّ" سے متعلق ہے؛ وغیرہ وغیرہ) کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

(۲) تصانیفِ امام احمد رضا: یہ حضرت علامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری رضوی، مہتمم دار العلوم قادریہ، چریا کوٹ، مئو، بھارت، کی مرتّب کردہ، کتب ورسائل اعلیٰ حضرت کی موضوعاتی فہرست کا نام ہے؛ اس کا ایک عربی نام "اَلْمُصَنَّفَاتُ الرَّضَوِیَّۃُ" بھی ہے۔ اس فہرست میں رسائل کے نام موضوع یا فن کے اعتبار سے درج ہیں۔ اس فہرست میں بھی نام وسنِ تالیف کے ساتھ ساتھ رسائل کے مضمون، زبان، مطبع / ناشر کی نشان دہی کی گئی ہے۔

یہ دونوں فہرستیں بڑی محنت، عرق ریزی، محبت اور خلوص کے ساتھ مرتّب کی گئی ہیں اور اگرچہ ان میں کتابت وغیرہ کی بہت سی اغلاط بھی ہیں، جن میں سے بعض کی ہم نے اپنی اس فہرست میں نشان دہی بھی کی ہے؛ لیکن یہ دونوں فہرستیں رسائل اعلیٰ حضرت کے ناموں سے متعلق معلومات کا بہت بڑا اور اہم ذریعہ ہیں، جو ہماری فہرست کی تیاری میں، فتاویٰ رضویہ قدیم وجدید کے بعد، سب سے زیادہ معاون ومددگار رہیں۔

اُردو اِملا

ہم نے اپنی اس فہرست کی تیاری میں اکثر مقامات پر رشید حسن خاں صاحب کی "اردو املا" میں موجود قواعد پر عمل کیا ہے؛ لیکن کہیں کہیں خود اپنی ترجیحات پر بھی عمل کیا ہے۔ پروف ریڈنگ بھی خود ہی کی ہے، جس میں تصحیح کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ پھر بھی اگر کہیں کوئی علمی و تحقیقی یا طباعتی غلطی یا اَغلاط نظر آئیں، تو قارئین کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ مطلع فرمائیں؛ انشاء اللہ تعالیٰ حق کو قبول کرتے ہوئے آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے گی۔

نوٹ: پہلے ہم نے رسائل کے اَسما و اَلقاب پر اِعراب اصل کے اعتبار سے لگائے تھے؛ مثلاً مندرجہ ذیل نام کے اندر "البیان" اور "ھندستان" دونوں لفظوں میں "ن" کی حرکات پر غور فرمائیں:

اَفْصَحُ الْبَیَانِ فِیْ حُکْمِ مَزَارِعِ هِنْدُسْتَانَ (۱۳۱۸ھ)

عربی گرامر کے مطابق اِس طرح کے اعراب بالکل درست ہیں اور جمیلِ ملّت حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی صاحب کے مشورے سے حضرت علامہ مفتی احمد علی سعیدی صاحب (جزاھما اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ومد ظلھما العالی)، صدر مدرّس دار العلوم نعیمیہ، کراچی کو ہم نے بہ نظر اصلاح دِکھلا بھی دیے تھے اور اُنھوں نے اس طرح کے اعراب و حرکات پر کوئی اعتراض بھی نہیں کیا تھا؛ لیکن جب حضرت علامہ قاضی عبد الدائم دائمؔ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اِس فہرست کو بہ نظر غائر ملاحظہ کرنے کے بعد فہرست ہی کے آخر میں پینسل سے یہ عبارت لکھ کر ہمیں ارسال فرمائی:

"مکرمی! السلام علیکم

میں نے کتاب کو بہت غور سے پڑھا ہے، حیرت انگیز طور پر پروف کی غلطیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ بعض مقامات پر بطورِ مشورہ کچھ باتیں لکھ دی ہیں؛

البتہ ٹیلی فونک گفتگو پر مجھے ابھی بھی اصرار ہے۔ (رسائلِ اعلیٰ حضرت کے) نام کے دو حصّوں کے آخر میں بلحاظِ سجع وقف کیا جاتا ہے، آخری حرف مشدّد ہو یا غیر مشدّد، اس کو ساکن پڑھا جائے گا: اس لیے دَیَّانْ اور قَادِیَانْ، تَسْجِیْعْ اور تَارْجِیْحْ، مَذْہَبِیْ اور مَرْضِیْ میں سجع تب ہی ہو گی، جب ان کو ساکن پڑھا جائے۔ اسی طرح اِبْرِیزْ اور وَجِیزْ یا رَضِیَہْ اور مَرْضِیَہْ میں سجع اسی صورت میں ہو گی، جب آخر ساکن ہو؛ اس لیے آخری حرکات کا اِزالہ ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔"

تو پھر، ہم نے حضرت دائمؔ صاحب کی ہدایت کے مطابق تمام اسما و القاب کے اِعراب بہ لحاظِ سجع کر دیے، جس کے تحت مذکورۂ بالا نام اِس طرح پڑھا جائے گا:

اَفْصَحُ الْبَیَانْ فِیْ حُکْمِ مَزَارِعِ هِنْدُسْتَانْ (۱۳۱۸ھ)

یعنی دونوں ہم قافیہ الفاظ کے "ن" کو ساکن کر دیا۔

اللہ تعالیٰ حضرت دائمؔ صاحب کو اپنے پیارے حبیب لبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں بہترین جزا سے نوازے کہ انھوں نے اس فہرست کا، نہ صرف بہ نظر دقیق بالاستیعاب مطالعہ کیا؛ بلکہ اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازا اور ایک مختصر مگر جامع تقریظ کی صورت میں اپنے گراں قدر خیالات سے ہماری حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔ اسی طرح مفتی محمد ابراہیم قادری رضوی (سکھر) اور مولانا محمد عبد اللہ نورانی (دامت برکاتھم العالیۃ) کا بھی فقیر دل کی گہرائیوں کے ساتھ شکر گزار ہے کہ جنھوں ہماری اس فہرست کو بالاستیعاب و بہ نظر غائر ملاحظہ فرمایا اور اصلاح و مفید مشوروں سے نوازا۔

ہماری اس فہرست کی خصوصیات سے متعلق مزید تفصیلی معلومات کے لیے جمیلِ ملّت استاذ العلما حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی کی تقدیم، اور حضرت علامہ قاضی عبد الدائم دائمؔ، حضرت مفتی محمد ابراہیم قادری رضوی اور مولانا عبد اللہ نورانی

وغیرہم صاحبان (دامت برکاتہم العالیۃ) کی تقاریظ، اور رسائلِ اعلیٰ حضرت کی فہرستوں کی تاریخ سے متعلق جناب پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کی تقریب ملاحظہ فرمائیں۔

آخر میں، اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت اور ان کے صاحبزادگان اور تمام خلفا بالخصوص میرے دادا پیر مبلغِ اعظم حضور علامہ شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی مدنی قادری اور میرے پیر ومرشد قائدِ اہلِ سنّت، قائدِ ملّتِ اسلامیہ مبلغِ اسلام حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم رَحْمَةً وَّاسِعَةً کے اعلیٰ علیین وجنّت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے میری، میرے والدین، اہل و عیال، بہن بھائیوں، برادرانِ طریقت، اَعِزا واَقْرِبا اور احباب کی بخشش کا ذریعہ بنائے اور جن جن حضرات نے اس فہرست کے سلسلے میں مجھے مفید مشوروں یا اپنی گراں قدر تقاریظ سے نوازا یا جس طرح بھی تعاون کیا، اُنھیں دارین میں بہترین جزائے خیر سے نوازے! بالخصوص رفیقِ قائدِ ملّتِ اسلامیہ حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا سایہ صحت وعافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے، کہ جو اپنے مفید مشوروں کے ساتھ ساتھ، اس فہرست کو اہلِ علم حضرات میں متعارف بھی کراتے رہے اور اس کی طباعت واشاعت کے سلسلے میں فکر مند بھی رہے!

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم۔

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ
منگل، ۳۱ جولائی ۲۰۱۲ء

غلامِ حضرت امام شاہ احمد نورانی
ندیم احمد ندیم قادری نورانی
B-296، ناظم آباد نمبر 1، کراچی۔
موبائل: 0347-2096956
ای میل: nadeem.nooraani@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ رسائلِ فتاویٰ رضویہ

الف

1۔ اَلْجِدُّ السَّدِیْدُ (؟) — اَکَدُ التَّحْقِیْقِ بِبَابِ التَّعْلِیْقِ (۱۳۲۲ھ)

﴿مسئلۂ تعلیق سے متعلق سب سے زیادہ پختہ تحقیق﴾ (ندیم / دائم)

فارسی رسالہ جدید جلد میں علامہ حافظ عبدالستار سعیدی مدظلہ العالی کے اردو ترجمے کے ساتھ۔

طلاق کی تعلیق سے متعلق ایک سوال کا جواب اور دیوبندی کے فتوے کا رد۔

جدید جلد ۱۳، ص ۱۵۵ تا ۱۹۷؛ رضا اکیڈمی، جلد ۵، ص ۱۷۷ تا ۱۸۵؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۵، کتاب الطلاق، ص ۱۷۳ تا ۱۸۷۔ مسئلہ نمبر ۱۹۶۔

[نوٹ: مکتبۂ رضویہ والے نسخے میں اس رسالے کے نام کی نشان دہی نہیں کی گئی۔]

2۔ اِبَانَةُ الْمُتَوَارِیْ فِیْ مُصَالَحَةِ عَبْدِ الْبَارِیْ (۱۳۳۱ھ)

﴿عبد الباری کی مصالحت میں چھپی ہوئی (خرابی) کا اظہار﴾

مسجدِ کانپور کے متعلق مولانا عبد الباری فرنگی محلی کے ایک فیصلے کا رد۔

جدید جلد ۱۶، ص ۳۶۵ تا ۴۰۰۔

3۔ اَبْحَاثٌ اَخِیْرَةٌ (۱۳۲۸ھ) فارسی ترکیب میں "اَبْحَاثِ اَخِیْرَہ" پڑھیں گے۔

﴿آخری بحثیں﴾ (ندیم)

اشرف علی تھانوی وغیرہ علمائے دیوبند پر اتمامِ حجت۔

جدید جلد ۱۵، ص ۸۷ تا ۹۶۔

[نوٹ: اعلیٰ حضرت کے اس رسالے کے مرتب آپ کے بھتیجے مولانا حَسْنَیْن رضا خاں ابنِ اُستاذِ زمن مولانا حسن رضا خاں بریلوی علیہم الرحمۃ ہیں، جیسا کہ تصانیفِ امام احمد رضا میں علامہ عبد المبین نعمانی قادری رضوی صاحب نے ذکر کیا ہے۔]

4۔ اَبَرُّ الْمَقَالِ فِی اسْتِحْسَانِ قُبْلَةِ الْاِجْلَالِ (۱۳۰۸ھ)

﴿بوسۂ تعظیمی کے مستحسن ہونے میں درست کلام﴾

بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت۔

جدید جلد ۲۲، ص ۳۳۱ تا ۳۵۲۔

[نوٹ: المجمل المعدد اور فتاوٰی رضویہ میں اس نام کی سرخی میں "فی" کے بعد لفظ "استحسان" بھی مرقوم ہے اور تاریخی نام ہونے کے اعتبار سے یہ لفظ ہونا بھی چاہیے؛ جب کہ فتاوٰی رضویہ جلد ۲۲ کے پیش لفظ میں اور فہارسِ فتاوٰی رضویہ کے صفحہ نمبر ۴۴ پر یہ لفظ موجود نہیں ہے۔]

5۔ اِتْیَانُ الْاَرْوَاحِ لِدِیَارِهِمْ بَعْدَ الرَّوَاحِ (۱۳۲۱ھ)

﴿موت کے بعد روحوں کا اپنے گھروں پر آنا﴾ (قدیم)

جدید جلد ۹، ص ۶۴۹ تا ۶۵۶؛ قدیم جلد ۴، ص ۲۳۱ تا ۲۳۵۔

6۔ اِجْتِنَابُ الْعُمَّالِ عَنْ فَتَاوَی الْجُهَّالِ (۱۳۱۶ھ)

﴿باعمل حضرات کا جاہلوں کے فتووں سے بچنا﴾ (قدیم)

قنوتِ نازلہ پڑھنے کے بارے میں ایک وہابی کی تحریر بنام "ضروری سوال" کا رد۔

جدید جلد ۷، ص ۴۸۷ تا ۵۲۵؛ قدیم جلد ۳، ص ۴۸۹ تا ۵۰۶۔

"اِجْتِنَابُ الْعُمَّالِ عَنْ فَتَاوَی الْجُهَّالِ" کس کی تصنیف ہے؟

نام مصنفِ رسالۂ ہٰذا سے متعلق اگرچہ، بہ ظاہر، کسی قسم کا کوئی اختلاف

نہیں ہے؛ لیکن فتاوٰی رضویہ قدیم و جدید میں موجود اِس رسالے کی ایک عبارت اور بعض فہرستوں کے مندرجات سے یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت الشاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے؛ لہٰذا، اِس غلط فہمی کے اِزالے کے لیے حسبِ ذیل چند سطور ہدیۂ قارئین ہیں:

یہ رسالہ فتاوٰی رضویہ قدیم و جدید میں موجود ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اعلیٰ حضرت کی تصنیف ہے؛ نیز، شاگرد و خلیفۂ اعلیٰ حضرت ملک العلما حضرت مولانا محمد ظفر الدین بہاری رحمہما اللہ نے "حیاتِ اعلیٰ حضرت"، جلد دوم، صفحہ ۷۰، اور علامہ عبد المبین نعمانی صاحب نے "تصانیفِ امام احمد رضا" کے صفحہ ۲۵ پر یہ رسالہ اعلیٰ حضرت کی تصانیف میں شمار کیا ہے؛ جب کہ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت کی نہیں، بل کہ آپ کے خلفِ اکبر (بڑے صاحبزادے) حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حامد رضا خاں قادری بریلوی علیہما الرحمۃ کی تصنیف ہے اور فتاوٰی حامدیہ مطبوعۂ ادارۂ اِشاعتِ تصنیفاتِ رضا، ۴۴۔ سوداگران، رضا نگر، بریلی، انڈیا (سنِ اشاعت اپریل ۲۰۰۳ء، صفحات: ۲۸۸ تا ۳۱۹) میں متعدد جلیل القدر علمائے کرام کی تصدیقات کے ساتھ شامل ہے اور سب سے پہلی تصدیق اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہم الرحمۃ کی ہے۔ فتاوٰی رضویہ قدیم و جدید میں صرف اعلیٰ حضرت ہی کی تصدیق پر اکتفا کیا گیا ہے، دیگر علمائے کرام کی تصدیقات شامل نہیں کی گئیں۔ فتاوٰی حامدیہ کے مرتّب حضرت علامہ مولانا محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی (مرکزی دار الافتاء، بریلی) صاحب مدظلہ العالی ہیں۔ فتاوٰی رضویہ قدیم جلد ۳، صفحہ ۵۰۶ پر رسالے کے آخر میں

اعلیٰ حضرت کی چار سطور پر مشتمل تصدیق سے پہلے یہ عبارت مرقوم ہے:

"كَتَبَهُ مُحَمَّدٌ الْمَعْرُوْفُ بِحَامِدِ رِضَا الْبَرَيْلَوِيُّ عُفِيَ عَنْهُ"

یعنی اسے محمد عرف حامد رضا بریلوی، اس کے گناہ معاف ہوں، نے لکھا۔ یعنی خود فتاوی رضویہ میں شامل اعلیٰ حضرت کی تصدیق اور اس عبارت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ رسالہ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ فتاوی رضویہ کی مذکورہ قدیم جلد ۳ کے صفحہ نمبر ۴۹۳ پر اسی رسالے میں یہ عبارت موجود ہے:

كَمَا بَيَّنَهُ خَاتَمُ الْمُحَقِّقِيْنَ سَيِّدُنَا الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهُ الْأَمْجَدُ فِيْ كِتَابِهِ الْمُسْتَطَابِ "أُصُوْلُ الرَّشَادِ لِقَمْعِ مَبَانِي الْفَسَادِ"۔

جس کا ترجمہ فتاوی رضویہ جدید جلد ۷ کے صفحہ نمبر ۴۹۶ پر حضرت مفتی محمد خان قادری (لاہور) صاحب نے یہ کیا ہے: "جیسا کہ ہمارے والد گرامی خاتم المحققین قدس سرہ نے اپنی مبارک کتاب "اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد" میں بیان کیا ہے۔" اس عبارت اور اس کے ترجمے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عبارت اعلیٰ حضرت کی ہے اور نتیجتاً یہ رسالہ بھی اعلیٰ حضرت ہی کا ہوگا؛ کیوں کہ "اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد" اعلیٰ حضرت کے والد ماجد حضرت علامہ نقی علی خاں علیہما الرحمۃ کی تصنیف ہے۔ مذکورہ عبارت میں لفظ "والد" سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ "اجتناب العمال" اعلیٰ حضرت ہی کی تصنیف ہے۔ اگر حضرت علامہ حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہوتی تو لفظ "الوالد" کی جگہ "الجد" (دادا) ہوتا۔ جواباً عرض ہے کہ مذکورہ عبارت اعلیٰ

حضرت کی نہیں، بلکہ حضرت علامہ حامد رضا خاں کی ہے اور اس عبارت میں لفظ "الوالد" شاید اسی غلط فہمی کی بنا پر لکھ دیا گیا کہ رسالہ "اجتناب العمال" اعلیٰ حضرت کی تصنیف ہے؛ جب کہ فتاوی رضویہ قدیم کی مذکورہ عبارت میں لفظ "الوالد" غلط ہے اور "الجد" ہی صحیح ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں: اولاً، اعلیٰ حضرت کی کتب کا مطالعہ کرنے والے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت اپنی تحریر میں قافیوں کا استعمال کثرت سے فرماتے ہیں؛ لہٰذا اگر یہ عربی عبارت اعلیٰ حضرت کی ہوتی اور اس میں لفظ "الوالد" ہی ہوتا تو اسی عبارت میں "قدس سرہ الامجد" کی جگہ "قدس سرہ الماجد" ہوتا۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت نے جہاں بھی اپنے والدِ ماجد کے لیے لفظ "الوالد" لکھا ہے اس کے ساتھ اس کا قافیہ "الماجد" ہی باندھا ہے اسی طرح آپ کی اتباع میں آپ کے صاحب زادے حضرت علامہ حامد رضا خاں علیہما الرحمۃ نے بھی اپنی اس عبارت کو مقفّٰی کرتے ہوئے "الجد" کا قافیہ "الامجد" باندھا ہے۔ ثانیاً، فتاوی حامدیہ کے صفحہ نمبر ۳۰۷ پر (نیز خود رضا اکیڈمی، بمبئی، نے بھی علاحدہ سے اس رسالے کا فتاوی حامدیہ والا نسخہ حضرت علامہ حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ ہی کے نام سے شائع کیا ہے، اس کے صفحہ ۳۷ پر) اسی رسالے میں مذکورہ عبارت موجود ہے اور لفظ "الوالد" کی جگہ "الجد" ہی ہے اور اس عبارت کا ترجمہ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی صاحب نے یہ کیا ہے: "جیسا کہ ہمارے جد امجد خاتم المحققین قدس سرہ نے اپنی کتاب مبارک "اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد" میں بیان فرمایا۔" ثالثاً، فتاوی رضویہ جدید جلد ۷ صفحہ نمبر ۴۹۶ پر بھی اصل عربی عبارت میں لفظ "الجد" ہی ہے نہ

کہ "الوالد"۔ اس حوالے سے ہم نے حضرت مفتی محمد خان قادری صاحب مدظلہ العالی سے فون پر عرض کیا کہ حضرت! "اجتناب العمال" کی مذکورہ عربی عبارت میں لفظ "الجد" ہے اور آپ نے اس کا ترجمہ "والد" کیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے انتہائی وسعتِ قلبی اور بلندیِ فکر کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواباً ارشاد فرمایا: "الجد کے معنٰی دادا اور نانا کے ہوتے ہیں۔ اگر اس کا ترجمہ والد کیا جائے، تو قطعاً غلط ہے، اگرچہ میں نے ہی کیا ہو۔" رابعاً، اگرچہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت ملک العلماء حضرت علامہ سیّد محمد ظفر الدین بہاری علیہ رحمۃ الباری نے "حیاتِ اعلیٰ حضرت" میں اس رسالے کو اعلیٰ حضرت کی تصانیف میں شمار کیا ہے، لیکن اپنی دوسری تصنیف "اَلْمُجْمَلُ الْمُعَدِّدُ لِتَالِیْفَاتِ الْمُجَدِّدْ (۱۳۲۷ھ)" میں "اجتناب العمال" کا ذکر اعلیٰ حضرت کی تصانیف میں نہیں، بل کہ اعلیٰ حضرت کے اصحاب و قدسی احباب کی تصنیفات کے تحت کیا ہے۔ بہرحال ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ "اجتناب العمال عن فتاوی الجہال" اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے، شاگرد اور خلیفہ حضرت علامہ حامد رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ کی تصنیف ہے، اعلیٰ حضرت کی نہیں۔ یہ اور بات ہے کہ:

؂ یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

(حدائقِ بخشش)

ہم نے حضرت علامہ عبدالستار سعیدی صاحب، شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، اور رہ نمائے رضا فاؤنڈیشن، لاہور، جن کا فتاویٰ رضویہ جدید کی ترتیب اور عربی و فارسی عبارات کے ترجمے کا کام سب سے زیادہ ہے، سے فون

پر عرض کیا کہ حضرت! "اجتناب العمال" تو حضرت علامہ حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ کا رسالہ ہے، جو فتاویٰ رضویہ قدیم میں تو غلطی سے شائع ہو ہی چکا تھا، اب فتاویٰ رضویہ جدید میں بھی شامل کر لیا گیا ہے؛ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: "اصل میں ہم نے یہ اہتمام کیا ہے کہ فتاویٰ رضویہ قدیم میں جو کچھ ہے وہ فتاویٰ رضویہ جدید میں ضرور شامل ہو؛ کیوں کہ اسے فتاویٰ سے نکالنے کا اختیار ہم نہیں رکھتے۔ ہم نے اس میں رسائل کا اضافہ تو کیا ہے لیکن نکالا کچھ بھی نہیں۔ چونکہ فتاویٰ رضویہ قدیم میں یہ رسالہ موجود تھا، لہٰذا ہمیں فتاویٰ رضویہ جدید میں بھی اسے شامل کرنا پڑا۔"

7۔ اَجْلَی الْاِعْلَامِ اَنَّ الْفَتْوٰی مُطْلَقًا عَلٰی قَوْلِ الْاِمَامِ (۱۳۳۴ھ)

﴿روشن ترین آگاہی کہ فتویٰ ہمیشہ امام (امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ) کے قول پر ہے﴾

عربی رسالہ جدید جلد میں شرفِ ملت حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ اور جدید ترین جلدِ اوّل، حصۂ الف، میں حضرت علامہ مولانا مفتی محمد احمد مصباحی بھیروی، ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، انڈیا، کے اُردو ترجمے کے ساتھ۔ اس امر کی تحقیقِ عظیم کہ فتویٰ ہمیشہ قولِ امام پر ہے، اگرچہ صاحبین خلاف پر ہوں، اگرچہ خلاف پر فتویٰ دیا گیا ہو؛ اختلافِ زمانہ و ضرورت و تعامل وغیرہ جن وجوہ سے قولِ دیگر پر فتویٰ مانا جاتا ہے وہ در حقیقت قولِ امام ہی ہوتا ہے۔

جدید جلد ۱، ص ۹۵ تا ۱۷۸؛ قدیم جلد ۱، ص ۳۸۱ تا ۴۰۷؛

جدید ترین جلدِ اوّل، حصۂ الف، ص ۱۰۳ تا ۲۳۸۔

8۔ اَجْوَدُ الْقِرٰی لِمَنْ یَّطْلُبُ الصِّحَّۃَ فِیْ اِجَارَۃِ الْقُرٰی (۱۳۰۲ھ)

﴿دیہات کے ٹھیکے سے متعلق صحت کے طالب کے لیے بہترین مہمانی﴾ (ندیم)

جدید جلد:۱۹، ص۵۳۱ تا ۵۵۰؛ قدیم جلد۸، ص۱۸۶ تا ۱۹۰۔

[نوٹ: المجمل المعدد، تصانیفِ امام احمد رضا اور تذکرہ علمائے ہند میں یہ نام اسی طرح لکھا ہوا ہے؛ جب کہ فتاوٰی رضویہ قدیم و جدید دونوں ہی میں اس نام کی سرخی میں "لمن یطلب" کی جگہ "لطالب" مرقوم ہے۔ اگر "لطالب" کو درست مانیے تو اس نام کے اعداد "۱۲۰۲" بنتے ہیں؛ جب کہ اعلیٰ حضرت کی ولادت ۱۲۷۲ھ میں ہوئی۔ اور اگر "لمن یطلب" کو صحیح مانا جائے تو اس نام کے اعداد "۱۳۰۱" حاصل ہوتے ہیں؛ جب کہ مذکورہ تمام کتب میں اس رسالے کا سالِ تصنیف "۱۳۰۲" مذکور ہے۔ فقیر کے خیال میں "لمن یطالب" ("یطالب" اور "لطالب" کے اندازِ تحریر میں مشابہت پائی جاتی ہے) ہونا چاہیے۔ اس سے اعداد "۱۳۰۲" بھی حاصل ہوں گے اور معنیٰ بھی درست رہیں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ "لمن یطلب" ہی درست ہو اور اس کا درست سنِ تصنیف "۱۳۰۱ھ" ہو یا "لمن یطلب" بھی درست ہو اور سنِ تصنیف "۱۳۰۲ھ" بھی صحیح ہو اور اعلیٰ حضرت نے پہلے یا دوسرے "القریٰ" کے "فتحۂ اشباعی" (کھڑے زبر) کو الف کے قائم مقام رکھتے ہوئے اس کا ایک عدد شمار کیا ہو (جیسا کہ ماہرِ علمِ اعداد جناب عبد القیوم طارق سلطان پوری صاحب نے ہم سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے ضمناً یہ ارشاد فرمایا: "بعض ماہرینِ فنِ ابجد 'کھڑے زبر' کو الف شمار کرتے ہوئے اس کا ایک عدد لے لیتے ہیں"۔)؛ لیکن، اگر اعلیٰ حضرت نے واقعی یہاں فتحۂ اشباعی کو الف شمار کیا ہے، تو ضرور نادر ہی ایسا کیا ہوگا؛ کیوں کہ عموماً آپ فتحۂ اشباعی کو شمار نہیں فرماتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (اور درست بات اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا ہے)۔]

۞ اَدِلَّۃُ الطَّاعِنَۃِ فِیْ اَذَانِ الْمَلَاعِنَۃِ (۱۳۰۶ھ)

[دیکھیے "اَلْاَدِلَّۃُ الطَّاعِنَۃُ فِیْ اَذَانِ الْمَلَاعِنَۃِ"، جو اس رسالے کا درست نام ہے۔]

9۔ اِرْاٰءَۃُ الْاَدَبْ لِفَاضِلِ النَّسَبْ (۱۳۲۹ھ)

﴿نسبی فضیلت والے کو ادب کی راہ دکھانا﴾

فضیلتِ نسب کے شرعاً معتبر ہونے یا نہ ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۲۳، ص۲۰۱ تا ۲۵۶۔

10۔ اِرْتِفَاعُ الْحُجُبْ عَنْ وُّجُوْہِ قِرَاءَۃِ الْجُنُبْ (۱۳۲۸ھ)

﴿جنب کے قرآن پڑھنے کی مختلف صورتوں سے پردے اٹھانا﴾ (ندیم)

جُنُب (جس پر جماع یا احتلام کی وجہ سے غسل فرض ہو)، حائض (حیض والی عورت) اور نُفَسا (نفاس والی عورت / زچہ) کے قرآنِ مجید پڑھنے سے متعلق تحقیق۔

جدید جلد ۱، ص۷۹۵ تا ۸۲۳؛ قدیم جلد ۱، ص۲۲۲ تا ۲۳۳؛

جدید ترین جلدِ اوّل، حصہ ب، ص ۱۰۷۷ تا ۱۱۲۰۔

11۔ اِزَاحَۃُ الْعَیْبْ بِسَیْفِ الْغَیْبْ (۱۳۳۰ھ)

﴿غیب کی تلوار سے عیب کو دور کرنا﴾ (مفتی ابراہیم)

علم غیب کے بارے میں دلائل۔

جدید جلد ۲۹، ص۵۱۱ تا ۵۳۰۔

12- إِزَالَةُ الْعَارِ بِحَجْرِ الْكَرَائِمِ عَنْ كِلَابِ النَّارِ (۱۳۱۶ھ)

﴿معزز خواتین کو، جہنمی کتوں کے نکاح میں نہ دے کر، رسوائی سے بچانا﴾ (ندیم)

غیر مقلد وہابی کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا ناجائز اس مسئلے کا مفصل بیان۔

جدید جلد ۱۱، ص ۳۷۳ تا ۴۰۵؛ رضا اکیڈمی، جلد ۵، ص ۲۵۵ تا ۲۷۳؛
مکتبۂ رضویہ، جلد ۵، کتاب النکاح، حصہ دوم، ص ۴۱ تا ۵۹۔

13- أَزْكَى الْإِهْلَالِ بِإِبْطَالِ مَا أَحْدَثَ النَّاسُ فِي أَمْرِ الْهِلَالِ (۱۳۰۵ھ)

﴿رویت ہلال کے بارے میں لوگوں کی ایجاد کردہ خبر (تار اور خط) کو باطل کرنے میں نہایت پاکیزہ بلند آواز﴾ (دائم)

رویت ہلال میں تار یا خط کی خبر معتبر نہ ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۱۰، ص ۳۵۹ تا ۳۶۷؛ قدیم جلد ۴، ص ۵۲۳ تا ۵۲۷۔

14- أَزْهَارُ الْأَنْوَارِ مِنْ صَبَا صَلَاةِ الْأَسْرَارِ (۱۳۰۵ھ)

﴿صلوٰۃ الاسرار (نمازِ غوثیہ) کی بادِ صبا سے غنچوں کے پھول﴾

عربی رسالہ جدید جلد میں حضرت مفتی محمد خان قادری کے اُردو ترجمے کے ساتھ۔

نمازِ غوثیہ سے متعلق اہم نکات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ۔

جدید جلد ۷، ص ۶۳۳ تا ۶۵۸؛ قدیم جلد ۳، ص ۵۴۸ تا ۵۵۵۔

[نوٹ: "حیاتِ اعلیٰ حضرت"، جلدِ دوم، صفحہ ۱۴، "ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنِ الْوِعَاءِ" شرح "أَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ" مطبوعہ مطبع اہلِ سنت و جماعت، بریلی (یہ نسخہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی علیہا الرحمۃ کے زیرِ اہتمام

شائع ہوا تھا)، صفحہ ۱۰۲ اور فتاویٰ رضویہ قدیم میں یہ نام اِسی طرح لکھا ہوا ہے اور تاریخی نام کے اعتبار سے یہی صورت درست ہے؛ جب کہ "ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنِ الْوِعَاءِ" مطبوعہ سنّی باب الاشاعت، کاغذی بازار، کراچی (بارِ اوّل: اگست ۱۹۷۳ء)، صفحہ ۱۸۱، "فضائلِ دعا" (ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنِ الْوِعَاءِ)، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی (سنِ اشاعت: ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء)، صفحہ ۱۷۵ اور فتاویٰ رضویہ جدید میں لفظ "صلاۃ" الف کی جگہ "واو" سے (صلوٰۃ) مرقوم ہے، جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔]

15- إِسْمَاعُ الْأَرْبَعِينَ فِي شَفَاعَةِ سَيِّدِ الْمَحْبُوبِينَ (۱۳۰۵ھ)

﴿محبوبوں کے سردار کی شفاعت کے بارے میں چالیس حدیثیں سنانا﴾

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے ثبوت میں چالیس احادیثِ مبارکہ۔

جدید جلد ۲۹، ص ۵۷۱ تا ۵۸۵؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۱، ص ۱۲۳ تا ۱۴۰۔

16- أَطَائِبُ التَّهَانِي فِي النِّكَاحِ الثَّانِي (۱۳۱۲ھ)

﴿دوسرے نکاح سے متعلق ایک دوسرے کو بہت پاکیزہ مبارک باد دینا﴾ (ندیم)

نکاحِ ثانی کے احکام اور بیوہ کے نکاح کو فرض اور نہ کرنے والوں کو کافر کہنے والے کی خبر گیری۔

جدید جلد ۱۲، ص ۲۸۷ تا ۳۱۹؛ رضا اکیڈمی، جلد ۵، ص ۵۷۸ تا ۵۹۷؛
مکتبۂ رضویہ، جلد ۵، کتاب النکاح، حصہ چہارم، ص ۱۱۲ تا ۱۳۱۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ جدید، جلد ۲۱، صفحہ ۱۵۶ پر اس رسالے کا نام یوں درج ہے: "عقائد التھانی فی حکم النکاح الثانی"، جو کہ تاریخی اور موضوعی دونوں اعتبار سے غلط ہے۔]

17۔ اَطَائِبُ الصَّیِّبْ عَلٰی اَرْضِ الطَّیِّبْ (۱۳۱۹ھ)

﴿طیّب (طیب عرب صاحب) کی زمین پر بہت پاکیزہ بارش﴾

عربی رسالہ مع اردو ترجمہ۔

تقلید کے ضروری ہونے کا ثبوت اور غیر مقلدین کا رد۔

جدید جلد ۲۷، ص ۶۴۳ تا ۶۸۲؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۱، ص ۳۱۱ تا ۳۴۳۔

[نوٹ: یہ رسالہ دراصل اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور مولانا طیب عرب صاحب کے مابین عربی زبان میں مراسلات (خط و کتابت) پر مشتمل ہے اور اس رسالے کے ایک نسخۂ قدیمہ کے (اس نسخے کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی علیہما الرحمۃ نے مطبع اہل سنّت و جماعت، بریلی، سے شائع کیا تھا) سرورق کے مطابق (اس سرورق کا عکس "کلیاتِ مکاتیبِ رضا"، جلدِ دوم، مرتبۂ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی، مطبوعہ بحر العلوم مکتبۂ نبویہ، لاہور، کے صفحہ ۳۵۵ پر شائع کیا گیا ہے۔) اس رسالے کے مؤلف و مترجم "حضرت علامہ مولانا حافظ قاری سیّد محمد عبدالکریم قادری مجیدی (علیہ الرحمۃ)" ہیں۔]

18۔ اَعَالِی الْاِفَادَۃْ فِیْ تَعْزِیَۃِ الْھِنْدِ وَبَیَانِ الشَّھَادَۃْ (۱۳۲۱ھ)

﴿ہندوستان میں تعزیہ داری اور بیانِ شہادت سے متعلق بلند پایہ احکام﴾

تعزیے کی حرمت، سرِبازار لنگر لٹانے کی ممانعت اور اہل تشیع کی مجالسِ مرثیہ کے متعلق حکم شرعی کا بیان۔

جدید جلد ۲۴، ص ۵۱۱ تا ۵۲۷۔

19۔ اِعْتِقَادُ الْاَحْبَابْ فِی الْجَمِیْلِ وَالْمُصْطَفٰی وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابْ (۱۲۹۸ھ)

﴿احباب کا اعتقاد، جمیل (اللہ تعالیٰ)، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کی آل اور اصحاب کے بارے میں﴾

اہل سنّت و جماعت کے دس عقائدِ حقہ کا بیان۔

جدید جلد ۲۹، ص ۳۳۹ تا ۳۹۰۔

[نوٹ: یہ رسالہ "دس عقیدے" کے نام سے معروف ہے۔]

20۔ اَعْجَبُ الْاِمْدَادْ فِیْ مُکَفِّرَاتِ حُقُوْقِ الْعِبَادْ (۱۳۱۰ھ)

﴿بندوں کے حقوق کا کفارہ ادا کرنے والے امور کے بارے میں انتہائی حیران کن امداد﴾

حقوق العباد کی تعریف اور اُن کی اہمیت کا بیان اور اُن سے چھٹکارا پانے کے طریقے۔

جدید جلد ۲۴، ص ۳۵۹ تا ۳۷۶؛ رضا اکیڈمی، جلد ۹، نصفِ اوّل، ص ۳۸ تا ۵۳؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۰، نصفِ اوّل، ص ۳۸ تا ۵۳۔

21۔ اَعَزُّ الْاِکْتِنَاہْ فِیْ رَدِّ صَدَقَۃِ مَانِعِ الزَّکٰوۃْ (۱۳۰۹ھ)

﴿زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے صدقۂ نفلی کے رد کے متعلق حقیقت تک رسائی کے لیے نادر تحقیق﴾ (راقم)

زکوٰۃ و فرائض کی ادائیگی کے بغیر نفلی صدقات و عبادات قبول نہ ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۱۰، ص ۱۷۱ تا ۱۸۳؛ قدیم جلد ۴، ص ۴۳۳ تا ۴۳۹۔

[نوٹ: فتاوی رضویہ قدیم و جدید دونوں میں اس رسالے کی نام کی سرخی میں لفظ "الزکوٰۃ" اسی طرح لکھا ہے اور تاریخی نام کے اعتبار سے یہی درست بھی ہے؛ جب

کہ المجمل المعدد میں مذکورہ لفظ "و" کی بجائے "الف" سے یعنی اس طرح "الزکاۃ" مرقوم ہے اور اس طرح لکھنے سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔]

❁ أَعَزُّ النِّكَاتِ بِجَوَابِ سُؤَالِ أَرْكَاتْ (۱۳۱۳ھ)

﴿مضبوط ترین نکات، علاقہ ارکاٹ سے بھیجے ہوئے سوالات کے جواب میں﴾

[دیکھیے "اَلْفَضْلُ الْمَوْهِبِيُّ فِي مَعْنَى إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ"، جس کا یہ تاریخی لقب ہے۔]

22۔ إِعْلَامُ الْأَعْلَامِ بِأَنَّ هِنْدُسْتَانَ دَارُ الْإِسْلَامِ (۱۳۰۶ھ)

﴿سردارانِ (علم) کو آگاہ کرنا کہ بے شک ہندوستان دارالاسلام ہے﴾ (دائم)

اس بات کا ثبوت کہ ہندوستان دارالاسلام ہے۔

جدید جلد ۱۴، ص ۱۰۵ تا ۱۳۰۔

[نوٹ: فتاوی رضویہ اور اسی طرح دیگر نسخوں (مثلاً علامہ حسنین رضا خاں ابنِ استاذِ زمن مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہما الرحمۃ کے زیرِ اہتمام حسنی پریس، واقع آستانہ عالیہ رضویہ، بریلی (تاریخ اشاعت: ۲۴ر مارچ ۱۹۲۷ء)، اور نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ محمد ابراہیم رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ کے زیرِ اہتمام مطبع اہلِ سنت وجماعت، واقع آستانہ عالیہ رضویہ، بریلی (تاریخ اشاعت: ۲۵ر رجب المرجب ۱۳۴۵ھ) سے شائع شدہ قدیم ترین واوّلین نسخے، نیز رضا اکیڈمی، بمبئی کا نسخہ) میں اس نام کی سرخی میں لفظ "ہندوستان" ("و" کے ساتھ) لکھا ہے؛ "تصانیفِ امام احمد رضا" کے صفحہ ۲۳ پر بھی لفظِ "ہندوستان" ("و" کے ساتھ) لکھا ہے، جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔ تاریخی نام کے اعتبار سے اس نام کے اندر لفظِ "ہندستان" بغیر "و" ہی کے لکھنا

درست ہے۔ چنانچہ فتاوی رضویہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۹۱ پر اعلیٰ حضرت نے اِسی رسالے کا ذکر فرمایا ہے اور عربی عبارت اور اُس کے اردو ترجمے میں لفظ "ہندستان" (بغیر "و" کے) لکھا ہے۔ اسی طرح "المجمل المعدد لتالیفات المجدد (۱۳۲۷)" میں بھی "ہندستان" ("و" کے بغیر ہی) لکھا ہے اور اسی طرح لکھنے سے اس تاریخی نام کے اعداد "۱۳۰۶" حاصل ہوتے ہیں۔ عام تحاریر میں بھی "ہندوستان" کو بغیر واو کے "ہندستان" لکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

چنانچہ ماہرِ اردو املا جناب رشید حسن خاں رقم طراز ہیں:

"ہندوستان میں اصلاً واو ہے۔ نظم میں بہ اظہارِ واو بہ کثرت استعمال کیا گیا ہے۔ یہ مصرع تو شاید سبھی نے سنا ہو گا:

اے ہمالہ! اے فصیلِ کشورِ ہندوستاں

بول چال میں عموماً واو کے بغیر آتا ہے۔ اِس لفظ میں واو کو لکھنے نہ لکھنے کی بحث پہلے بھی ہو چکی ہے۔ الٰہ آباد کی "ہندستانی اکیڈمی" اور اُس کا تماہی رسالہ "ہندستانی" واو کے بغیر ہی لکھے جاتے تھے۔ اِس کو واو کے بغیر "ہندستان" لکھنا چاہیے۔ یہی صورت "ہندستانی" کی ہو گی۔ نظم کی ضرورت سے جب یہ بہ اشباع آئے گا، تو اِس کا املا خود بہ خود "ہندوستان" ہو جائے گا۔" ("اردو املا"، ص ۲۶۴)]

23۔ أَفْصَحُ الْبَيَانِ فِي حُكْمِ مَزَارِعِ هِنْدُسْتَانْ (۱۳۱۸ھ)

﴿ہندستان کی کھیتی کے حکم سے متعلق فصیح ترین بیان﴾ (قدیم)

ہندوستان کی زمینوں کے تفصیلی احکام۔

جدید جلد ۱۰، ص ۲۱۳ تا ۲۳۱؛ قدیم جلد ۴، ص ۳۵۳ تا ۳۶۲۔

[نوٹ: فتاوی رضویہ قدیم میں اِس رسالے کے نام کی سُرخی میں "مزارعِ ہندوستان"

("مزارع" الف کے بغیر اور "ہندوستان" واو کے ساتھ) اور فتاوی رضویہ جدید اور "تصانیفِ امام احمد رضا" میں "مزارع ہندوستان" ("مزارع" الف، اور "ہندوستان" واو کے ساتھ) لکھا ہے؛ جب کہ "مزارع" کو الف، اور "ہندوستان" کو واو کے ساتھ لکھنے سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا؛ "المجمل المعدد" میں "مزرع ہندستان" مرقوم ہے اور اسی طرح لکھنے سے اس تاریخی نام کے اعداد "۱۳۱۸" حاصل ہوتے ہیں، لہٰذا یہی درست ہے۔ مزید وضاحت کے لیے "إِعْلَامُ الْأَعْلَامِ بِأَنَّ هِنْدُسْتَانَ دَارُ الْإِسْلَامِ" کے تحت ہمارا تفصیلی نوٹ ملاحظہ فرمائیں۔]

24۔ إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ عَلَى طَاعِنِ الْقِيَامِ لِنَبِيِّ تِهَامَةَ (۱۲۹۹ھ)

﴿نبی تہامہ ﷺ کے لیے قیام تعظیمی پر طعن کرنے والے پر قیامت ڈھانا﴾ (قدیم)
میلاد شریف کی محفل میں قیام تعظیمی کا ثبوت اور اس کے منکرین کا رد بلیغ۔

جدید جلد ۲۶، ص ۴۹۵ تا ۵۵۲؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۲، ص ۵۳ تا ۹۲۔

✿ إِكْمَالُ الطَّامَّةِ عَلَى شِرْكٍ سُوِّيَ بِالْأُمُورِ الْعَامَّةِ (۱۳۱۱ھ)

﴿پوری قیامت ڈھانا (وہابیوں کے) اس شرک پر جو امورِ عامّہ کی طرح (موجود کی ہر قسم پر صادق) ہے﴾

[دیکھیے "اَلْأَمْنُ وَالْعُلٰى لِنَاعِتِي الْمُصْطَفٰى بِدَافِعِ الْبَلَاءِ" جو اس کا مشہور تاریخی نام ہے۔]

25۔ اَلْأَحْكَامُ وَالْعِلَلُ فِي أَشْكَالِ الْاِحْتِلَامِ وَالْبَلَلِ (۱۳۲۰ھ)

﴿احتلام اور تری کی صورتوں سے متعلق احکام و اسباب﴾

احتلام سے متعلق مسائل کی منفرد تحقیق۔

جدید جلد ۱، ص ۳۶۵ تا ۵۷۸؛ قدیم جلد ۱، ص ۱۰۴ تا ۱۳۸؛

جدید ترین جلدِ اوّل، حصہ ب، ص ۶۲۳ تا ۷۷۳۔

26۔ اَلْأَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ لِطَلَبَةِ سُكَّرِ رُوْسَرْ (۱۳۰۳ھ)

﴿شکرِ روسر (سے متعلق حکم شرعی) کے طالبوں کے لیے شکر سے زیادہ میٹھا بیان﴾ (قدیم)
جانوروں کی ہڈیوں سے صاف کردہ چینی نیز انگریزی دواؤں اور شربتوں وغیرہ کا بیان۔

جدید جلد ۴، ص ۴۷۳ تا ۵۵۳؛ قدیم جلد ۲، ص ۸۷ تا ۱۲۶۔

[نوٹ: المجمل المعدد میں "الاحلی" کی جگہ "الاقلی" درج ہے، جو یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔

"رُوْسَرْ" (Russer) انگریزوں کی ایک تجارتی جماعت (Company) کا نام تھا۔

چنانچہ مولانا محمد عبد الشکور عرف مولوی رحمان علی صاحب (متوفّٰی: ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء) لفظِ "رُوْسَرْ" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الاحلی من السکر لطلبة سکر روسر بفتح رائے مہملہ و سکونِ واو و سین مفتوحہ در آخر رائے مہملہ (۱۳۰۳ھ ۱۸۸۵ء) "روسر" انگریزی تاجروں کی ایک جماعت کا نام ہے، جس نے شاہ جہاں پور میں شکر و قند کا ایک کارخانہ قائم کیا ہے اور وہ حیوانوں کی ہڈیاں جلا کر اس کے کوئلوں سے شکر وغیرہ صاف کرتی ہے۔" ("تذکرہ علمائے ہند"، اردو ترجمہ، ص ۱۱۳، ۱۱۴)]

27۔ اَلْأَدِلَّةُ الطَّاعِنَةُ فِي أَذَانِ الْمَلَاعِنَةِ (۱۳۰۶ھ)

﴿ملعونوں کی اذان کے بارے میں نیزے چبھونے والے دلائل﴾ (قدیم)
روافض (شیعوں) کی اذان سننے کا حکم۔

جدید جلد ۲۳، ص ۴۷۱ تا ۴۷۹۔

[نوٹ: الجمل المعدد اور فتاوی رضویہ میں اس نام کی سرخی میں "الادلۃ" ہی لکھا ہے اور تاریخی نام کے اعتبار سے یہی درست ہے؛ جب کہ فتاوی رضویہ جلد ۲۳ کی فہرست اور فہارسِ فتاوی رضویہ کے صفحہ ۴۶ پر "الادلۃ" کی جگہ "ادلۃ" مرقوم ہے جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔]

28۔ اَلْاِعْلَامُ بِحَالِ الْبَخُوْرِ فِی الصِّیَامِ (۱۳۱۵ھ)

﴿حالتِ روزہ میں دھونی لینے کے بارے میں اطلاع﴾

اگر بتی، لوبان وغیرہ کا دھواں منہ یا ناک میں کس طرح جانے سے روزہ ٹوٹتا ہے۔

جدید جلد ۱۰، ص ۴۸۹ تا ۵۱۰؛ قدیم جلد ۴، ص ۵۸۷ تا ۵۹۶۔

29۔ اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی لِنَاعِتِی الْمُصْطَفٰی بِدَافِعِ الْبَلَاءِ (۱۳۱۱ھ)

﴿کلمہ "دافع البلاء" کے ذریعے مصطفیٰ (علیہ الصلوۃ والسلام) کی نعت بیان کرنے والوں کے لیے امن اور بلندی﴾ (ندیم / مفتی ابراہیم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے باذن اللہ مشکل کشا، حاجت روا اور دافع البلا ہونے کا مدلل بیان۔

جدید جلد ۳۰، ص ۳۵۹ تا ۶۳۵۔

[نوٹ ۱: یہ تاریخی نام ہے اور اس کا تاریخی لقب "اِکْمَالُ الطَّآمَّۃِ عَلٰی شِرْکٍ سُوِّیَ بِالْاُمُوْرِ الْعَامَّۃِ (۱۳۱۱ھ)" ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اس رسالے کے متعلق "اَطَائِبُ الصَّیِّبِ" میں طیب عرب صاحب کے دوسرے خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: "اور بندۂ ضعیف کی اس باب میں ایک کتاب جامع نافع مستطاب ہے، کہ ہدایت چاہنے والے کو راہِ حق دکھاتی اور تباہی میں گرنے والے کو ہلاک کرتی

ہے، بحکمِ الٰہی زیرِ طبع ہے۔ میں نے 'اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی لِنَاعِتِی الْمُصْطَفٰی بِدَافِعِ الْبَلَاءِ (۱۳۱۱ھ)' اس کا نام اور 'اِکْمَالُ الطَّآمَّۃِ عَلٰی شِرْکٍ سُوِّیَ بِالْاُمُوْرِ الْعَامَّۃِ (۱۳۱۱ھ)' لقب رکھا ہے۔ اس میں ۶۰ آیتیں اور ۳۰۰ حدیثیں پائیے گا کہ طیب کو خبیث سے جدا کرتی ہیں۔" فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۱، ص ۳۲۹ اور جدید جلد ۲۷، ص ۲۶۵۔]

[نوٹ ۲: اس رسالے کے مستفتی جمیل العلما حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی، اُستاذ الحدیث و ناظمِ تعلیمات دار العلوم نعیمیہ، کراچی و رہ نمائے جمعیتِ علمائے پاکستان مد ظلہ العالی کے سُسرِ محترم حضرت علامہ حافظ شاہ محمد مسعود احمد خان چشتی صابری کرامتی کے والدِ ماجد اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ حضرت علامہ شاہ محمد کرامت اللہ خان چشتی صابری امداد اللّٰہی علیہم الرحمۃ ہیں۔ نیز اس میں ایک ضمنی رسالہ "مُنْیَۃُ اللَّبِیْبِ اَنَّ التَّشْرِیْعَ بِیَدِ الْحَبِیْبِ" بھی شامل ہے۔]

30۔ اَلْبُدُوْرُ الْاَجِلَّۃُ فِیْ اُمُوْرِ الْاَہِلَّۃِ (۱۳۰۴ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿پہلی رات کے چاندوں کے احکام سے متعلق چودھویں رات کے بزرگی والے چاند﴾ (ندیم)

رویتِ ہلال سے متعلق تفصیلی احکام۔

جدید جلد ۱۰، ص ۳۳۹ تا ۴۷۹؛ قدیم جلد ۴، ص ۵۶۸ تا ۵۸۴۔

[نوٹ: یہ رسالہ فتاوی رضویہ قدیم و جدید دونوں میں اپنی شرح "نُوْرُ الْاَدِلَّۃِ لِلْبُدُوْرِ الْاَجِلَّۃِ (۱۳۰۴ھ)" اور "نُوْرُ الْاَدِلَّۃِ" کے حاشیے "رَفْعُ الْعِلَّۃِ عَنْ نُوْرِ

الْأَدِلَّةْ(۱۳۰۴ھ)" کے ساتھ شامل ہے اور خود اعلیٰ حضرت ہی اِس کے شارح و محشّی ہیں۔]

31۔ اَلْبَسْطُ الْمُسَجَّلْ فِی امْتِنَاعِ الزَّوْجَةِ بَعْدَ الْوَطْیِ لِلْمُعَجَّلْ (۱۳۰۵ھ)

﴿مہر معجّل کی وصولی کے لیے وطی (جماع) کے بعد (بھی) بیوی کے (شوہر کو جماع سے) روکنے سے متعلق مفصل بیان﴾ (تدیم)

وطی کے بعد مہر معجّل کی وصولی کے لیے عورت کو منعِ نفس کا حق حاصل ہے یا نہیں۔

جدید جلد ۱۲، ص ۱۰۱ تا ۱۲۱؛ رضا اکیڈمی، جلد ۵، ص ۳۶۸ تا ۳۷۸؛ مکتبۂ رضویہ، جلد ۵، کتاب النکاح، حصۂ چہارم، ص ۲ تا ۱۲۔

32۔ اَلتَّبْصِیْرُ الْمُنْجِدْ بِأَنَّ صَحْنَ الْمَسْجِدِ مَسْجِدْ (۱۳۰۷ھ)

﴿اس بارے میں واضح اور عمدہ رہ نمائی کہ مسجد کا صحن بھی مسجد ہی ہوتا ہے۔﴾

جدید جلد ۸، ص ۵۹ تا ۷۱؛ قدیم جلد ۳، ص ۵۷۵ تا ۵۸۱۔

33۔ اَلتَّحْبِیْرُ بِبَابِ التَّدْبِیْرْ (۱۳۰۵ھ)

﴿آرائش کلام، مسئلۂ تدبیر کے بارے میں﴾

مسئلۂ تدبیر پر سیر حاصل بحث۔

جدید جلد ۲۹، ص ۳۰۳ تا ۳۲۶؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۱، ص ۱۷۲ تا ۱۸۶۔

34۔ اَلتَّحْرِیْرُ الْجَیِّدْ فِی بَیْعِ حَقِّ الْمَسْجِدْ (۱۳۱۵ھ)

﴿مسجد کی اشیا فروخت کرنے کے (حکم کے) بارے میں عمدہ تحریر﴾ (تدیم)

اشیائے مسجد کو فروخت کرنے اور انھیں اپنے تصرف میں لانے کا حکم۔

جدید جلد ۱۶، ص ۲۶۱ تا ۲۸۰۔

[نوٹ: المجمل المعدد میں یہ نام اسی طرح لفظ "بیع" کے ساتھ لکھا ہوا ہے؛ جب کہ فتاوٰی رضویہ میں اس نام کی سرخی میں لفظ "بیع" مرقوم نہیں ہے اور لفظ "بیع" کے بغیر یہ تاریخی نام تاریخی نہیں رہتا۔]

35۔ اِلْجَامُ الصَّادْ عَنْ سُنَنِ الضَّادْ (۱۳۱۷ھ)

﴿ضاد کے (درست ادا کرنے کے) طریقوں سے منہ پھیرنے والے کے منہ میں لگام دینا﴾ (تدیم)

حرف ضاد کے احکام اور اس کے ادا کرنے کا صحیح طریقہ۔

جدید جلد ۶، ص ۳۰۳ تا ۳۲۲؛ قدیم جلد ۳، ص ۱۱۰ تا ۱۱۸۔

36۔ اَلْجَبَلُ الثَّانَوِیْ عَلٰی کُلِّیَةِ التَّانَوِیْ (۱۳۳۷ھ)

﴿تھانوی کے گردے پر دوسرا پہاڑ﴾

عربی رسالہ جدید جلد میں مفتی محمد خان قادری مدظلہ العالی کے اُردو ترجمے کے ساتھ۔

کلمۂ طیبہ اور درود شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کی جگہ اشرف علی (دیوبندیوں کے بہت بڑے مولوی و رہ نما، جنھیں دیوبندی حکیم الامت کہتے ہیں) کا نام لینے سے متعلق حکم شرعی۔

جدید جلد ۱۵، ص ۷۷ تا ۸۵؛ قدیم جلد ۶، ص ۱۷۱ تا ۱۷۳۔

[نوٹ: علامہ عبدالمبین نعمانی صاحب کی فہرست تصانیفِ امام احمد رضا اور رضا اکیڈمی، ممبئی، کے الگ سے شائع شدہ نسخے میں لفظ "التانوی" اسی طرح لکھا ہوا ہے اور عربیت اور تاریخی نام کے اعتبار سے یہی درست ہے؛ جب کہ فتاوٰی رضویہ جدید میں "التھانوی" مرقوم ہے اور فتاوٰی رضویہ قدیم میں تو یہ رسالہ شامل ہونے کے باوجود نام سے محروم ہے۔]

37۔ اَلْجِدُّ السَّدِیْدُ فِیْ نَفْیِ الْاِسْتِعْمَالِ عَنِ الصَّعِیْدِ (۱۳۳۵ھ)

﴿جنسِ زمین کے مستعمل نہ ہونے کے بارے میں بڑی عمدہ و درست کوشش﴾ (ندیم)

جنسِ زمین بالکل مستعمل نہیں ہوتی۔ اس مسئلے کا بیان۔

جدید جلد ۳، ص ۷۱۷ تا ۷۳۸؛ قدیم جلد ۱، ص ۲۲۷ تا ۲۳۳۔

38۔ اَلْجُرَازُ الدَّیَّانِیْ عَلَی الْمُرْتَدِّ الْقَادِیَانِیْ (۱۳۴۰ھ)

﴿قادیانی مرتد پر خدائی تیز تلوار﴾ (ندیم)

مرزا غلام احمد قادیانی مرتد کا ردِّ بلیغ۔

جدید جلد ۱۵، ص ۶۱۱ تا ۶۲۸۔

[نوٹ: جناب محمد حمزہ شرف قادری صاحب اعلیٰ حضرت کی تصنیف "اَلْجُرَازُ الدَّیَّانِیْ عَلَی الْمُرْتَدِّ الْقَادِیَانِیْ" کے نام کے آگے قوسین میں لکھتے ہیں: "یہ ان (اعلیٰ حضرت) کی آخری تصنیف ہے۔" ("بساتین الغفران کے مقدمہ کا ترجمہ"، صفحہ ۲۰، رضا اکیڈمی لاہور، محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء)

حمزہ شرف قادری صاحب کی یہ بات درست معلوم ہوتی ہے؛ کیوں کہ اس رسالے کا سنِ تالیف ۱۳۴۰ھ ہے اور ۱۳۴۰ھ کے دوسرے ہی مہینے صفر المظفر کی ۲۵ تاریخ کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ وصال فرما گئے تھے۔]

39۔ اَلْجَلِیُّ الْحَسَنُ فِیْ حُرْمَةِ وَلَدِ اَخِی اللَّبَنْ (۱۳۳۰ھ)

﴿رضاعی بھائی کی اولاد کے (ساتھ نکاح) حرام ہونے سے متعلق عمدہ اور روشن بیان﴾ (ندیم)

جدید جلد ۱۱، ص ۴۸۷ تا ۵۰۵۔

[نوٹ: یہ رسالہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی نے ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء میں "دودھ کے رشتے" کے نام سے شائع کیا۔]

40۔ اَلْجَوْدُ الْحُلْوُ فِیْ اَرْکَانِ الْوُضُوْءِ (۱۳۲۴ھ)

﴿وضو کے ارکان کے بیان میں بارانِ شیریں﴾

وضو کے اعتقادی اور عملی فرائض و واجبات کا بیان (جو اس رسالے کے علاوہ کہیں نہ ملے گا)۔

جدید جلد ۱، ص ۱۷۹ تا ۲۳۴؛ قدیم جلد ۱، ص ۶ تا ۲۴۔

جدید ترین جلدِ اوّل، حصہ الف، ص ۲۳۹ تا ۳۰۹۔

41۔ اَلْجَوْهَرُ الثَّمِیْنُ فِیْ عِلَلِ نَازِلَةِ الْیَمِیْنْ (۱۳۳۰ھ)

﴿قسم کی معصیت سے متعلق قیمتی جوہر﴾

فارسی رسالہ جدید جلد میں حضرت علامہ حافظ عبد الستار سعیدی مدظلہ العالی کے اردو ترجمے کے ساتھ۔

ایک نوع کی قسم کے بارے میں اجتہادی جزئیہ اور اس پر تفصیلی بحث۔

جدید جلد ۱۳، ص ۵۱۱ تا ۵۷۴؛ رضا اکیڈمی، جلد ۵، ص ۹۳۸ تا ۹۵۸؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۵، کتاب الطلاق، ص ۳۴۰ تا ۳۶۰۔

[نوٹ: "تصانیفِ امام احمد رضا" کے صفحہ ۲۷ پر اور مکتبۂ رضویہ جلد ۵ میں اس نام کی سرخی میں لفظ "علل" کے بجائے "غلل" لکھا ہے؛ جب کہ مکتبۂ رضویہ، جلد ۵، صفحہ

۳۵۸ پر، نیز رضا اکیڈمی اور رضا فاؤنڈیشن کے نسخوں میں لفظ "علل" ہی مرقوم ہے اور تاریخی اور معنوی دونوں اعتبار سے "علل" ہی درست ہے۔

۞ اَلْحُجَجُ الْبَهِيَّةُ لِمُحِبِّ الصَّلَاةِ الْغَوْثِيَّةُ (۱۳۰۵ھ) (غیر تاریخی لقب)
﴿نمازِ غوثیہ سے محبت رکھنے والے کے لیے روشن اور عمدہ حجتیں (دلائل)﴾ (قدیم)
[نوٹ: اِس رسالے کے نام کے اندر لفظِ "الصَّلَاةِ" کو "الف" کے بجائے "واو" سے "الصَّلٰوةِ" بھی لکھا گیا ہے؛ ملاحظہ فرمائیں "ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنِ الْوِعَآءْ" مطبوعہ سنّی باب الاشاعت، کاغذی بازار، کراچی (بارِ اوّل: اگست ۱۹۷۳ء)، صفحہ ۱۸۱ اور "فضائلِ دعا" (ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنِ الْوِعَآءْ)، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی (سنِ اشاعت: ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء)، صفحہ ۱۷۵۔ چوں کہ "اَلْحُجَجُ الْبَهِيَّةُ لِمُحِبِّ الصَّلَاةِ الْغَوْثِيَّةُ" تاریخی نام یا لقب نہیں ہے، اس لیے اِس نام کے اندر "الصَّلَاةِ" کو "الصَّلٰوةِ" لکھنے سے کوئی خرابی تو پیدا نہیں ہوتی؛ البتہ "ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنِ الْوِعَآءْ" شرح "اَحْسَنُ الْوِعَآءْ لِاٰدَابِ الدُّعَآءْ" کے ایک نسخۂ قدیمہ، مطبوعہ مطبع اہلِ سنّت و جماعت، بریلی (یہ نسخہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی علیہما الرحمۃ کے زیرِ اہتمام شائع ہوا تھا)، کے صفحہ ۱۰۲ پر اعلیٰ حضرت نے "اَلْحُجَجُ الْبَهِيَّةُ لِمُحِبِّ الصَّلَاةِ الْغَوْثِيَّةُ" کے ساتھ دو تاریخی ناموں کا بھی ذکر کیا ہے اور وہاں ان تینوں ناموں کے اندر "الصَّلَاةِ" (الف سے) لکھا ہوا ہے (مکتبۃ المدینہ اور سنّی باب الاشاعت کے مذکورۂ بالا نسخوں کے مذکورۂ بالا

ہی صفحات پر تینوں ہی ناموں کے اندر "الصَّلٰوةِ" (واو سے) مرقوم ہے)۔ تفصیل کے لیے، "اَنْهَارُ الْأَنْوَارِ مِنْ يَمِّ صَلَاةِ الْأَسْرَارِ (۱۳۰۵ھ)" (یہ "اَلْحُجَجُ الْبَهِيَّةُ لِمُحِبِّ الصَّلَاةِ الْغَوْثِيَّةُ" کا تاریخی نام ہے۔) کے تحت ہمارے دو نوٹ ملاحظہ فرمائیں۔]

42۔ اَلْحُجَّةُ الْفَائِحَةُ بِطِيْبِ التَّعْيِيْنِ وَالْفَاتِحَةُ (۱۳۰۷ھ)
﴿دن متعین کرنے اور فاتحہ کے عمدہ ہونے پر عطر بیز (خوشبو پھیلانے والا / والی) حجت﴾
فارسی رسالہ جدید جلد میں حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی کے اُردو ترجمے کے ساتھ۔

مروّجہ فاتحہ، سوم، چہلم اور عرس وغیر کا ثبوت۔

جدید جلد ۹، ص ۵۶۹ تا ۵۹۲؛ قدیم جلد ۴، ص ۱۸۵ تا ۱۹۳۔

[نوٹ: اس رسالے کے ایک قدیم نسخے، جسے اعلیٰ حضرت کے بھتیجے اور مولانا حسن رضا خان کے صاحبزادے حضرت علامہ حسنین رضا خان علیہم الرحمۃ نے مطبع حسنی، بریلی سے چھاپ کر شائع کیا تھا، کے سرورق پر نیز الجمل المعدد میں یہ نام اسی طرح لفظ "بطیب" کے ساتھ لکھا ہے اور تاریخی نام کے اعتبار سے "بطیب" ہی درست ہے؛ جب کہ بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ، لاہور، کے شائع کردہ نسخے میں، نیز "تصانیفِ امام احمد رضا" اور فتاویٰ رضویہ قدیم وجدید میں اس نام کی سرخی میں "بطیب" کی جگہ "لطیب" مرقوم ہے؛ جو کہ غلط ہے۔]

43۔ اَلْحَرْفُ الْحَسَنُ فِی الْکِتَابَۃِ عَلَی الْکَفَنْ (۱۳۰۸ھ)

﴿کفن پر لکھنے کے بارے میں عمدہ گفتگو﴾

قبروں میں شجرہ رکھنے اور کفن پر کلمۂ طیبہ اور عہد نامہ وغیرہ لکھنے کا بیان۔

جدید جلد ۹، ص ۱۰۷ تا ۱۳۲؛ قدیم جلد ۴، ص ۱۲۷ تا ۱۳۷۔

44۔ اَلْحَقُّ الْمُجْتَلٰی فِیْ حُکْمِ الْمُبْتَلٰی (۱۳۲۴ھ)

﴿(بیماری میں) مبتلا شخص کے حکم سے متعلق واضح و روشن حق﴾ (ندیم)

جذامی کے پاس اٹھنے، بیٹھنے اور اس کی خدمت گزاری و تیمارداری کے باعثِ ثواب ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۲۴، ص ۲۱۵ تا ۲۸۳؛ رضا اکیڈمی، جلد ۹، نصفِ اوّل، ص ۲۳۱ تا ۲۵۳۔

مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۰، نصفِ اوّل، ص ۲۳۱ تا ۲۵۳۔

[نوٹ: المجمل المعدد میں اس نام کے اندر "حکم" کی جگہ "احکام" مرقوم ہے؛ جب کہ فتاویٰ رضویہ میں "حکم" لکھا ہوا ہے اور سالِ تالیف (۱۳۲۴ھ) کے اعتبار سے "حکم" ہی درست ہے۔]

✿ اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ (۱۳۰۷ھ)

✿ اَلْحُقُوْقُ بِطَرْحِ الْعُقُوْقِ (۱۳۰۷ھ)

[دیکھیے "مَشْرَعُ الْحُقُوْقِ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ"، جو اس رسالے کا درست نام ہے۔]

✿ اَلْحِلْیَۃُ الْاَسْمَآءُ لِحُکْمِ بَعْضِ الْاَسْمَآءِ (۱۳۲۰ھ)

﴿بعض ناموں کے حکم کے لیے حسین زیور﴾ (ندیم)

بعض ناموں کے جواز (جائز ہونا) اور عدمِ جواز (جائز نہ ہونا) کا بیان۔

[دیکھیے "اَلنُّوْرُ وَالضِّیَآءُ فِیْ اَحْکَامِ بَعْضِ الْاَسْمَآءِ (۱۳۲۰ھ)"]

[نوٹ ۱: "اَسْمَآءُ" بروزنِ "اَفْعَالٌ" عموماً "اِسم" بمعنیٰ "نام" کی جمع ہوتا ہے، جس سے "اَلْحِلْیَۃُ الْاَسْمَآءُ" کی ترکیب پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ "الحلیۃ" واحد مؤنث ہے اور "الاسماء" واحد کا نہیں، بلکہ جمع کا صیغہ ہے اور یہ اسمِ صفت بھی نہیں ہے؛ لہٰذا "الاسماء" کو "الحلیۃ" کی صفت کسی طرح نہیں بنایا جا سکتا۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ "اَسْمَآءُ" عموماً "اِسم" کی جمع ہوتا ہے؛ لیکن یہاں ایسا نہیں ہے؛ بلکہ یہاں "اَسْمَآءُ"، جو کہ دراصل "وَسْمَآءُ" تھا، "وَسَامَۃٌ" بمعنیٰ "حُسن (خوب صورت ہونا یا حسین ہونا)" سے "فَعْلَآءُ" کے وزن پر اسمِ صفت کا صیغہ ہے؛ "وَسْمَآءُ"، جو کہ اسمِ صفت "اَوْسَمُ" بمعنیٰ "خوب صورت یا حسین" کی مؤنث ہے، کے "و" کو "ا" سے بدلا، "اَسْمَآءُ" ہو گیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: "لِسَانُ الْعَرَب" (عربی لغت) اور "منتخب اللّغات" (فارسی لغت)۔]

[نوٹ ۲: "حیاتِ اعلیٰ حضرت"، جلدِ دوم، صفحہ ۶۷، اور "المجمل المعدد" میں یہ نام بالکل اسی طرح لکھا ہوا ہے، جس طرح ہم نے اوپر اس نام کی سرخی (Heading) میں لکھا ہے اور اسی طرح لکھنے سے اس تاریخی نام کے اعداد "۱۳۲۰" حاصل ہوتے ہیں؛ جب کہ تصانیفِ امام احمد رضا" صفحہ ۲۸ پر اِس نام کے اندر "الحلیۃ الاسماء" کی جگہ "الحلیۃ الاسمیٰ" مرقوم ہے، جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔ تصانیفِ امام احمد رضا میں اس نام پر حاشیہ دے کر علامہ عبد المبین نعمانی لکھتے ہیں: "یہ رسالہ احکام

شریعت حصہ دوم میں شامل ہے۔" احکامِ شریعت حصّۂ دوم میں تو ہمیں ناموں سے متعلق کوئی رسالہ نہ مل سکا؛ البتّہ احکامِ شریعت مطبوعۂ فرید بک ڈپو، نیو دہلی، انڈیا، حصّۂ اول، صفحات ۲۷ تا ۹۸؛ احکامِ شریعت مطبوعۂ شبیر برادرز، لاہور، حصّۂ اوّل، صفحات ۹۲ تا ۱۱۸ اور احکامِ شریعت مطبوعۂ پروگریسو بکس، لاہور، حصّۂ اوّل، صفحات ۹۰ تا ۱۱۶ پر بعض ناموں کے احکام سے متعلق ایک طویل فتوٰی موجود ہے، لیکن ان تینوں ہی نسخوں میں اس فتوے کا کوئی نام یا عنوان نہیں دیا گیا؛ جب کہ احکامِ شریعت کے ایک نسخۂ قدیمہ مطبوعۂ جماعتِ مبارکہ رضائے مصطفٰی، بریلی، کے حصّۂ اوّل، صفحات ۴۳ تا ۶۴ پر بھی یہ فتوٰی موجود ہے اور اس کے شروع میں اس فتوے کا نام بھی دیا گیا ہے؛ لیکن کرم خوردگی (دیمک وغیرہ کی نذر ہونے) کی وجہ سے اس نام کے صرف آخری دو لفظ "بعض الاسماء" ہی تبرکاً پڑھے جاسکتے ہیں۔ یہ فتوٰی اردو زبان میں ہے اور احکامِ شریعت میں اِستفتا (سوال) کی تاریخ "۶ ربجمادی الاولٰی ۱۳۲۰ھ" مرقوم ہے۔ المجمل المعدد اور تصانیفِ امام احمد رضا دونوں ہی فہرستوں کے مطابق "اَلْحِلْیَۃُ الْاَسْمَآءُ لِحُکْمِ بَعْضِ الْاَسْمَآءِ" کی زبان "اردو" اور سنِ تالیف "۱۳۲۰ھ" ہے؛ نیز یہ فتوٰی بعض ناموں کے احکام سے متعلق ہے اور اس رسالے کے نام میں "لحکم بعض الاسماء" کے الفاظ موجود ہیں"۔ اس تفصیلی گفتگو کی روشنی میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ احکامِ شریعت حصّۂ اوّل میں شامل مذکورہ فتوے ہی کا تاریخی نام "اَلْحِلْیَۃُ الْاَسْمَآءُ لِحُکْمِ بَعْضِ الْاَسْمَآءِ" (۱۳۲۰ھ) ہے۔ واضح رہے کہ یہی وہ فتوٰی ہے جسے مکتبۂ رضویہ، کراچی نے فروری ۱۹۹۲ء میں فتاوٰی رضویہ جلد ۱۰، نصفِ اوّل کے صفحات ۲۰۰ تا ۲۰۶ اور (رضا اکیڈمی، بمبئی، نے اگست ۱۹۹۴ء میں فتاوٰی رضویہ جلد ۹، نصفِ اوّل کے صفحات ۲۰۰ تا ۲۰۶ پر بغیر کسی نام یا عنوان کے نامکمل صورت میں اور پھر رضا اکیڈمی، بمبئی، نے ۱۹۹۸ء میں اور پروگریسو بکس، لاہور، نے نہ جانے کب

الگ سے بہ ظاہر مکمل صورت میں غیر تاریخی نام "اَلنُّوْرُ وَ الضِّیَآءُ فِیْ اَحْکَامِ بَعْضِ الْاَسْمَآءِ (۱۳۲۰ھ)" سے شایع کیا، جس کے سرورق پر اس رسالے کو یہ نام دیا گیا ہے: "بچّوں اور بچیوں کے اسلامی نام"۔ بعد ازاں، فروری ۲۰۰۳ء میں، "اَلنُّوْرُ وَ الضِّیَآءُ فِیْ اَحْکَامِ بَعْضِ الْاَسْمَآءِ" ہی کے نام سے رضا فاؤنڈیشن، لاہور، نے فتاوٰی رضویہ کی ۲۴ویں جلد میں اس فتوے کو حقیقتاً مکمل صورت میں (مکمل اور نامکمل صورت سے متعلق تفصیلی معلومات کے لیے نوٹ ۳ ملاحظہ فرمائیں) شامل کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "اَلْحِلْیَۃُ الْاَسْمَآءُ لِحُکْمِ بَعْضِ الْاَسْمَآءِ" (۱۳۲۰ھ) ہی "اَلنُّوْرُ وَ الضِّیَآءُ فِیْ اَحْکَامِ بَعْضِ الْاَسْمَآءِ" کا تاریخی نام یا لقب ہے؛ لیکن حضرت علامہ عبد الستار ہمدانی برکاتی رضوی مدظلہ العالی نے اپنی تصنیف "امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر" مطبوعۂ رومی پبلی کیشنز اینڈ پرنٹرز ۳۸۔ اردو بازار، لاہور، کے صفحہ ۸۹ پر اِن دونوں ناموں کو الگ الگ دو (۲) رسالے شمار کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔]

[نوٹ ۳: گزشتہ نوٹ (نوٹ ۲) میں ہم نے اعلیٰ حضرت کے رسالے "اَلْحِلْیَۃُ الْاَسْمَآءُ لِحُکْمِ بَعْضِ الْاَسْمَآءِ (۱۳۲۰ھ)" کے نام سے متعلق بحث میں اس بات کی نشان دہی بھی کی تھی کہ یہ رسالہ اکثر نسخوں میں نامکمل صورت میں شائع ہے؛ اس رسالے کے مختلف نسخوں کے متن میں کہیں الفاظ و عبارت کا باہم فرق ہے، تو کہیں سرے سے عبارت ہی غائب ہے۔ چوں کہ اپنی اس فہرست میں، طوالت سے بچنے کے لیے، ہم نے رسائلِ فتاوٰی رضویہ کے صرف اسما و القاب ہی کو موضوع بنایا ہے، متن کو نہیں؛ اسی لیے پہلے ہمارا ارادہ نہیں تھا کہ اس بحث کو یہاں چھیڑا جائے، لیکن ہمارے ایک عزیز دوست سیّد صُہیب علی صاحب نے جب ماہنامہ "معارفِ رضا"، کراچی، اکتوبر ۲۰۱۰ء کے شمارے میں (اس شمارے کے صفحات ۳۳ تا ۳۹ پر ہم نے

"اَلْحِلْیَۃُ الْاَسْمَاءُ لِحُکْمِ بَعْضِ الْاَسْمَاءِ" کے نام و متن دونوں سے متعلق سیر حاصل بحث کی ہے۔) ہماری اس بحث کو ملاحظہ فرمایا تو اس بات پر زور دینے لگے کہ اس پورے مضمون کو اپنی فہرست میں ضرور شامل کریں۔ نام سے متعلق بحث کو تو ہم پہلے ہی فہرست میں شامل کر چکے تھے؛ اب عزیزم سیّد صاحب کی فرمائش اور مشورے پر، اس کے متن سے متعلق بحث کو بھی چند ضروری ترامیم کے ساتھ یہاں جگہ دے رہے ہیں۔

نوٹ ۲ میں مذکور نسخوں کی بعض عبارات میں فرق

رضا اکیڈمی، ممبئی، کے علاحدہ سے شایع کردہ نسخے، نیز پروگریسو بکس، لاہور، کے نسخے، فتاوی رضویہ قدیم وجدید اور نوٹ ۲ میں مذکور احکام شریعت کے چاروں نسخوں کی ورق گردانی کے دوران ہمیں بعض عبارات ایسی بھی نظر آگئیں کہ جن میں باہم فرق تھا۔ ان میں سے بہت سی چھوٹی موٹی اور معمولی نوعیت کی کتابت کی غلطیوں (مثلاً احکام شریعت مطبوعہ، جماعتِ مبارکہ رضائے مصطفی، بریلی، کے قدیم نسخے کے صفحہ نمبر ۱۵ پر "علی حسین" لکھا ہے؛ جب کہ دیگر نسخوں میں اس جگہ "غلام حسین" مرقوم ہے اور سیاق وسباق کے مطابق "غلام حسین" ہی درست ہے۔) کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم یہاں چیدہ چیدہ اور اہم عبارات کا فرق بیان کرتے ہیں۔

مُسْتَفْتِی (فتوی طلب کرنے والا) کا نام:

رضا اکیڈمی، ممبئی، اور پروگریسو بکس، لاہور، کے نسخوں میں، نیز فتاوی رضویہ قدیم وجدید میں مستفتی کا نام "شیخ شوکت علی فاروقی" درج ہے؛ جب کہ احکام شریعت کے مذکورہ چاروں نسخوں میں سے کسی میں بھی مستفتی کا نام مذکور نہیں۔

استفتا کی تاریخ کا فرق:

فتاوی رضویہ قدیم وجدید اور نوٹ ۱ میں مذکور احکام شریعت کے تمام نسخوں میں استفتا (فتوی طلب کرنا) کی تاریخ "۶ر جمادی الاولی ۱۳۲۰ھ" لکھی ہوئی ہے؛ جب کہ رضا اکیڈمی، ممبئی، اور پروگریسو بکس، لاہور، کے علاحدہ سے شایع کردہ نسخوں (ان دونوں نسخوں کا بالاستیعاب اور بہ غور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں نسخے ایک ہی ہیں) میں "۶ر جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ" مرقوم ہے۔ "جمادی الثانی" غالباً کتابت کی غلطی ہے۔

استفتا کی ابتدائی عبارت میں فرق:

رضا اکیڈمی، ممبئی، کے الگ سے شایع کردہ نسخے، نیز فتاوی رضویہ جدید میں استفتا اس طرح شروع ہوتا ہے: "علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین دریں مسئلہ چہ می فرمایند کہ"، فتاوی رضویہ قدیم میں استفتا کا آغاز یوں ہے: "علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ" اور نوٹ ۲ میں مذکور احکام شریعت کے چاروں نسخوں میں استفتا کی ابتدا کچھ اس طرح ہے:

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ"۔

بعض ناموں کی تعداد:

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا یہ رسالہ بعض ناموں کے جواز اور عدمِ جواز سے متعلق ہے۔ دورانِ مطالعہ، مذکورہ نسخوں میں ناموں سے متعلق عبارات میں بھی فرق دیکھنے میں آیا۔ ہم یہاں اُن عبارات کا فرق اور استفتا وجواب استفتا میں شامل ناموں کی مکمل فہرست بیان کریں گے۔

استفتا میں شامل نام اور ان کی تعداد کا فرق:

جماعتِ مبارک رضائے مصطفیٰ، بریلی، کے شائع کردہ احکام شریعت کے قدیم نسخے میں یہ سولہ (۱۶) نام درج ہیں: "تاج الدین، محی الدین، نظام الدین، علی جان، نبی جان، محمد جان، محمد نبی، احمد نبی، محمد یٰسین، محمد طٰہٰ، غفور الدین، غلام علی، غلام حسین، غلام غوث، غلام جیلانی، ہدایت علی"۔ احکام شریعت کے بقیہ تینوں نسخوں میں "احمد نبی" کے علاوہ بقیہ تمام پندرہ نام مرقوم ہیں؛ رضا اکیڈمی اور پروگریسو بکس والے نسخوں، نیز فتاویٰ رضویہ قدیم و جدید میں چودہ (۱۴) نام مذکور ہیں: اس طرح کہ ابتدائی تین نام: تاج الدین، محی الدین اور نظام الدین تو مذکور نہیں، البتہ "محمد نبی" کے بعد اور "محمد یٰسین" سے پہلے یہ دو نام: احمد نبی اور نبی احمد درج ہیں۔ بقیہ تمام نام مذکورہ بالا ترتیب ہی سے لکھے ہوئے ہیں۔ نیز، احکام شریعت، فتاویٰ رضویہ وغیرہ مذکورہ بالا سبھی نسخوں میں اعلیٰ حضرت کے جواب کی ابتدا ان الفاظ سے ہوئی ہے:

"محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بے شمار درودیں۔ یہ الفاظ کریمہ حضور ہی پر صادق اور حضور ہی کو زیبا ہیں"۔

ناموں کی مکمل تعداد اور فہرست:

مختلف نسخوں میں درج شدہ استفتا اور جوابِ استفتا کی ابتدائی عبارت پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلا کہ استفتا میں شامل ناموں کی مکمل اور صحیح تعداد سترہ (۱۷) ہے اور ان کی ترتیب یہ ہے: "تاج الدین، محی الدین، نظام الدین، علی جان، نبی جان، محمد جان، محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد، محمد یٰسین، محمد طٰہٰ، غفور الدین، غلام علی، غلام حسین، غلام غوث، غلام جیلانی، ہدایت علی"۔ لیکن افسوس، چار نسخوں میں صرف چودہ (۱۴)، تین نسخوں

میں پندرہ (۱۵) اور ایک نسخے میں زیادہ سے زیادہ سولہ (۱۶) نام درج ہیں۔ کسی ایک نسخے میں بھی پورے سترہ (۱۷) نام موجود نہیں۔

استفتا کے جواب میں مذکور نام:

احکام شریعت کے مذکورہ چاروں نسخوں اور فتاویٰ رضویہ جدید میں استفتا کے جواب میں بھی انھی سترہ (۱۷) ناموں کا حکم بیان کیا گیا ہے جن کا ابھی ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ نیز، احکام شریعت مطبوعہ جماعتِ مبارک رضائے مصطفیٰ، بریلی، کے صفحہ نمبر ۴۸؛ احکام شریعت مطبوعہ فرید بک ڈپو، نیو دہلی، کے صفحہ نمبر ۷۹؛ احکام شریعت مطبوعہ شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور، کے صفحہ نمبر ۹۹؛ احکام شریعت مطبوعہ پروگریسو بکس، اردو بازار، لاہور، کے صفحہ نمبر ۹۷، اور فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۸۵ پر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

"سترہ (۱۷) نام کہ سائل نے پوچھے اُن میں سے یہی دس ناجائز و ممنوع ہیں؛ باقی سات ۷ میں حرج نہیں۔"

اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ناموں کی درست تعداد سترہ (۱۷) ہے۔ لیکن ہمیں سخت افسوس اور حیرت ہے کہ فتاویٰ رضویہ جدید کے صرف استفتا میں غلطی سے اور رضا اکیڈمی ممبئی کی شائع کردہ فتاویٰ رضویہ کی جلد ۹ (مکتبہ رضویہ، جلد ۱۰)، نصف اوّل، اور رضا اکیڈمی اور پروگریسو بکس، لاہور، کے الگ سے شائع کردہ نسخوں میں اہتمام کے ساتھ استفتا اور جوابِ استفتا دونوں ہی جگہ صرف چودہ (۱۴) ناموں کا ذکر ہے اور اس پر مزید تعجب یہ ہے کہ ابھی ہم نے سترہ (۱۷) ناموں سے متعلق جو عبارت نقل کی ہے وہ بھی تحریف کا نشانہ بنا دی گئی۔ چناں چہ فتاویٰ رضویہ مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی، جلد ۹ (مکتبہ رضویہ، کراچی، جلد ۱۰)، نصف اوّل کے صفحہ نمبر ۲۰۲، رضا اکیڈمی کے نسخے کے صفحہ نمبر ۱۰، اور پروگریسو بکس، لاہور، کے نسخے کے صفحہ نمبر ۸ پر مذکورہ عبارت اس طرح درج ہے:

"چودہ (۱۴) نام کہ سائل نے پوچھے اُن میں سے یہ سات ناجائز و ممنوع ہیں؛ باقی سات میں حرج نہیں۔"

اس عبارت میں "سترہ (۱۷)" کی بجائے "چودہ (۱۴)" نہ صرف لکھا گیا بلکہ عملی طور پر کر کے دکھایا بھی گیا ہے۔ وہ اس طرح کہ مذکورہ عبارت سے پہلے فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۲۴ اور احکام شریعت کے مذکورہ تمام نسخوں میں ان تین ناموں: نظام الدین، محی الدین اور تاج الدین کے حکم سے متعلق اعلیٰ حضرت کی یہ تفصیلی عبارت بھی موجود ہے:

"نظام الدین، محی الدین، تاج الدین اور اسی طرح وہ تمام نام جن میں مسمّٰی کا معظم فی الدین بلکہ معظم علی الدین ہونا نکلے، جیسے شمس الدین، بدر الدین، نور الدین، فخر الدین، شمس الاسلام، محی الاسلام، بدر الاسلام وغیرہ ذلک، سب کو علمائے کرام نے سخت ناپسند رکھا اور مکروہ و ممنوع لکھا۔ اکابرِ دین قُدِّسَتْ اَسْرَارُہُم کہ امثالِ اسامی سے مشہور ہیں، یہ ان کے نام نہیں، القاب ہیں کہ ان مقاماتِ رفیعہ تک وصول کے بعد مسلمین نے تو صیفاً انھیں ان لقبوں سے یاد کیا۔ جیسے شمس الائمہ حلوائی، فخر الاسلام بزدوی، تاج الشریعہ، صدر الشریعہ، یونہیں محی الحق والدین حضور پُر نور سیدنا غوثِ اعظم، معین الحق والدین حضرت خواجہ غریب نواز وارث النبی سلطان الہند حسن سنجری، شہاب الحق والدین عمر سہروردی، بہاء الحق والدین نقشبند، قطب الحق والدین بختیار کاکی، شیخ الاسلام فرید الحق والدین مسعود، نظام الحق والدین سلطان الاولیا محبوبِ الٰہی، محمد نصیر الحق والدین چراغ دہلوی محمود وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ونفعنا ببرکاتہم فی الدنیا والدین۔

حضور پُر نور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب پاک محی الدین خود روحانیتِ اسلام نے رکھا، جس کی روایت معروف و مشہور اور بہجۃ الاسرار شریف وغیرہ کتبِ ائمہ و علما میں مذکور۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

لَاتُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ [۳]

فصول علامی میں ہے لایسمی بمافیہ تزکیۃ۔ ردالمحتار میں ہے:

یؤخذ من قوله ولا بما فیه تزکیة المنع عن نحو محی الدین و شمس الدین مع ما فیه من الکذب والف بعض المالکیة فی المنع منه مؤلفا و صرح به القرطبی فی شرح الاسماء الحسنیٰ وانشد بعضهم فقال ۔

(۱) اری الدین یستحیی من الله ان یُرٰے
وهٰذا له فخر و ذاك نصیر

(۲) فقد کثرت فی الدین القاب عصبته
هم ما فی مراعی المنکرات حمیر

(۳) وانی اجل الدین عن عزه بهم
واعلم ان الذنب فیه کبیر

ونقل عن الامام النووی انه کان یکره من لقبه بمحی الدین و یقول لا اجعل من دعانی به فی حل وما ال ذلك العارف بالله تعالیٰ الشیخ سنان فی کتابه تبیین المحارم واقام الطامة الکبری علی المتسمین بمثل ذٰلك و انه من التزکیة المنهی عنها فی القرآن ومن الکذب قال ونظیره ما یقال للمدرسین بالترکی افندی وسلطانم ونحوه ۔ ثم قال فان قیل هٰذه مجازات صارت کالاعلام فخرجت عن التزکیة فالجواب ان هٰذا یرده مایشاهد من انه اذا نودی باسمه العلم وجد علی من ناداه به فعلم ان التزکیة باقیة الخ۔" [۴]

جب کہ فتاوٰی رضویہ قدیم، رضا اکیڈمی اور پروگریسو بکس کے نسخوں میں مذکورہ عبارت نہیں ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ان نسخوں میں، اوّلاً، استفتا کے شروع سے ان تینوں ناموں (تاج الدین، محی الدین اور نظام الدین) کو نکالا گیا؛ ثانیاً، جوابِ استفتا میں ان تینوں ناموں سے متعلق اعلیٰ حضرت کی عبارت کو حذف کیا گیا؛ ثالثاً، جوابِ استفتا ہی میں سترہ (۱۷) ناموں کا ذکر کرنے والی صریح عبارت میں "سترہ (۱۷)" کو "چودہ (۱۴)" سے تبدیل کرکے مہر ثبت کر دی گئی کہ یہ فتوٰی چودہ ناموں ہی کے حکم سے متعلق ہے، نہ کہ سترہ ناموں کے بارے میں۔

اس تمام بحث سے ہماری نیت ان سنّی ناشرین کو تنقید کا نشانہ بنانا ہرگز نہیں ہے؛ بلکہ اس تفصیلی گفتگو سے ہمارے صرف دو مقصد ہیں ایک تو یہ کہ اعلیٰ حضرت کے اس رسالے سے متعلق قارئین کو صحیح معلومات حاصل ہوں، دوسرے یہ کہ یہ تمام ناشرین درج ذیل امور کی طرف متوجہ ہوں:

۱۔ بدعقیدوں بالخصوص دشمنانِ اعلیٰ حضرت سے ہوشیار رہیں۔

۲۔ کسی کتاب کو شائع کرنے میں عجلت سے کام نہ لیں؛ بلکہ اپنی مطبوعات پریس میں بھیجنے سے پہلے از خود یا کسی صحیح العقیدہ علمی، معتبر، اور محتاط شخصیت سے اچھی طرح چیک کریں یا کروائیں تاکہ کوئی بدعقیدہ یا غیر محتاط شخص کتابت، کمپوزنگ یا پروف ریڈنگ کے عمل میں گھس کر کسی طرح کی کوئی تحریف (تبدیلی) یا کمی بیشی کا باعث نہ بن سکے۔

۳۔ ہماری مذکورہ بالا تفصیلی معروضات پر غور کرتے ہوئے اور ذکر کردہ تمام نسخوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، آئندہ اس رسالے کو اچھی طرح تصحیح کے بعد مکمل صورت میں شائع کیا جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمیت تمام صحیح العقیدہ اہلِ سنّت کی کتب کو دشمنوں کی نظر اور تحریفات سے بچائے! آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

حواشی

۱۔ دس نام یہ ہیں: (۱) محمد نبی (۲) احمد نبی (۳) نبی احمد (۴) نبی جان (۵) محمد یٰسین (۶) محمد طٰہٰ (۷) غفور الدین (۸) نظام الدین (۹) محی الدین (۱۰) تاج الدین۔

۲۔ سات نام یہ ہیں: (۱) علی جان (۲) محمد جان (۳) غلام علی (۴) غلام حسین (۵) غلام غوث (۶) غلام جیلانی (۷) ہدایت علی۔

۳۔ پارہ: ۲۷، سورۃ النجم، آیت: ۳۲۔ کنز الایمان میں اس آیت کا ترجمہ یہ ہے: "آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ۔"

۴۔ جماعتِ مبارکہ رضائے مصطفیٰ، بریلی، کے قدیم نسخے کے سوا احکامِ شریعت کے بقیہ تینوں ہی مذکورہ بالا نسخوں میں ردّ المحتار کی اس عربی عبارت کے اردو ترجمے کا اضافہ تو کیا گیا ہے؛ لیکن ان میں موجود ترجمے میں کچھ خامی ہے۔ اسی ترجمے کو حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی محمد سیف الرحمٰن (ہری پور، ہزارہ) صاحب نے بعض ضروری اصلاحات کے ساتھ فتاوٰی رضویہ جلد ۲۴ کے صفحات ۶۸۴ تا ۶۸۵ پر بہتر انداز میں پیش کیا ہے۔

ہم یہاں قاضی صاحب ہی کے اصلاح کردہ ترجمے کو نقل کر رہے ہیں:

ترجمہ: "مصنف کے قول لا بما فیہ تزکیۃ سے معلوم ہوتا ہے ممانعت مثل محی الدین وشمس الدین نام رکھنے میں ہے۔ علاوہ اس کے، اس میں جھوٹ بھی ہے اور بعض مالکی علما نے ایسے ناموں کے ممنوع ہونے میں ایک کتاب لکھی ہے اور قرطبی نے اس کی

تصریح شرح اسماء حسنیٰ میں کی ہے؛ اور بعض نے اس بارے میں کچھ اشعار لکھے ہیں۔ پس کہا ہے:

(اشعار کا ترجمہ)

(۱) میں دیکھتا ہوں دین کو حیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے جو دکھایا جائے،
حالانکہ یہ اس کے لیے فخر ہے اور یہ اس کے لیے نصیر یعنی مددگار ہے۔
(۲) تحقیق بہت ہوئے دین میں القاب اس کے مددگاروں کے؛
یہ وہ لوگ ہیں جو بُرائیوں کی رعایت میں گدھے ہیں۔
(۳) اور تحقیق دین کی موت ان جیسے لوگوں کے ساتھ اس کی عزت میں ہے۔
اور جان لے کہ اس میں اُن کا بڑا گناہ ہے۔'

اور امام نووی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ محی الدین کے ساتھ اپنے ملقب ہونے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص مجھے اس لقب سے پکارے گا میں اسے معاف نہیں کروں گا۔ اور اسی کی طرف مائل ہوئے شیخ سنان عارف باللہ اپنی کتاب تبیین المحارم میں اور اس طرح کے نام رکھنے والوں کے خلاف حجتِ قاہرہ قائم کی اور فرمایا کہ تحقیق یہ وہ تزکیہ ہے جس سے قرآنِ مجید میں منع کیا گیا ہے اور جھوٹ سے ہے اور کہا مثل اس کے وہ جو کہا جاتا ہے واسطے مدرسین کے ترکی میں آفندی وسلطانم اور اس کی مثل پھر کہا ہے پس اگر کہا جائے یہ مجازات ہیں جو ناموں کی طرح ہوگئے ہیں پس تزکیہ سے نکل گئے تو جواب یہ ہے کہ ہمارا مشاہدہ اس بات کو رد کرتا ہے، کیونکہ اگر ان اشخاص کو ان کے اسماء اعلام سے پکارا جائے تو پکارنے والے پر (یہ) لوگ غصہ کریں گے، پس معلوم ہوا کہ تزکیہ کے لیے باقی ہے الخ۔"]

45۔ اَلدِّقَّةُ وَالتِّبْیَانُ لِعِلْمِ الرِّقَّةِ وَالسَّیَلَانِ (۱۳۳۴ھ)
﴿(پانی کی) رِقت (پتلا پن) اور بہاؤ کے جاننے کے لیے باریک بینی سے لیا ہوا جائزہ اور وضاحت﴾ (قدیم)
پانی کی رقت (پتلا پن) اور سَیلان (کسی پتلی چیز کا جاری ہونا) کا بیان۔
جدید جلد ۳، ص ۳۴۱ تا ۳۸۸؛ قدیم جلد: ۱، ص ۳۸۳ تا ۳۹۹۔
[نوٹ: یہ "اَلنُّوْرُ وَالنَّوْرَقُ لِاَسْفَارِ الْمَآءِ الْمُطْلَقِ" کا ضمنی رسالہ ہے۔]

46۔ اَلدَّلَائِلُ الْقَاهِرَةُ عَلَى الْكَفَرَةِ النَّیَاشِرَةِ (۱۳۳۵ھ) (غیر تاریخی نام)
﴿نیچری کافروں کے خلاف دلائل قاہرہ (زبردست دلائل)﴾
نیچری کافروں وغیرہ بدمذہبوں اور اُن سے میل جول کے خلاف اعلیٰ حضرت کا ایک فتویٰ اور اٹھتر (۷۸) علمائے کرام کی تصدیقات۔
جدید جلد ۱۵، ص ۱۰۳ تا ۱۳۹۔

47۔ اَلذَّیْلُ الْمَنُوْطُ لِرِسَالَةِ النُّوْطِ (۱۳۲۹ھ)
﴿رسالہ نوٹ (یعنی کفل الفقیہ الفاہم) کا معلق ذیل (یعنی ضمیمہ)﴾ (قدیم)
جدید جلد ۱۷، ص ۵۰۵ تا ۵۶۰؛ قدیم جلد ۷، ص ۱۹۹ تا ۲۲۹۔
[نوٹ ۱: "بلاسود بینکاری (کا شرعی طریقہ)" مطبوعہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (اسلام آباد شاخ) کے صفحہ ۱۰۳ پر اور فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۷ میں حضرت علامہ حافظ عبد الستار سعیدی صاحب کے پیش لفظ میں یہ نام اس طرح لکھا ہے: "کَاسِرُ السَّفِیْهِ الْوَاهِمْ فِیْ اَبْدَالِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمْ" ملقب بہ لقب تاریخی "اَلذَّیْلُ الْمَنُوْطُ لِرِسَالَةِ النُّوْطِ (۱۳۲۹ھ)"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "اَلذَّیْلُ الْمَنُوْطُ لِرِسَالَةِ النُّوْطِ"،

"کَاسِرُ السَّفِیْہِ الْوَاھِمْ فِیْ اَبْدَالِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمْ" ہی کا تاریخی لقب ہے، اس کا ترجمہ نہیں؛ جب کہ "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" از ماہر مجددیات و رضویات مسعودِ ملّت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری علیہ الرحمۃ، "تصانیفِ امام احمد رضا" از علامہ عبد المبین نعمانی صاحب اور فتاوٰی رضویہ قدیم، جلد۷، ص۱۹۹ اور فتاوٰی رضویہ جدید، جلد۱۷، ص۵۰۵ پر اس نام کی سرخی کے مطابق یہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے عربی رسالے "کَاسِرُ السَّفِیْہِ الْوَاھِمْ فِیْ اَبْدَالِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمْ" کے اردو ترجمے کا تاریخی لقب ہے۔ یہ ترجمہ کس کا ہے، اس حوالے سے حضرت علامہ حافظ عبد الستار سعیدی (شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ، لاہور و رکن رضا فاؤنڈیشن، لاہور) صاحب مدظلہ العالی نے ہمارے استفسار پر فون پر ارشاد فرمایا: "اس ترجمے کے اندازِ بیاں سے ایسا لگتا ہے کہ یہ ترجمہ خود اعلیٰ حضرت نے یا آپ کے خلفِ اکبر حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں علیہما الرحمۃ نے کیا ہے۔ لیکن ابھی تک یہ بات سامنے نہیں آئی کہ اعلیٰ حضرت نے اپنی کسی کتاب کا خود ترجمہ کیا ہو، لہٰذا غالب گمان یہی ہے کہ یہ ترجمہ حضرت علامہ حامد رضا خاں صاحب نے کیا ہے۔" ہم ابھی مترجم کے نام کی جستجو اور تلاش ہی میں تھے کہ ماہر رضویات و مجددیات حضرت مسعودِ ملّت علیہ الرحمۃ کی تصنیف "محدثِ بریلوی" کے صفحہ نمبر ۱۰۵ کی اس عبارت پر ہماری نظر پڑی

"حج سے واپسی کے بعد محدثِ بریلوی نے کفل الفقیہ میں ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء میں ایک ضمیمہ کا اضافہ کیا اور اس کا اُردو ترجمہ کیا۔"

پھر اس عبارت کو حضرت مسعودِ ملّت علیہ الرحمۃ کی ایک دوسری تصنیف "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" کے صفحہ نمبر ۱۶۱ کی اس عبارت سے ملایا:

"فاضل بریلوی نے ہندوستان واپسی کے بعد اصل رسالے (یعنی کفل الفقیہ الفاہم۔ ندیم) میں اضافے فرمائے اور بطورِ ضمیمہ ان کو شامل کیا۔ اس ضمیمہ کا نام 'کَاسِرُ السَّفِیْہِ الْوَاھِمْ فِیْ اَبْدَالِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمْ' (۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء) تجویز فرمایا۔ ساتھ ہی اس کا اردو ترجمہ بعنوان: 'الذیل المنوط لرسالۃ النوط' (۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء) شامل فرمایا۔"

تو یہ بات سامنے آئی کہ یہ اردو ترجمہ خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ ہی کا ہے۔ نیز علامہ عبد المبین نعمانی صاحب نے بھی تصانیفِ امام احمد رضا کے صفحہ ۲۸ پر "اَلذَّیْلُ الْمَنُوْطُ لِرِسَالَۃِ النُّوْطْ" کو "کَاسِرُ السَّفِیْہِ الْوَاھِمْ فِیْ اَبْدَالِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمْ" کا اردو ترجمہ بتایا اور اعلیٰ حضرت ہی کی تصانیف میں شمار بھی کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔]

[نوٹ ۲: فتاوٰی رضویہ قدیم و جدید دونوں میں اِس رسالے کا صرف اُردو ترجمہ "اَلذَّیْلُ الْمَنُوْطُ لِرِسَالَۃِ النُّوْطْ" ہی شامل کیا گیا ہے، اصل عربی رسالہ "کَاسِرُ السَّفِیْہِ الْوَاھِمْ فِیْ اَبْدَالِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمْ" نہیں۔]

48۔ اَلرَّمْزُ الْمُرَصَّفُ عَلٰی سُؤَالِ مَوْلٰیْنَا السَّیِّدِ اٰصَفْ (۱۳۳۹ھ)

﴿مولانا سیّد آصف کے سوال پر مضبوط اشارہ﴾

کفار کے ساتھ معاملات، احکام مرتد اور ایک اشتہار بہ عنوانِ "اسلامی پیام" کے بعض مندرجات سے متعلق مولانا سیّد آصف علیہ الرحمۃ کے سوالات کے مفصّل و مدلل جوابات۔

جدید جلد۲۱، ص۲۳۱ تا ۲۳۵؛ رضا اکیڈمی، جلد۹، نصفِ آخر، ص۲۸۸ تا ۲۹۲؛

مکتبۂ رضویہ، جلد۱۰، نصفِ آخر، ص۲۸۸ تا ۲۹۲۔

[نوٹ: فتاوٰی رضویہ قدیم میں اس نام کی سرخی میں "الرمز" کی جگہ "الزمر" لکھا ہے؛ جب کہ قدیم جلد ہی کے پیش لفظ میں اور فتاوٰی رضویہ جدید اور احکام شریعت وغیرہ میں

"الرمز" لکھا ہے اور یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ نیز، احکام شریعت میں لفظ "مولینا" کو "مولانا" لکھا ہے؛ جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔ فتاویٰ رضویہ قدیم و جدید میں "مولینا" درست مرقوم ہے۔]

49۔ اَلزُّبْدَۃُ الزَّکِیَّۃُ لِتَحْرِیْمِ سُجُوْدِ التَّحِیَّۃِ (۱۳۳۷ھ)

﴿سجدۂ تعظیمی کے حرام ہونے کے بارے میں پاکیزہ مکھن﴾

سجدۂ تعظیمی کی حرمت (حرام ہونا) پر قرآن واحادیث سے دلائل وبراہین۔

جدید جلد ۲۲، ص ۴۲۵ تا ۵۳۷؛ قدیم جلد ۹، نصف آخر، ص ۲۱۲ تا ۲۴۷؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۰، نصف آخر، ص ۲۱۲ تا ۲۴۷۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ قدیم و جدید دونوں ہی میں اس رسالے کے نام کی سرخی میں "لتحریم" لکھا ہے اور یہی درست ہے۔ بعض جگہ "فی تحریم" لکھا ہوا نظر آتا ہے، جو کہ غلط ہے؛ کیوں کہ یہ تاریخی نام ہے، اگر "لتحریم" کی جگہ "فی تحریم" لکھیں گے؛ تو اس نام کے اعداد "۱۳۹۷" حاصل ہوں گے؛ جب کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے یہ رسالہ ۱۳۳۷ھ میں لکھا اور ۱۳۴۰ھ میں آپ وصال فرماگئے۔]

50۔ اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَۃِ الْاَتْقٰی (۱۳۰۰ھ)

﴿سب (امتیوں) سے بڑے پرہیزگار کی سبقت کے دریا سے صاف ستھرا میٹھا پانی﴾

عربی رسالہ مع اردو ترجمہ از تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری بریلوی (اعلیٰ حضرت کے پرپوتے اور پرنواسے) مدظلہ العالی۔

افضلیتِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کا بیان۔

جدید جلد ۲۸، ص ۴۹۱ تا ۶۸۴۔

51۔ اَلزَّھْرُ الْبَاسِمُ فِیْ حُرْمَۃِ الزَّکٰوۃِ عَلٰی بَنِیْ ھَاشِمْ (۱۳۰۷ھ)

﴿بنی ہاشم پر زکوٰۃ کی حرمت (حرام ہونا) کے بارے میں کھلا ہوا شگوفہ﴾

بنی ہاشم کو زکوٰۃ وصدقاتِ واجبہ دینا حرام ہے اور ان کو زکوٰۃ دی جائے تو ادا نہ ہوگی۔

جدید جلد ۱۰، ص ۲۷۱ تا ۲۸۶؛ قدیم جلد ۴، ص ۴۷۸ تا ۴۸۴۔

52۔ اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلَی الْمَسِیْحِ الْکَذَّابِ (۱۳۲۰ھ)

﴿جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب﴾

مرزا غلام احمد قادیانی کی عباراتِ کفریہ کا رد۔

جدید جلد ۱۵، ص ۵۷۱ تا ۵۹۴؛ قدیم جلد ۶، ص ۲۹۷ تا ۳۰۷۔

53۔ اَلسَّھْمُ الشِّھَابِیْ عَلٰی خِدَاعِ الْوَھَّابِیْ (۱۳۲۵ھ)

﴿وہابی کے دھوکے پر شعلے برساتا ہوا تیر﴾ (ندیم)

مولوی رحیم بخش غیر مقلد کی مکاریوں اور غیر مقلدین کو اہل حدیث قرار دینے کا مدلل رد۔

جدید جلد ۲۷، ص ۵۹۷ تا ۶۱۹؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۱، ص ۲۰۰ تا ۲۱۵۔

54۔ اَلشِّرْعَۃُ الْبَھِیَّۃُ فِیْ تَحْدِیْدِ الْوَصِیَّۃِ (۱۳۱۷ھ)

﴿کشادہ راستہ، وصیت کی جامع ومانع تعریف کے بیان میں﴾

وصیت کی جامع ومانع تعریف اور اس کی اقسام کا بیان۔

جدید جلد ۲۵، ص ۴۰۳ تا ۴۳۲؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۰، ص ۱۴۱ تا ۱۵۴۔

مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۱، ص ۱۴۱ تا ۱۵۴۔

55۔ اَلصَّافِیَۃُ الْمُوْحِیَۃُ لِحُکْمِ جِلْدِ الْاُضْحِیَۃُ (۱۳۰۷ھ)

﴿قربانی کی کھال کے حکم کی طرف اشارہ کرنے والی صاف ستھری تحریر﴾ (تدیم)

عربی رسالہ مع اردو ترجمہ از بحر العلوم حضرت علامہ مفتی محمد عبد المنان اعظمی مد ظلہ العالی۔
چرم ہائے قربانی (قربانی کی کھالوں) کے مصارف کی تحقیق۔

جدید جلد ۲۰، ص ۵۰۹ تا ۵۶۰؛ قدیم جلد ۸، ص ۴۹۳ تا ۵۳۰۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ قدیم و جدید اور المجمل المعدد میں اس نام میں "جلود" (بہ صیغۂ جمع) مرقوم ہے اور تصانیفِ امام احمد رضا میں "جلود" کی جگہ "جلد" لکھا ہوا ہے۔ اس کے سنِ تصنیف "۱۳۰۷ھ" کے اعتبار سے اس تاریخی نام میں لفظ "جلد" (بہ صیغۂ واحد) ہی درست ہے۔ اعلیٰ حضرت کے عربی دیوان "بساتین الغفران" مرتبۂ جناب ڈاکٹر سیّد حازم محمد بن احمد بن عبد الرحیم المحفوظ صاحب (پروفیسر، اردو، کلیۃ اللغات والترجمۃ، جامعہ ازہر، قاہرہ، مصر) کے صفحہ "ح" پر اعلیٰ حضرت کے ایک رسالے "اَلْمُحَاکَمَۃُ الْمَکِّیَّۃُ فِیْ حُکْمِ جُلُوْدِ الْاُضْحِیَۃُ" کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس نام کے اعداد بھی "۱۳۰۷" بنتے ہیں اور نام بھی ملتا جلتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ "اَلصَّافِیَۃُ الْمُوْحِیَۃُ لِحُکْمِ جِلْدِ الْاُضْحِیَۃُ" ہی کا تاریخی لقب ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی دوسرا رسالہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔]

56۔ اَلصَّمْصَامُ عَلٰی مُشَکِّکٍ فِیْ اٰیَۃِ عُلُوْمِ الْاَرْحَامِ (۱۳۱۵ھ)

﴿علوم ارحام سے تعلق رکھنے والی آیت کے بارے میں شک ڈالنے والے (کی گردن) پر کاٹ ڈالنے والی تلوار﴾ (تدیم)

علوم ارحام سے متعلق آیاتِ کریمہ کی تفسیر اور ڈاکٹروں کے ادّعا اور پادریوں کا رد۔

جدید جلد ۲۶، ص ۴۶۷ تا ۴۸۷؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۲، ص ۴۰ تا ۵۳۔

57۔ اَلطِّرَازُ الْمُعْلَمُ فِیْمَا هُوَ حَدَثٌ مِنْ اَحْوَالِ الدَّمِ (۱۳۲۴ھ)

﴿نشان زدہ نقش، خون کی اُن مختلف حالتوں کے بیان میں جو ناقضِ وضو (وضو توڑنے والی) ہیں﴾ (تدیم)

جسم سے خون چھلکنے، ابھرنے اور بہنے کا فرق اور خون سے وضو ٹوٹنے کے متعلق احکام کی بے مثال تنقیح۔

جدید جلد ۱، ص ۲۷۹ تا ۳۵۲؛ قدیم جلد ۱، ص ۳۰ تا ۲۶۔

جدید ترین جلدِ اوّل، حصۂ الف، ص ۳۶۹ تا ۴۷۰۔

58۔ اَلطُّرَّۃُ الرَّضِیَّۃُ عَلَی النَّیِّرَۃِ الْوَضِیَّۃُ (۱۲۹۵ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿(رسالہ) "اَلنَّیِّرَۃُ الْوَضِیَّۃُ" پر پسندیدہ حاشیہ﴾ (تدیم)

[دیکھیے "اَلنَّیِّرَۃُ الْوَضِیَّۃُ فِیْ شَرْحِ الْجَوْهَرَۃِ الْمُضِیَّۃُ"، جس کا یہ حاشیہ ہے۔]

59۔ اَلطِّرْسُ الْمُعَدَّلُ فِیْ حَدِّ الْمَآءِ الْمُسْتَعْمَلُ (۱۳۲۰ھ)

﴿استعمال شدہ پانی کی تعریف میں منصف صحیفہ (رسالہ)﴾
مستعمل پانی کی تعریف و تحقیق۔

جدید جلد ۲، ص ۴۳ تا ۱۱۲؛ قدیم جلد ۱، ص ۲۳۷ تا ۲۶۰۔

60۔ اَلطِّلْبَۃُ الْبَدِیْعَۃُ فِیْ قَوْلِ صَدْرِ الشَّرِیْعَۃُ (۱۳۳۵ھ)

﴿صدر الشریعہ کے قول سے متعلق انوکھی مطلوبہ تحریر﴾ (تدیم)

صاحبِ شرح وقایہ حضرت امام صدر الشریعہ عبید اللہ بن محمد علیہ الرحمۃ (المتوفی: ۷۴۷ھ) کی ایک عبارت پر محققانہ بحث۔

جدید جلد ۴، ص ۱۸۹ تا ۲۸۲؛ قدیم جلد ۱، ص ۸۰۳ تا ۸۳۴۔

[نوٹ: یہ "حُسْنُ التَّعَمُّمِ لِبَیَانِ حَدِّ التَّیَمُّمِ" کا ملحقہ رسالہ ہے۔]

61۔ اَلطَّیِّبُ الْوَجِیْزُ فِیْ اَمْتِعَۃِ الْوَرَقِ وَالْاِبْرِیْزِ (۱۳۰۹ھ)

﴿سونے اور چاندی کی اشیا کو استعمال کرنے کے بارے میں مزیدار مختصر کلام﴾

مرد اور عورت کون سی دھاتیں کس وزن تک استعمال کر سکتے ہیں؛ نیز اُن کے لیے کام دار جوتے اور ٹوپی کی حدِ جواز کا بیان۔

جدید جلد ۲۲، ص ۱۳۱ تا ۱۳۵۔

62۔ اَلظَّفَرُ لِقَوْلِ زُفَرْ (۱۳۳۵ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿امام زُفر (علیہ الرحمۃ) کے قول کی فتح﴾ (ندیم)

وقت کی تنگی کے باعث جوازِ تیمم کے بارے میں امام زُفر رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کی تقویت۔

جدید جلد ۳، ص ۴۴۱ تا ۴۶۳؛ قدیم جلد ۱، ص ۶۲۴ تا ۶۳۰۔

[نوٹ: یہ "سَمْحُ النُّدْرَۃِ فِیْمَا یُوْرِثُ الْعَجْزَ عَنِ الْمَاءِ" کا ضمنی رسالہ ہے اور "سَمْحُ النُّدْرَۃِ" خود "حُسْنُ التَّعَمُّمْ" کا ضمنی رسالہ ہے۔]

63۔ اَلْعَرُوْسُ الْمِعْطَارُ فِیْ زَمَنِ دَعْوَۃِ الْاِفْطَارْ (۱۳۱۲ھ)

﴿افطار کی دعا کے وقت کے بیان میں عطر آلود دولھا﴾

دعائے اِفطار بعدِ اِفطار پڑھنے کا بیان۔

جدید جلد ۱۰، ص ۶۳۱ تا ۶۴۵؛ قدیم جلد ۴، ص ۶۵۲ تا ۶۵۷۔

✿ اَلْعَطَایَا الْقَدِیْرُ فِیْ حُکْمِ التَّصْوِیْرْ (۱۳۳۱ھ)

[دیکھیے "عَطَایَا الْقَدِیْرُ فِیْ حُکْمِ التَّصْوِیْرْ"، جو اس رسالے کا درست نام ہے۔]

64۔ اَلْفَضْلُ الْمَوْھِبِیْ فِیْ مَعْنٰی اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ (۱۳۱۳ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿(اللہ کا) بخشش و عطیے والا فضل (امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے) اس قول کے معنیٰ میں کہ جب کوئی حدیث صحت کو پہنچ جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔﴾ (ندیم)

اقسامِ حدیث کی صحتِ اثری و عملی اور مولوی نذیر حسین دہلوی کی جہالت کا بیان؛ نیز امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ (جب کوئی حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو وہی (حدیث) میرا مذہب ہے) کا درست مفہوم۔

جدید جلد ۲۷، ص ۶۱ تا ۸۸۔

[نوٹ: اس رسالے کے آخر میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "مناسب کہ ان مختصر سطور کو بلحاظ مضامین 'اَلْفَضْلُ الْمَوْھِبِیْ فِیْ مَعْنٰی اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ' سے مسمّٰی کیجیے، اور بنظرِ تاریخ 'اَعَزُّ النِّکَاتْ بِجَوَابِ سُوَالِ اَرْکَاتْ (۱۳۱۳ھ)' لقب دیجیے۔" نیز اسی رسالے کے متعلق اعلیٰ حضرت اپنے دوسرے رسالے "حَیَاۃُ الْمَوَاتْ" کے ضمنی رسالے "اَلْوِفَاقُ الْمَتِیْن" کے آخری صفحات میں اس نام (الفضل الموھبی) پر حاشیہ دے کر لکھتے ہیں: "اس کا سوال شہر ارکاٹ سے آیا تھا لہٰذا تاریخی لقب 'اَعَزُّ النِّکَاتْ بِجَوَابِ سُوَالِ اَرْکَاتْ' ہے۔ یہ رسالہ غیر مقلّدوں کے اُس مشہور مغالطہ کے ردِّ بلیغ میں ہے کہ امامِ اعظم نے خود فرمادیا ہے 'جب حدیث صحیح ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے'۔ ایک غیر مقلّد نے یہ اعتراض بہت طمطراق سے چھاپا اور حنفیہ سے طلبِ جواب ہوا، یہاں بھی وہ پرچہ بھیجا جس کے جواب میں بفضلہٖ تعالیٰ یہ مختصر و نافع رسالہ تحریر ہوا ۱۲ منہ"۔ دیکھیے فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ۲ صفحہ: ۳۷۴/۳ اور جدید جلد ۹ صفحہ: ۹۳۲۔]

65۔ اَلْفِقْهُ التَّسْجِيْلِيْ فِيْ عَجِيْنِ النَّارْجِيْلِيْ (۱۳۱۸ھ)

﴿فیصلہ کن دانائی، تاڑی سے خمیر شدہ آٹے کے بارے میں﴾

تاڑی (کھجور کی قسم کے ایک درخت "تاڑ" کا نشہ آور رس) سے خمیر شدہ آٹے کا شرعی حکم۔

جدید جلد ۲۵، ص ۱۰۷ تا ۲۰۳؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۰، ص ۵۰ تا ۸۴؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۱، ص ۵۰ تا ۸۴۔

66۔ اَلْقُطُوْفُ الدَّانِيَةُ لِمَنْ اَحْسَنَ الْجَمَاعَةَ الثَّانِيَةَ (۱۳۱۳ھ)

﴿جماعتِ ثانیہ کو مستحسن (بہتر، پسندیدہ، خوب) قرار دینے والے کے لیے جھکے ہوئے خوشے﴾

جماعتِ ثانیہ کے ثبوت سے متعلق نادر تحقیقات۔

جدید جلد ۷، ص ۱۱۳ تا ۱۲۹؛ قدیم جلد ۳، ص ۳۳۹ تا ۳۴۴۔

67۔ اَلْقِلَادَةُ الْمُرَصَّعَةُ فِيْ نَحْرِ الْاَجْوِبَةِ الْاَرْبَعَةِ (۱۳۱۲ھ)

﴿چار جوابوں کے مقابلے میں پرویا ہوا ہار﴾

مولوی اشرف علی تھانوی کے چار فتووں کا ردِ بلیغ۔

جدید جلد ۷، ص ۶۵ تا ۱۱۲؛ قدیم جلد ۳، ص ۳۲۴ تا ۳۳۹۔

68۔ اَلْقَمْعُ الْمُبِيْنُ لِاٰمَالِ الْمُكَذِّبِيْنَ (۱۳۲۹ھ) (نامکمل رسالہ)

﴿جھٹلانے والوں کی اُمیدوں کے لیے کھلی ہوئی قیف﴾ (قدیم)

مسایرہ، شرح مواقف اور حاشیۂ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کی عبارات سے قائلینِ امکانِ کذب (جھوٹ پر اللہ تعالیٰ کی قدرت ماننے والوں) کے استدلال کا رد۔

جدید جلد ۱۵، ص ۳۶۵ تا ۵۱۳؛ قدیم جلد ۶، ص ۲۸۲ تا ۲۹۶۔

69۔ اَلْكَشْفُ شَافِيًا حُكْمُ فُونُوجِرَافِيَا (۱۳۲۸ھ)

﴿فونوگراف (گراموفون) کے حکم کے بارے میں تسلی بخش وضاحت﴾

فونوگراف میں قرآنِ مجید کی تلاوت کی آواز بھرنے اور سننے نیز اس سے مزامیر کی آوازیں سننے کا حکم۔

جدید جلد ۲۳، ص ۳۱۱ تا ۳۶۹؛ رضا اکیڈمی، جلد ۹، نصفِ آخر، ص ۱۱ تا ۲۸۔

مکتبۂ رضویہ جلد ۱۰، نصفِ آخر، ص ۱۱ تا ۲۸۔

70۔ اَلْكَلِمَةُ الْمُلْهَمَةُ فِي الْحِكْمَةِ الْمُحْكَمَةِ لِوِهَاءِ فَلْسَفَةِ الْمَشْئَمَةِ (۱۳۳۸ھ)

﴿نحوست والے (گروہ) کے فلسفے کی کمزوری کے لیے زبردست حکمت پر مبنی الہام شدہ کلمہ﴾ (قدیم / دائم)

فلسفۂ قدیمہ کا ردِ بلیغ۔

جدید جلد ۲۷، ص ۳۸۳ تا ۵۷۵۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ میں اس نام کی سرخی میں "فلسفہ" کی جگہ "الفلسفۃ" لکھا ہے، جب کہ اس کے اگلے ہی صفحے پر جہاں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اس رسالے کا نام رکھا ہے وہاں "فلسفۃ" مرقوم ہے اور اس تاریخی نام کے اعداد "۱۳۳۸" کے اعتبار سے "فلسفہ" ہی درست ہے۔]

71۔ اَلْكَوْكَبَةُ الشِّهَابِيَّةُ فِيْ كُفْرِيَّاتِ اَبِي الْوَهَّابِيَّةِ (۱۳۱۲ھ)

﴿امام الوہابیہ کے کفریات کے بارے میں چمک دار ستارہ﴾

امام الوہابیہ (اسمٰعیل دہلوی مصنفِ تقویۃ الایمان) کے کفریات کا رد۔

جدید جلد ۱۵، ص ۱۶۷ تا ۲۳۷۔

[نوٹ: "سَلُّ السُّيُوْفِ الْهِنْدِيَّةِ عَلٰى كُفْرِيَّاتِ بَابَا النَّجْدِيَّةِ" اسی رسالے کا خلاصہ ہے۔]

72- اَلْمُبِیْنُ خَتْمُ النَّبِیِّیْنَ (۱۳۲۶ھ) (نامکمل رسالہ)

﴿حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل﴾

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین والمرسلین (آخری نبی) ہونے کا روشن بیان۔

جدید جلد ۱۴، ص ۳۳۱ تا ۳۵۵؛ قدیم جلد ۶، ص ۵۵ تا ۶۶۔

73- اَلْمَحَجَّةُ الْمُؤْتَمِنَةُ فِیْ اٰیَةِ الْمُمْتَحِنَةِ (۱۳۳۹ھ)

﴿سورۂ ممتحنہ کی آیت کریمہ کے بارے میں درمیانی راستہ﴾

تحریکِ خلافت اور غیر مسلموں سے ترکِ موالات سے متعلق بحث۔

جدید جلد ۱۴، ص ۴۱۹ تا ۵۴۴۔

74- اَلْمَطَرُ السَّعِیْدُ عَلٰی نَبْتِ جِنْسِ الصَّعِیْدِ (۱۳۳۵ھ)

﴿جنسِ صعید (جنسِ زمین) کی نبات پر بارانِ مسعود (مبارک بارش)﴾

جنسِ زمیں سے کیا مراد ہے (تحقیقی بیان)۔

جدید جلد ۳، ص ۵۷۹ تا ۷۰۷؛ قدیم جلد ۱، ص ۶۶۸ تا ۷۱۹۔

[نوٹ: یہ "حُسْنُ التَّعَمُّمِ لِبَیَانِ حَدِّ التَّیَمُّمِ" کا ضمنی رسالہ ہے۔]

75- اَلْمَقْصَدُ النَّافِعُ فِیْ عُصُوْبَةِ الصِّنْفِ الرَّابِعِ (۱۳۱۵ھ)

﴿چوتھی قسم کے عَصَبہ ہونے میں نفع دینے والا مقصد﴾

عَصَبہ بِنَفْسِہٖ کی قسمِ چہارم یعنی فروعِ جدِّ میت کے بارے میں آٹھ سوالات پر مشتمل استفتا کا مفصل ومدلل جواب۔ (وراثت سے متعلق آٹھ سوالات کے جوابات)۔

جدید جلد ۲۶، ص ۱۵۳ تا ۱۶۶؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۰، ص ۳۷۹ تا ۳۸۷؛
مکتبۂ رضویہ، جلد ۹، ص ۲۵۶ تا ۲۶۴۔

76- اَلْمِنَّةُ الْمُمْتَازَةُ فِیْ دَعَوَاتِ الْجَنَازَةِ (۱۳۱۸ھ)

﴿نمازِ جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں ممتاز نعمت﴾ (قدیم)

جنازے کی دعائیں اور قبر پر تلقین کا طریقہ۔

جدید جلد ۹، ص ۲۰۹ تا ۲۲۴؛ قدیم جلد ۴، ص ۸۸ تا ۹۶۔

77- اَلْمُنٰی وَالدُّرَرُ لِمَنْ عَمَدَ مِنِّیْ آرْڈَرْ (۱۳۱۱ھ) (نامکمل رسالہ)

﴿خواہشات اور موتیوں کی فراہمی اس کے لیے جس نے منی آرڈر کا قصد کیا﴾

منی آرڈر کی فیس کا شرعی حکم۔

جدید جلد ۱۹، ص ۵۶۳ تا ۶۰۷؛ قدیم جلد ۸، ص ۱۹۷ تا ۲۱۳۔

(رضا اکیڈمی جلد ۱۰، ص ۹ تا ۳۱ اور مکتبہ رضویہ، جلد ۱۱، ص ۹ تا ۳۱ میں بھی یہ رسالہ مکرر موجود ہے)۔

78- اَلنَّمِیْقَةُ الْاَنْقٰی فِیْ فَرْقِ الْمُلَاقِیْ وَالْمُلْقٰی (۱۳۲۷ھ)

﴿ملنے والے اور ڈالے گئے پانی کے فرق میں ایک پاکیزہ تحریر﴾

ماءِ قلیل (تھوڑے/کم پانی) میں بے وضو یا جنب کے ہاتھ ڈالنے کا حکم۔

جدید جلد ۲، ص ۱۱۳ تا ۲۴۸؛ قدیم جلد ۱، ص ۲۶۱ تا ۳۰۵۔

79- اَلنُّوْرُ وَالضِّیَاءُ فِیْ اَحْکَامِ بَعْضِ الْاَسْمَاءِ (۱۳۲۰ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿بعض ناموں کے احکام سے متعلق نور اور ضیا﴾ (قدیم)

بعض جائز اور بعض ناجائز ناموں کا بیان۔

جدید جلد ۲۴، ص ۶۷۷ تا ۷۰۷؛ رضا اکیڈمی، جلد ۹، نصفِ اول، ص ۲۰۰ تا ۲۰۶؛
مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۰، نصفِ اول، ص ۲۰۰ تا ۲۰۶۔

[نوٹ: فتاوٰی رضویہ، جدید جلد ۲۴ کے پیش لفظ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ رسالہ فتاوٰی رضویہ قدیم میں موجود نہیں ہے؛ جب کہ مکتبۂ رضویہ، کراچی کی شائع کردہ

جلد ۱۰ اور رضا اکیڈمی، بمبئی کی مطبوعہ جلد ۹ میں یہ رسالہ شامل ہے؛ البتہ دونوں ہی قدیم جلدوں میں یہ رسالہ نامکمل صورت میں ہے اور ان میں نام کی نشاندہی بھی نہیں کی گئی۔ اس رسالے سے متعلق مزید ضروری و مفید معلومات کے لیے "اَلْحِلْیَۃُ الْاَسْمَآءُ لِحُکْمِ بَعْضِ الْاَسْمَآءِ" کے تحت ہمارے دو عدد تفصیلی نوٹس ملاحظہ فرمائیں۔]

80۔ اَلنُّوْرُ وَالنُّوْرَقُ لِاِسْفَارِ الْمَآءِ الْمُطْلَقِ (۱۳۳۴ھ)

﴿آبِ مطلق کا حکم روشن کرنے کے لیے نور اور رونق﴾

آبِ مطلق (مطلق پانی) کے بارے میں تحقیق۔

جدید جلد ۲، ص ۳۵۱ تا جلد ۳، ص ۲۴۹؛ قدیم جلد ۱، ص ۳۰۷ تا ۵۵۲۔

[نوٹ ۱: اس رسالے کے نام کی سرخی میں لفظ "النورق" پر حاشیہ دے کر صاحب زادہ حضرت علامہ قاضی محمد عبدالدائم دائم صاحب مدظلہ العالی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور ہزارہ (خیبر پختون خواہ، پاکستان)، لکھتے ہیں: "اگرچہ تمام نسخوں میں لفظ "النورق" ہے مگر کتبِ لغت میں یہ لفظ نہیں ملا۔ میری رائے میں یہ "الرونق" ہونا چاہیے۔ اس سے عدد اور معنیٰ دونوں درست رہتے ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۲، ص ۳۵۱)

ہم نے حضرت علامہ قاضی عبد الدائم صاحب مدظلہ العالی سے مزید معلومات کے لیے ٹیلی فون پر گفتگو کا شرف حاصل کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "'اَلنُّوْرَق' کوئی لفظ نہیں ہے، کسی کاتب نے غلطی سے لکھ دیا ہوگا؛ اعلیٰ حضرت نے یقیناً 'اَلرَّوْنَق' ہی لکھا ہوگا۔" ہم نے عرض کیا کہ حضرت! کہیں ایسا تو نہیں کہ اس میں قلبِ مکانی واقع ہوا ہو، جس کے تحت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے "اَلرَّوْنَق" کو "اَلنُّوْرَق" کر لیا ہو؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: "قلب بلا وجہ تو واقع نہیں ہوتا۔ یہاں کوئی وجہ قلب کی پائی ہی نہیں جاری۔ عرفِ عام میں اہلِ زبان قلب کر لیتے ہیں؛ کلامِ عرب میں "اَلنُّوْرَق" کی کوئی مثال نہیں ملتی۔"

"قلبِ مکانی" (جگہ کا بدلنا) حروف کی تقدیم و تاخیر کو کہتے ہیں۔ یعنی "کسی لفظ میں بعد والے حرف کو پہلے والے حرف کی جگہ اور پہلے والے حرف کو بعد والے حرف کی جگہ لے جانا" یا "فاء کلمے کو عین کلمے کی جگہ اور عین کو فاء کی جگہ، اور کبھی عین کو لام کی جگہ لے جانا، اسی طرح کبھی لام کلمے کو فاء کی جگہ، فاء کو عین کی جگہ اور عین کو لام کی جگہ لے جانا"۔ جیسے: "اَشْیَآءُ" ("شَیْءٌ" کا اسم جمع) دراصل "شَیْئَآءُ" تھا۔ قلبِ مکانی کے بارے میں مفصل معلومات مع امثال کے لیے ملاحظہ فرمائیں حضرت علامہ مفتی عنایت احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیفِ لطیف "علم الصیغہ"۔]

[نوٹ ۲: اس رسالے میں دو ضمنی رسالے ہیں: (۱) عَطَآءُ النَّبِیِّ لِاِفَاضَۃِ اَحْکَامِ مَآءِ الصَّبِیِّ (۲) اَلدِّقَّۃُ وَالتِّبْیَانُ لِعِلْمِ الرِّقَّۃِ وَالسَّیَلَانِ۔]

81۔ اَلنَّھْیُ الْاَکِیْدُ عَنِ الصَّلَاۃِ وَرَآءَ عِدَی التَّقْلِیْدِ (۱۳۰۵ھ)

﴿دشمنانِ تقلید کے پیچھے نماز سے سخت ممانعت﴾ (قدیم)

غیر مقلدین کے پیچھے نماز ناجائز ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۶، ص ۶۴۷ تا ۷۲۱؛ قدیم جلد ۳، ص ۲۸۱ تا ۳۱۳۔

[نوٹ: یہ تاریخی نام ہے اور اس کے ایک نسخۂ قدیمہ مطبوعۂ مطبع حسنی، بریلی، کے (یہ نسخہ اعلیٰ حضرت کے بھتیجے حضرت علامہ حسنین رضا خاں قادری بریلوی ابنِ استاذِ زمن شہنشاہِ سخن حضرت مولانا حسن رضا خاں قادری بریلوی علیہم الرحمۃ کے زیرِ اہتمام شائع ہوا تھا۔) سرورق اور رضا اکیڈمی، بمبئی، کے علاحدہ سے شائع کردہ نسخے کے (اس نسخے کے اندرونی سرورق پر "الصَّلَاۃِ" کی جگہ "لِصَّلَاۃِ" لکھا ہے، جو کہ تاریخی نام کے اعتبار سے غلط ہے۔) اندرونی سرورق پر اس کا تاریخی لقب "مُکَاشِفُ مَکَایِدِ لَامَذْھَبَاں (۱۳۰۵ھ)" لکھا ہے۔ اس رسالے کے نام کے اندر لفظ "عِدَی" ("عَدُوٌّ" کا اسم جمع) کو "عِدَی" ("عَدُوٌّ" کی جمع) بھی پڑھ سکتے ہیں۔]

82۔ اَلنَّهْیُ الْحَاجِزُ عَنْ تَکْرَارِ صَلَاۃِ الْجَنَائِزْ (۱۳۱۵ھ)

﴿نمازِ جنازہ کی تکرار سے روکنے والی ممانعت﴾

نمازِ جنازہ کی تکرار ناجائز ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۹، ص ۲۶۹ تا ۳۱۴؛ قدیم جلد ۴، ص ۳۴ تا ۵۲۔

83۔ اَلنَّیِّرُ الشِّهَابِیْ عَلٰی تَدْلِیْسِ الْوَهَّابِیْ (۱۳۰۹ھ)

﴿روشن آگ کا شعلہ وہابی کی تدلیس پر﴾

غیر مقلد وہابیوں کی تدلیس و تضلیل اور مسئلۂ تقلید کی تحقیق و تفصیل۔

جدید جلد ۲۷، ص ۵۸۱ تا ۵۹۶۔

84۔ اَلنَّیِّرَۃُ الْوَضِیْئَۃُ فِیْ شَرْحِ الْجَوْهَرَۃِ الْمُضِیْئَۃْ (۱۲۹۵ھ) (غیر تاریخی لقب)

﴿"اَلْجَوْهَرَۃُ الْمُضِیْئَۃُ" کی روشن، پاکیزہ شرح﴾ (قدیم)

مسائلِ حج و زیارت کا بیان۔

جدید جلد ۱۰، ص ۷۷۱ تا ۸۲۹۔

[نوٹ: "المجمل المعدد" میں "اَلنَّیِّرَۃُ الْوَضِیْئَۃُ فِیْ شَرْحِ الْجَوْهَرَۃِ الْمُضِیْئَۃْ (۱۲۹۵ھ)" کو لقب اور "نَقَاءُ النَّیِّرَۃِ فِیْ شَرْحِ الْجَوْهَرَۃْ (۱۲۹۵ھ)" کو اس کا تاریخی نام بتایا گیا ہے۔ یہ دراصل "اَلْجَوْهَرَۃُ الْمُضِیْئَۃُ" از حضرت مولانا حسین بن صالح علوی فاطمی قادری مکی، امام و خطیب شافعیہ علیہ الرحمہ متوفّٰی (۱۳۰۱ھ) کا اردو ترجمہ و شرح ہے اور اپنے حاشیے "اَلطُّرَّۃُ الرَّضِیَّۃُ عَلَی النَّیِّرَۃِ الْوَضِیْئَۃْ (۱۲۹۵ھ)" کے ساتھ فتاویٰ رضویہ جدید میں شامل ہے اور خود اعلیٰ حضرت ہی اس کے مُحَشِّی ہیں۔]

Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

85۔ اَلْوِفَاقُ الْمَتِیْنُ بَیْنَ سَمَاعِ الدَّفِیْنِ وَجَوَابِ الْیَمِیْنْ (۱۳۱۶ھ)

﴿مدفون کے سننے اور مسئلۂ قسم کے درمیان محکم مطابقت﴾

مسئلۂ یمین (قسم) سے سَمَاعِ مَوْتٰی (مُردوں کا سننا) کے خلاف پر استدلال کا رد۔

جدید جلد ۹، ص ۷۸۳ تا ۹۳۶؛ قدیم جلد ۴، ص ۳۲۳ تا ۳۷۶۔

[نوٹ: اس رسالے کے آخر میں اعلیٰ حضرت نے اس نام کو تاریخی لقب لکھا ہے اور اسے اپنا ایک سو آٹھواں رسالہ بتایا ہے۔ یہ "حَیَاۃُ الْمَوَاتِ فِیْ بَیَانِ سَمَاعِ الْاَمْوَاتْ" کا ضمنی رسالہ ہے۔]

86۔ اَلْهَادِ الْکَافْ فِیْ حُکْمِ الضِّعَافْ (۱۳۱۳ھ)

﴿ضعیف حدیثوں کے حکم سے متعلق بھرپور رہنمائی کرنے والا﴾ (قدیم / مفتی ابراہیم)

فضائلِ اعمال و مناقب میں بہ اتفاقِ علما ضعیف حدیث کے مقبول ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۵، ص ۴۷۷ تا ۵۳۸؛ قدیم جلد ۲، ص ۳۵۱ تا ۳۸۱۔

[نوٹ: یہ اعلیٰ حضرت کے رسالے "مُنِیْرُ الْعَیْنْ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْهَامَیْنْ" کے آٹھ (شانزدہم تا بست و سوم) افادوں پر مشتمل ایک ضمنی رسالہ ہے، جس کے آخر میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام شاہ احمد رضا خاں فاضل و محدث بریلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں: "مناسب ہے کہ یہ افادے اس مسئلہ خاص میں جدا رسالہ قرار دیے جائیں اور بلحاظِ تاریخ "اَلْهَادِ الْکَافْ فِیْ حُکْمِ الضِّعَافْ (۱۳۱۳ھ)" لقب پائیں۔" اور اسی جگہ "الهاد" پر حاشیہ دے کر لکھتے ہیں: "منقوص محلی باللام سے بھی حذفِ "یا" فصیح کلام میں شائع و ذائع ہے، یَوْمَ التَّلَاقِ (پارہ: ۲۴، سورۂ غافر (مومن)، آیت ۱۵)، یَوْمَ التَّنَادِ (پارہ: ۲۴، سورۂ مومن، آیت ۳۲)، اَلْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ (پارہ:

۱۳، سورۂ رعد، آیت ۹) الی غیر ذٰلک۔ امام ابنِ حجر عسقلانی کی کتاب ہے "اَلْکَافِ الشَّافِ فِیْ تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ الْکَشَّافِ"۔"]

87- اَلْهَادِیُ الْحَاجِبُ عَنْ جَنَازَةِ الْغَائِبِ (۱۳۲۶ھ)

﴿غائب کی نمازِ جنازہ سے روکنے والا ہادی﴾

غائبانہ نمازِ جنازہ کے ناجائز ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۹، ص ۳۱۷ تا ۳۶۹؛ قدیم جلد ۴، ص ۵۸ تا ۷۷۔

[نوٹ: المجمل المعدد میں اس نام کے اندر "الحاجب" کی جگہ "الحاحب" مرقوم ہے؛ غالباً اس میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے "ج" کا نقطہ لگنے سے رہ گیا ہے۔]

88- اَلْهِبَةُ الْاَحْمَدِيَّةُ فِی الْوِلَايَةِ الشَّرْعِيَّةِ وَالْعُرْفِيَّةِ (۱۳۳۳ھ)

﴿شرعی اور عرفی ولایت کے بارے میں احمدی ہبہ﴾

دینی اور دنیوی ولایت و حکومت کی مجتہدانہ تحقیق اور اس بارے میں ایک غلط فتوے کا رد۔

جدید جلد ۱۸، ص ۵۱۱ تا ۵۶۶؛ قدیم جلد ۷، ص ۳۸۹ تا ۵۱۱۔

89- اَلْهَنِیْءُ النَّمِیْرُ فِی الْمَاءِ الْمُسْتَدِیْرِ (۱۳۳۴ھ)

﴿خوش گوار صاف آبِ مستدیر کی تحقیق﴾

مُسْتَدِیر پانی کی مساحتِ دَہ دَر دَہ کا بیان۔

جدید جلد ۲، ص ۲۸۵ تا ۳۰۸؛ قدیم جلد ۱، ص ۳۲۱ تا ۳۳۰۔

90- اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ فِیْ قَلْبِ عِقْدِ الرَّابِطَةِ (۱۳۰۹ھ)

﴿وہ یاقوت جو خالص عقدِ رابطہ کا ذریعہ ہے﴾

تصورِ شیخ اور شغلِ برزخ کے اثبات پر دلائل و براہین۔

جدید جلد ۲۱، ص ۵۶۹ تا ۵۹۶۔

[نوٹ: اس رسالے کے آخر میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: "الحمد للہ کہ یہ مختصر جواب مظہر صواب اوائل جمادی الآخر ۱۳۰۹ھ میں مرتب اور بلحاظ تاریخ "اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ فِیْ قَلْبِ عِقْدِ الرَّابِطَةِ" ملقب ہوا۔"]

91- اُمُوْرِ عِشْرِيْنَ دَرْ اِمْتِيَازِ عَقَائِدِ سُنِّيِّيْنَ (۱۳۱۸ھ) (غیر تاریخی نام)

(یہ نام فارسی ترکیب میں ہے)

﴿سنیوں کے عقائد کی پہچان میں ۲۰ (بیس) امور﴾

سُنی اور غیر سُنی میں امتیاز کرنے والے بیس امور کا بیان۔

جدید جلد ۲۹، ص ۶۱۳ تا ۶۱۷۔

92- اِنْبَاءُ الْمُصْطَفٰی بِحَالِ سِرٍّ وَّاَخْفٰی (۱۳۱۸ھ) (فارسی ترکیب میں "اِنباءِ المصطفیٰ بحالِ سرّ و اخفیٰ" پڑھیں گے۔)

﴿(اللہ تعالیٰ کا) حضرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (یا حضور کا لوگوں کو) راز اور پوشیدہ ترین باتوں کی خبر دینا﴾ (قدیم)

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عَالِمِ مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ (جو ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے کے جاننے والے) ہونے کا ثبوت۔

جدید جلد ۲۹، ص ۴۸۵ تا ۵۱۰۔

[نوٹ: "اِنْبَاءُ الْمُصْطَفٰی بِحَالِ سِرٍّ وَّاَخْفٰی" شائع کردہ رضا اکیڈمی، بمبئی (سنِ اشاعت: ۱۳۱۸ھ)، کے اندرونی سرورق پر "اِنْبَآءُ" کی جگہ "انباء" (بغیر "و"

کے) اور "بِنَاءٌ" کی بجائے "بناء" لکھا ہے، یہ دونوں ہی غلط ہیں، نیز "اَلدَّوْلَةُ الْمَكِّيَّةُ بِالْمَادَّةِ الْغَيْبِيَّةِ" مطبوعہ مُؤَسَّسَةُ رَضَا (رضا فاؤنڈیشن)، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور (سنِ اشاعت: ۲۰۰۱ء)، صفحہ ۴۷ اور ۷۰، اور فتاوٰی رضویہ، "المجمل المعدد"، "تصانیفِ امام احمد رضا"، وغیرہ میں بھی لفظِ "انباء" بغیر "ؤ" ہی کے لکھا ہے؛ اِسی طرح "الدولة المكية" مطبوعہ مکتبۂ رضویہ، کراچی (سنِ اشاعت: ۲۰۰۰ء)، (اردو ترجمے والی عبارت میں) کے صفحہ ۴۱ پر "ابناء" اور صفحہ ۸۱ پر "انباء" لکھا ہے، یہ دونوں ہی غلط ہیں؛ جب کہ مکتبۂ رضویہ کے اِسی نسخۂ "الدولة المكية" (عربی عبارت میں) کے صفحہ ۴۰ اور ۸۲، نیز "الدولة المكية"، مطبوعہ الرضا مرکزی دارالاشاعت، ۸۲، سوداگراں، بریلی (سنِ اشاعت: ۱۹۹۸ء)، کے صفحہ ۱۵ اور ۳۱ پر اعلیٰ حضرت نے اس رسالے کا ذکر فرمایا ہے اور وہاں لفظ "انباؤ" "ؤ" کے ساتھ لکھا ہے اور "انباؤ" کو "ؤ" کے ساتھ ہی لکھنے سے اس تاریخی نام کے عدد "۱۳۱۸" حاصل ہوتے ہیں؛ لٰہذا یہی (انباؤ) درست ہے۔]

93- اَلنَّصَحُ الْحُكُوْمَةُ فِيْ فَصْلِ الْخُصُوْمَةِ (۱۳۲۱ھ)

﴿جھگڑا ختم کرنے کے لیے خالص ترین فیصلہ﴾

شرکت و میراث سے متعلق ایک پیچیدہ مسئلے کا انتہائی شاندار فیصلہ۔

جدید جلد ۱۸، ص ۲۵۵ تا ۲۷۷؛ قدیم جلد ۷، ص ۳۶۲ تا ۳۷۷۔

94- اَنْفَسُ الْفِكْرِ فِيْ قُرْبَانِ الْبَقَرِ (۱۲۹۸ھ)

﴿گائے کی قربانی کے بارے میں پاکیزہ ترین فکر﴾ (قدیم)

گاؤ کُشی (گائے ذبح کرنا) کے معاملے میں مفصّل تحقیقات اور ہندوؤں کے شبہات کا ازالہ۔

جدید جلد ۱۴، ص ۵۳۵ تا ۵۵۸؛ قدیم جلد ۸، ص ۴۴۳ تا ۴۴۸۔

95- اَنْوَارُ الْاِنْتِبَاهِ فِيْ حِلِّ نِدَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (۱۳۰۴ھ)

﴿یارسول اللہ کہنے کے جواز کے بارے میں بیداری کے انوار﴾ (دائم)

یارسول اللہ کہنے کے جواز میں قوی دلائل۔

جدید جلد ۲۹، ص ۵۳۹ تا ۵۶۹؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۲، ص ۹۹ تا ۱۱۲۔

96- اَنْوَرُ الْبِشَارَةِ فِيْ مَسَائِلِ الْحَجِّ وَالزِّيَارَةِ (۱۳۲۹ھ)

﴿حج و زیارت کے مسائل سے متعلق روشن ترین حسن و جمال﴾ (قدیم)

آدابِ سفر، مقدماتِ حج، احکامِ حج، احرام، طواف اور طریقۂ حج وغیرہ کا بیان۔

جدید جلد ۱۰، ص ۷۲۵ تا ۷۶۹؛ قدیم جلد ۴، ص ۶۹۰ تا ۷۴۴۔

[نوٹ ۱: "بَشَارَة" کے معنٰی ہیں "حسن و جمال" اور "بِشَارَة" کے معنٰی ہیں "خوش خبری"۔ اس رسالے کے نام کے شروع میں "بَشَارَة" کی جگہ "بِشَارَة" پڑھیں تو معنٰی ہوں گے: "حج و زیارت کے مسائل سے متعلق روشن ترین خوش خبری"۔]

[نوٹ ۲: علامہ عبدالمبین نعمانی صاحب نے تصانیفِ امام احمد رضا میں اس نام کو غیر تاریخی لکھا ہے؛ جب کہ یہ نام تاریخی ہے۔ "انور البشارة" کے ایک نسخۂ قدیمہ، مطبوعہ

قادری پریس، واقع جماعتِ رضائے مصطفیٰ، محلہ سوداگراں، بریلی، انڈیا، کے سرورق پر اور فتاویٰ رضویہ قدیم میں اس رسالے کے نام کے شروع میں "انور" ہی لکھا ہے اور اسی سے اس تاریخی نام کے اعداد "۱۳۲۹" حاصل ہوتے ہیں؛ جب کہ رضا اکیڈمی، بمبئی کے "مسائلِ حج وزیارت" کے نام سے علاحدہ سے شائع کیے گئے "انور البشارۃ" کے نسخے (مطبوعہ: ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء) میں "انوار" مرقوم ہے؛ نیز فتاویٰ رضویہ جدید میں بھی "انوار" ہی لکھا ہے۔ "انوار" لکھنے سے اس کے اعداد "۱۳۳۰" ہوں گے؛ جب کہ مذکورۂ بالا تمام مقامات پر اس رسالے کا سالِ تصنیف "۱۳۲۹ھ" مرقوم ہے۔ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ میں حضرت علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ العالی سے ہم نے جب یہ تفصیل عرض کی تو آپ نے فرمایا: "اصل میں یہ رسالہ "اَنْوَرُ الْبِشَارَۃ" ہی ہے، بعد میں "اَنْوَارُ الْبِشَارَۃ" مشہور ہو گیا۔]

97۔ اَنْھَارُ الْاَنْوَارِ مِنْ یَمِّ صَلَاۃِ الْاَسْرَارِ (۱۳۰۵ھ)

﴿صَلَاۃُ الْاَسْرَار (نمازِ غوثیہ) کے دریاسے انوار (روشنیوں) کی نہریں﴾ (نمازِ غوثیہ کی تحقیق واثبات اور اس سے متعلق مخالفین کے شکوک وشبہات کا رد۔

جدید جلد ۷، ص ۵۶۹ تا ۶۳۱؛ قدیم جلد ۳، ص ۵۲۰ تا ۵۴۸۔

[نوٹ ۱: "حیاتِ اعلیٰ حضرت"، جلدِ دوم، صفحہ ۱۴، "ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاء" شرح "اَحْسَنُ الْوِعَاء لِاٰدَابِ الدُّعَاء" مطبوعہ مطبع اہلِ سنّت وجماعت، بریلی (یہ نسخہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی علیہما الرحمۃ کے زیرِ اہتمام شائع ہوا تھا)، صفحہ ۱۰۲، نیز فتاویٰ رضویہ قدیم میں یہ نام "اَنْھَارُ الْاَنْوَارِ مِنْ یَمِّ صَلَاۃِ الْاَسْرَار" اسی طرح مرقوم ہے اور اسی طرح لکھنے سے اس تاریخی نام کے عدد "۱۳۰۵" حاصل ہوتے ہیں؛ جب کہ "اَنْھَارُ الْاَنْوَارِ مِنْ یَمِّ صَلَاۃِ الْاَسْرَار" مطبوعہ

دینِ محمدی پریس، لاہور، کے (یہ نسخہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت ابو البرکات حضرت علامہ سیّد احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے زیرِ اہتمام شائع ہوا تھا) سرورق پر، نیز "ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاء" مطبوعہ سنّی باب الاشاعت، کاغذی بازار، کراچی (بارِ اوّل: اگست ۱۹۷۳ء)، صفحہ ۱۸۱، "فضائلِ دعا" (ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاء)، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی (سنِ اشاعت: ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء)، صفحہ ۱۷۵ اور فتاویٰ رضویہ جدید وغیرہ میں لفظ "صلاۃ" الف کے بجائے "واو" سے (صلوٰۃ) لکھا ہے، جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔ لہٰذا، اس نام کے اندر "صلاۃ" کو "صلوٰۃ" لکھنا غلط ہے۔]

[نوٹ ۲: اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری برکاتی فاضل و محدثِ بریلوی اپنے والدِ ماجد افضل المحققین اکمل المدققین حضرت علامہ مولانا محمد نقی علی خان قادری برکاتی بریلوی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَ اَرْضَاھُمَا وَ جَعَلَ الْجَنَّۃَ مَصِیْرَھُمَا وَ مَثْوَاھُمَا) کی تصنیفِ لطیف مسمّٰی بہ نام "اَحْسَنُ الْوِعَاء لِاٰدَابِ الدُّعَاء" کی شرح وذیل مسمّٰی بہ اسم "ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاء" مطبوعہ مطبع اہلِ سنّت و جماعت، بریلی، کے صفحہ ۱۰۲ پر لکھتے ہیں:

"فقیر نے ایک مبسوط رسالہ اِس (نمازِ غوثیہ) کی تحقیق واثبات و ردِّ شکوک وشبہات میں مسمّٰی بنام تاریخی "اَنْھَارُ الْاَنْوَارِ مِنْ یَمِّ صَلَاۃِ الْاَسْرَار" ملقب بہ "اَلْحُجَجُ الْبَھِیَّۃُ لِنُجْحِ الصَّلَاۃِ الْغَوْثِیَّۃ" اور دوسرا رسالہ عربی مختصر اس کی ترکیب وکیفیت وطریقۂ حضراتِ مشائخ قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُمْ میں مسمّٰی بنام تاریخی "اَزْھَارُ الْاَنْوَارِ مِنْ صَبَا صَلَاۃِ الْاَسْرَار" لکھا۔ جسے معیارِ شرعِ مطہر پر اِس نمازِ مقدس کی کامل عیاری اور اعتراضاتِ واہیۂ منکرین کی ذلت وخواری دیکھنی ہو، رسالۂ اُولیٰ اور جسے اِس کی تفصیلی ترکیب اور طریقۂ مروّجۂ حضراتِ مشائخ کی ترتیب سمجھنی ہو، رسالۂ ثانیہ کی طرف رجوع لائے۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔"]

98- اَوْفَى اللُّمْعَةِ فِيْ اَذَانِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (۱۳۲۰ھ)

﴿اذانِ جمعہ کے بارے میں کامل ترین رہ نمائی﴾

جمعہ کے دن اذانِ ثانی مسجد سے باہر دینے کا بیان۔

جدید جلد ۸، ص ۳۹۷ تا ۵۰۷؛ قدیم جلد ۳، ص ۷۷۰ تا ۷۷۳۔

99- اَوَّلُ مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ (۱۳۱۰ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿پانچ نمازوں میں سے کونسی نماز سب سے پہلے کس (نبی) نے پڑھی﴾ (قدیم)

جدید جلد ۵، ص ۴۳ تا ۷۳؛ قدیم جلد ۲، ص ۱۶۳ تا ۱۷۶۔

[نوٹ: "الصَّلَوَاتِ" کو "الصَّلٰوتِ" بھی لکھا گیا ہے؛ چوں کہ لغوی اعتبار سے بھی اس لفظ کی دونوں صورتیں صحیح ہیں اور یہ تاریخی نام بھی نہیں ہے، لہٰذا اس نام کے اندر اس لفظ کو دونوں ہی طرح سے لکھنا درست ہیں۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ قدیم و جدید کی مذکورہ بالا جلدوں میں موجود ہے، لیکن ان میں سے کسی میں بھی اس رسالے کے نام کی نشان دہی نہیں کی گئی۔ علامہ عبد المبین نعمانی صاحب تصانیفِ امام احمد رضا کے صفحہ ۳۸ پر اس رسالے کے نام پر حاشیہ دے کر لکھتے ہیں: "شامل در فتاویٰ رضویہ جلد دوم۔" ہم نے قدیم جلدِ دوم میں اس رسالے کو تلاش کرنے کے بعد نہ صرف فتاویٰ رضویہ جدید میں بھی ڈھونڈ نکالا، بل کہ مذکورہ نسخوں میں موجود اس رسالے کے مقام کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔]

100- اِهْلَاكُ الْوَهَّابِيِّيْنَ عَلٰى تَوْهِيْنِ قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ (۱۳۲۲ھ)

﴿قبورِ مسلمین کی توہین کی بنا پر وہابیوں کی سرکوبی﴾

مسلمانوں کی قبروں سے متعلق احکام۔

جدید جلد ۹، ص ۴۲۹ تا ۴۷۸۔

[نوٹ: یہ رسالہ دراصل صاحب زادہ حضرت علامہ قاضی محمد عبد الدائم دائم صاحب مدظلہ العالی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور، ہزارہ، کے نانا جان

جامع الفضائل قامع الرذائل، حامی السنن، ماحی الفتن حضرت علامہ قاضی محمد عمر الدین سنی حنفی قادری ہزاروی (دیکھیے فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۵، صفحہ ۳۴۹ کا حاشیہ) علیہ الرحمۃ کے ایک فتوے اور اس پر کئی جلیل القدر علماے کرام کی تصدیقات اور تقریباً دو تہائی رسالے پر محیط اعلیٰ حضرت علیہم الرحمۃ کی تصدیق، تقریظ اور افادات پر مشتمل ہے۔]

101- اِيْذَانُ الْاَجْرِ فِيْ اَذَانِ الْقَبْرِ (۱۳۰۷ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿اذانِ قبر کے بارے میں اجر کا اعلان﴾ (قدیم)

میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان کے جواز میں نادر تحقیق۔

جدید جلد ۵، ص ۶۵۳ تا ۶۷۷؛ قدیم جلد ۲، ص ۵۴۴ تا ۵۵۹۔

ب

102- بَابُ الْعَقَائِدِ وَالْكَلَامِ (۱۳۳۵ھ)

﴿عقائد اور کلام کا باب﴾

اس بات کا بیان کہ کوئی کافر اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا۔

جدید جلد ۱۵، ص ۵۲۹ تا ۵۵۳؛ قدیم جلد ۱، ص ۷۳۵ تا ۷۴۹۔

[نوٹ ۱: اس رسالے کے نام "بَابُ الْعَقَائِدِ وَالْكَلَامِ" کے اعداد گن کر جمع کرنے پر، مجموعہ "۳۴۹" حاصل ہوا؛ جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی کہ یہ نام غیر تاریخی ہے؛ لیکن جب ہم نے زبر و بیّنات کے حساب سے اس نام کے اعداد شمار کیے، تو مجموعہ "۱۳۳۵" حاصل ہوا اور یوں یہ نام بھی اکثر اسماے رسائل اعلیٰ حضرت (رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ) کی طرح تاریخی ہی نکلا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے رسالہ "حُسْنُ التَّعَمُّمْ" میں اسے ایک تاریخی لقب "گمراہی کے جھوٹے خدا" بھی دیا ہے۔ دیکھیے فتاویٰ رضویہ قدیم، جلدِ اوّل، صفحہ ۶۶۲ اور جدید جلد ۳، صفحہ ۵۵۳۔]

[نوٹ ۲: یہ "حُسْنُ التَّعَمُّمْ لِبَیَانِ حَدِّ التَّیَمُّمْ" کا ملحقہ رسالہ ہے؛ لیکن رضا فاؤنڈیشن، لاہور، نے اسے علاحدہ سے موضوع کی مناسبت سے پندرھویں جلد میں شایع کیا ہے۔]

103- بَارِقُ النُّوْرِ فِیْ مَقَادِیْرِ مَآءِ الطُّهُوْرْ (۱۳۲۷ھ)

﴿پاکی (وضو و غسل) کے پانی کی مقداروں میں نور کی تابش﴾ (ندیم)

وضو اور غسل میں پانی کی مقدار پر بحث۔

جدید جلد ۱، ص ۵۷۹ تا ۷۹۰؛ قدیم جلد ۱، ص ۱۳۹ تا ۲۲۰۔

جدید ترین جلدِ اوّل، حصہ ب، ص ۷۷۵ تا ۱۰۷۱۔

[نوٹ: "بَرَکَاتُ السَّمَآءِ فِیْ حُکْمِ اِسْرَافِ الْمَآءْ" اسی کا ضمنی رسالہ ہے۔]

104- بَدْرُ الْاَنْوَارِ فِیْ اٰدَابِ الْاٰثَارْ (۱۳۲۶ھ)

﴿آثارِ مقدسہ کے آداب کے بارے میں روشنیوں کا ماہِ کامل﴾

بزرگانِ دین کے آثار و تبرکات کی تعظیم اور اُن کی زیارت پر معاوضے کا بیان۔

جدید جلد ۲۱، ص ۳۹۷ تا ۴۲۴۔

105- بَذْلُ الْجَوَآئِزْ عَلَی الدُّعَآءِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجَنَآئِزْ (۱۳۱۱ھ)

﴿نمازِ جنازہ کے بعد دعا کرنے پر انعامات کی تقسیم﴾

نمازِ جنازہ کے بعد دعا کرنے کا ثبوت اور منکرین کا رد۔

جدید جلد ۹، ص ۲۳۹ تا ۲۵۶؛ قدیم جلد ۴، ص ۲۳ تا ۳۰۔

[نوٹ: اس رسالے کے نام میں "الدعاء" کے "ء" کا ایک عدد شمار کیا گیا ہے؛ چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اس رسالے کے آخر میں فرماتے ہیں: "الحمد للہ یہ مبارک جواب موضحِ صواب چار دہم رجب مرجب روز جان افروز دو شنبہ کو وقت چاشت شروع اور وقتِ عشا تمام اور بلحاظِ تاریخ "بَذْلُ الْجَوَآئِزْ عَلَی الدُّعَآءِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجَنَآئِزْ (۱۳۱۱ھ)" نام ہوا۔" اور اس کے قلمی نسخے میں لفظ "الدعاء" پر یہ حاشیہ ہے: "ہمزۂ بیصورت ملحوظ ست۔" یعنی ہمزۂ بے صورت شمار کیا گیا ہے۔ یہ حاشیہ فتاویٰ رضویہ سمیت دیگر مطبوعہ نسخوں میں شایع ہونے سے رہ گیا ہے۔]

106- بَرَکَاتُ الْاِمْدَادْ لِاَهْلِ الْاِسْتِمْدَادْ (۱۳۱۱ھ)

﴿مدد طلب کرنے والوں کے لیے امداد کی برکتیں﴾

محبوبانِ خدا سے مدد طلب کرنے کا ثبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں۔

جدید جلد ۲۱، ص ۳۰۱ تا ۳۳۷۔

107- بَرَکَاتُ السَّمَآءِ فِیْ حُکْمِ اِسْرَافِ الْمَآءْ (۱۳۲۷ھ)

﴿پانی کے اسراف (ضرورت سے زائد خرچ کرنا) کے حکم سے متعلق آسمان کی برکتیں﴾ (ندیم)

طہارت میں پانی کے غیر ضروری خرچ کا حکم۔

جدید جلد ۱، ص ۶۵۱ (امر پنجم) تا ۷۶۵؛ قدیم جلد ۱، ص ۱۹۶ (امر پنجم) تا ۲۰۸؛

جدید ترین جلدِ اوّل، حصہ ب، ص ۸۷۵ (امر پنجم) تا ۱۰۳۴۔

[نوٹ: یہ "بَارِقُ النُّوْرِ فِیْ مَقَادِیْرِ مَآءِ الطُّهُوْرْ" کا ضمنی رسالہ ہے۔]

108۔ بَرِیْقُ الْمَنَارِ بِشُمُوْعِ الْمَزَارِ (۱۳۳۱ھ)

﴿منارے (مینار) کی چمک، مزار کی شمعوں سے﴾

مزارات پر روشنی کرنے کا ثبوت۔

جدید جلد۹، ص ۴۸۵ تا ۵۲۲؛ قدیم جلد ۴، ص ۱۳۲ تا ۱۶۱۔

ت

109۔ تِبْیَانُ الْوُضُوْءِ (۱۳۰۶ھ)

﴿وضو کا بیان﴾ (قدیم)

وضو اور غسل کے مختصر مسائل اور احتیاطوں کا بیان۔

جدید جلد ۱، ص ۴۳۹ تا ۴۵۶؛ قدیم جلد ۱، ص ۹۴ تا ۱۰۰؛

جدید ترین جلدِ اوّل، حصہ ب، ص ۵۹۱ تا ۶۱۱۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ قدیم، جلدِ اوّل کی فہرست خود اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی مرتّب کردہ ہے۔ اس فہرست میں "تبیان الوضوء" ہی کے اوپر خط کھینچا ہوا ہے، جو کہ عَلَم (نام) کی علامت ہے اور اس خط کے اوپر رسالے کا سنِ تالیف "۱۳۰۶ھ" مرقوم ہے اور "تبیان الوضوء" ہی کے اعداد "۱۳۰۶" بنتے ہیں؛ لہٰذا یہی اس کا تاریخی نام ہے، نہ کہ "خلاصۃ تبیان الوضوء"۔ "اجمل المعدد" اور "تصانیفِ امام احمد رضا" میں بھی یہ نام "خلاصۃ" کے بغیر ہی لکھا ہوا ہے۔]

110۔ تَجَلِّی الْمِشْکٰوۃِ لِاِنَارَۃِ اَسْئِلَۃِ الزَّکٰوۃِ (۱۳۰۷ھ)

﴿زکوٰۃ کے مسائل کو روشن (واضح) کرنے کے لیے چراغ کی چمک﴾

ہر قسم کے مال کی زکوٰۃ کے حساب لگانے اور ادا کرنے کے اوقات اور مصارف کا بیان۔

جدید جلد ۱۰، ص ۷۵ تا ۱۲۸؛ قدیم جلد ۴، ص ۳۸۲ تا ۴۰۶۔

111۔ تَجَلِّی الْیَقِیْنِ بِاَنَّ نَبِیَّنَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ (۱۳۰۵ھ)

﴿یقین کا اظہار اس بات میں کہ بے شک ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار ہیں﴾ (قدیم)

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل الخلق وسید المرسلین ہونے کا قرآن وحدیث سے ثبوت۔

جدید جلد ۳۰، ص ۱۲۹ تا ۲۶۴۔

[نوٹ: یہ تاریخی لقب ہے اور اس کا غیر تاریخی نام "قَلَآئِدُ نُحُوْرِ الْحُوْرِ مِنْ فَرَآئِدِ بُحُوْرِ النُّوْرِ" ہے، جیسا کہ خود اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ وارضاہ نے اس رسالے کے ابتدائی صفحات میں وضاحت فرمائی ہے۔]

112۔ تَجْلِیَۃُ السَّلْمِ فِیْ مَسَآئِلَ مِنْ نِّصْفِ الْعِلْمِ (۱۳۲۱ھ)

﴿صلح کو روشن کرنا نصف العلم (نصف علم یعنی میراث) کے کچھ مسائل میں﴾

بعض مسائل فرائض میں کچھ علمائے معاصرین کی غلط فہمیوں کا ازالہ۔

جدید جلد ۲۶، ص ۲۱۳ تا ۲۷۱؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۰، ص ۲۱۴ تا ۲۴۳؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۹، ص ۲۹۱ تا ۳۱۴۔

113۔ تَجْوِیْزُ الرَّدِّ عَنْ تَزْوِیْجِ الْاَبْعَدْ (۱۳۱۵ھ)

﴿ولیٔ اَبعد کے نکاح کر دینے سے متعلق ردّ (انکار) کا جواز﴾ (ندیم)

ولیٔ اقرب کی عدم موجودگی میں ولیٔ اَبعد کے نکاح کر دینے کا شرعی حکم۔

جدید جلد ۱۱، ص ۵۸۵ تا ۶۰۹؛ رضا اکیڈمی، جلد ۵، ص ۳۷۲ تا ۳۸۴؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۵، کتاب النکاح، حصۂ سوم، ص ۳۶ تا ۳۸۔

114۔ تَدْبِیْرُ فَلَاحٍ وَّنَجَاتٍ وَّاِصْلَاحْ (۱۳۳۱ھ) (فارسی ترکیب میں تدبیرِ فلاح ونجات واصلاح پڑھیں گے۔)

﴿کامیابی، نجات اور اصلاحِ معاشرہ کی تدبیر﴾ (ندیم)

ترکی مسلمانوں کی حالتِ زار کا بیان اور مسلمانوں کی اصلاح، کامیابی اور نجات کی عمدہ تدبیریں۔

جدید جلد ۱۵، ص ۱۳۱ تا ۱۳۸؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۲، ص ۱۷۵ تا ۱۷۹۔

115۔ تَفَاسِیْرُ الْاَحْکَامِ لِفِدْیَۃِ الصَّلٰوۃِ وَالصِّیَامِ (۱۳۱۶ھ)

﴿نماز اور روزوں کے فدیے سے متعلق اَحکام کی تفصیلات﴾ (ندیم)

بعد از موت نماز، روزے کے فدیے کے مفصل احکام ومسائل۔

جدید جلد ۱۰، ص ۵۲۳ تا ۵۴۷؛ قدیم جلد ۴، ص ۶۰۲ تا ۶۱۱۔

116۔ تَمْہِیْدُ اِیْمَانٍ بِاٰیَاتِ قُرْاٰنْ (۱۳۲۶ھ) (فارسی ترکیب میں تمہیدِ ایمان بآیاتِ قرآن پڑھیں گے۔)

﴿قرآن کی آیتوں سے ایمان کی تمہید﴾

شانِ رسالت قرآنی آیات کی روشنی میں۔

جدید جلد ۳۰، ص ۳۰۷ تا ۳۵۸۔

117۔ تَنْزِیْہُ الْمَکَانَۃِ الْحَیْدَرِیَّۃِ عَنْ وَّصْمَۃِ عَہْدِ الْجَاہِلِیَّۃِ (۱۳۱۲ھ)

﴿زمانۂ جاہلیت کے عیب سے مقامِ حیدری (حضرت علی کا مقام) کی پاکی کا بیان﴾

اس امر کا بیان کہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دامن ہمیشہ نجاستِ شرک سے پاک رہا۔

جدید جلد ۲۸، ص ۳۳۳ تا ۳۵۸۔

118۔ تَنْوِیْرُ الْقِنْدِیْلِ فِیْ اَوْصَافِ الْمِنْدِیْلِ (۱۳۲۴ھ)

﴿رومال کے اوصاف بیان کرنے میں قندیل کا روشن کرنا﴾

طہارت کے بعد بدن کے پونچھنے کا بیان۔

جدید جلد ۱، ص ۷۲۳ تا ۷۵۳؛ قدیم جلد ۱، ص ۲۳ تا ۳۱؛

جدید ترین جلدِ اوّل، حصۂ الف، ص ۳۱۳ تا ۳۳۵۔

119۔ تِیْجَانُ الصَّوَابِ فِیْ قِیَامِ الْاِمَامِ فِی الْمِحْرَابِ (۱۳۲۰ھ)

﴿محراب میں قیامِ امام سے متعلق درستگی کے تاج﴾

فارسی رسالہ جدید جلد میں حضرت مفتی محمد خان قادری مدظلہ العالی کے اردو ترجمے کے ساتھ۔

محراب کے معنٰی اور امام کے محراب میں کھڑے ہونے سے متعلق نفیس بحث۔

جدید جلد ۷، ص ۳۲۱ تا ۳۵۴؛ قدیم جلد ۳، ص ۳۲۸ تا ۳۳۶۔

120۔ تَیْسِیْرُ الْمَاعُوْنِ لِلسَّکَنِ فِی الطَّاعُوْنِ (۱۳۲۵ھ)

﴿طاعون کے دوران گھر میں ٹھہرے رہنے والوں کے لیے بھلائی کو آسان کرنا﴾

جہاں طاعون کا مرض پیدا ہو جائے وہاں کے باشندوں سے متعلق حکم شرعی۔

جدید جلد ۲۴، ص ۲۸۵ تا ۳۱۰؛ رضا اکیڈمی، جلد ۹، نصفِ اوّل، ص ۲۵۷ تا ۲۶۴؛ مکتبہ رضویہ، جلد ۱۰، نصفِ اوّل، ص ۲۵۷ تا ۲۶۴۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ قدیم میں یہ رسالہ موجود ہونے کے باوجود نام کی نشان دہی سے محروم ہے؛ البتہ فتاویٰ رضویہ قدیم (مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی، جلد ۹؛ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی، جلد ۱۰) کے نصفِ آخر کے مقدمے میں اس رسالے کا ذکر ہے اور وہاں نام کے شروع میں لفظ "تیسیر" (بابِ تفعیل سے) مرقوم ہے؛ نیز مرکزی مجلس رضا، لاہور، نے ۱۹۹۱ء میں اور بزم رضویہ، بادامی باغ، لاہور، اور تنظیم نوجوانانِ اہل سنت، بھاٹی گیٹ، لاہور، نے ۱۹۹۴ء میں یہ رسالہ شائع کیا اور ان تینوں ہی نسخوں کے سرورق پر "تیسیر" ہی لکھا ہے۔ علاوہ ازیں، "المجمل المعدد" اور "تصانیفِ امام احمد رضا" میں بھی یہ نام "تیسیر" سے شروع ہوتا ہے اور سالِ تالیف (۱۳۲۵ھ) کے اعتبار سے درست بھی یہی ہے؛ جب کہ فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۲۴، صفحہ ۹ (پیش لفظ)، ۲۸۵ اور ۳۱۰ پر اس نام کے شروع میں "تیسیر" کے بجائے "تیسر" (بابِ تفعّل سے) ہے، جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔]

ش

121۔ ثَلْجُ الصَّدْرِ لِاِیْمَانِ الْقَدْرِ (۱۳۲۵ھ)

﴿سینے کی ٹھنڈک، ایمانِ تقدیر کے سبب﴾

مسئلۂ قضا و قدر (تقدیر) کا روشن بیان۔

جدید جلد ۲۹، ص ۲۸۷ تا ۳۰۲؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۱، ص ۱۸۷ تا ۱۹۹۔

ج

122۔ جَزَآءُ اللّٰهِ عَدُوَّهٗ بِاِبَآئِهٖ خَتْمَ النُّبُوَّةِ (۱۳۱۷ھ)

﴿ختم نبوت کا انکار کرنے پر اللہ تعالیٰ کا اپنے دشمن کو سزا دینا﴾ (ندیم)

منکرین عقیدۂ ختم نبوت کا ردِ بلیغ۔

جدید جلد ۱۵، ص ۶۲۹ تا ۷۳۱۔

123۔ جَلِیُّ الصَّوْتِ لِنَهْیِ الدَّعْوَةِ اَمَامَ مَوْتٍ (۱۳۰۹ھ)

﴿کسی موت پر دعوت کی ممانعت کا واضح اعلان﴾

میت کے گھر کے کھانے کا بیان۔

جدید جلد ۹، ص ۶۶۱ تا ۶۶۷؛ قدیم جلد ۴، ص ۱۳۸ تا ۱۴۰۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ جدید میں اس رسالے کا نام اور سالِ تصنیف اسی طرح لکھا ہے اور اس کے اعداد جمع کریں تو "۱۳۰۹" ہی بنتے ہیں؛ جب کہ فتاویٰ رضویہ قدیم اور المجمل المعدد میں اس رسالے کا سنِ تصنیف "۱۳۱۰ھ" مرقوم ہے اور لفظ "موت" کی جگہ "الموت" (لامِ تعریف کے ساتھ) لکھا ہے۔ اگر اس نام میں "الموت" لکھیں تو اس کے اعداد "۱۳۲۰" بنیں گے؛ لہٰذا فتاویٰ رضویہ جدید ہی میں لکھا ہوا نام اور سنِ تصنیف (۱۳۰۹ھ) درست معلوم ہوتا ہے۔]

124۔ جَلِیُّ النَّصِّ فِیْ اَمَاکِنِ الرُّخَصِ (۱۳۳۷ھ)

﴿مقاماتِ رخصت کے بیان میں واضح نص﴾

اس بات کا بیان کہ بعض اوقات بعض ممنوعات (جن چیزوں / کاموں سے منع کیا گیا ہے) میں رخصت (چھوٹ) ملتی ہے۔

جدید جلد ۲۱، ص ۲۰۱ تا ۲۱۵؛ رضا اکیڈمی، جلد ۹، نصفِ آخر، ص ۱۹۸ تا ۲۰۱؛
مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۰، نصفِ آخر، ص ۱۹۸ تا ۲۰۱۔

[نوٹ: اعلیٰ حضرت کے اس رسالے کا سبب دراصل میرے آقائے نعمت قائدِ اہلِ سنّت عظیم المرتبت قائدِ ملتِ اسلامیہ مبلّغِ اسلام سیّدی و مرشدی حضرت امام شاہ احمد نورانی صدّیقی قادری چشتی نقشبندی مجددی علیمی کے والدِ ماجد اور سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور قطب المشائخ سیّدی حضرت سیّد شاہ محمد علی حسین اشرفی جیلانی عرف اشرفی میاں کے خلیفۂ اجل مبلّغِ اعظم سفیر اسلام سیّدنا حضرت علامہ شاہ محمد عبد العلیم صدّیقی قادری چشتی نقشبندی مجددی برکاتی رضوی اشرفی مدنی (المتوفّٰی ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۵ء) (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَ اَرْضَاھُمْ وَ جَعَلَ اَعْلٰی جِنَانِ الْفِرْدَوْسِ مَصِیْرَھُمْ وَ مَثْوَاھُمْ) کا وہ استفتا (سوال) ہے جو حضرت مبلّغِ اعظم نے پاسپورٹ کی تصویر سے متعلق اعلیٰ حضرت کی خدمت میں ڈربن، ناٹال، جنوبی افریقہ سے ۲۱ر صفر المظفر ۱۳۳۷ھ کو بھیجا۔ یہ استفتا فتاویٰ رضویہ قدیم، مطبوعۂ مکتبۂ رضویہ، کراچی، جلد دہم، مطبوعۂ رضا اکیڈمی، بمبئی، جلد نہم، نصفِ آخر، صفحات ۱۹۶ تا ۱۹۷ پر موجود ہے۔ اس استفتا کے جواب کے دوران ہی اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت مجددِ دین و ملت عظیم المرتبت پروانۂ شمعِ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مولانا شاہ احمد رضا

خاں قادری برکاتی فاضل بریلوی رضی اللہ تبارک تعالیٰ عنہ وارضاہ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا۔

چنانچہ اس استفتا کے جواب میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں:

"اس سوال کے وُرُود (آنے) پر ہم نے ایک رسالہ "جَلِیُّ النَّصِّ فِیْ اَمَاکِنِ الرُّخَصِ" (۱۳۳۷ھ) تحقیقاتِ جلیلہ پر مشتمل لکھا۔"

ہم اپنے عزیز دوست معروف قلم کار اور ریسرچ اسکالر جامعہ، کراچی، مولانا حامد علی علیمی صاحب زید مجدہ کے ممنون و متشکر ہیں کہ جن کے متوجہ کرنے سے ہم یہ نوٹ ضبطِ تحریر میں لاسکے۔ مولانا حامد علی جامعہ علیمیہ اسلامیہ، نارتھ ناظم آباد، بلاک B، کراچی میں مدرّس اور گورنمنٹ کالج فار مین، ناظم آباد، کراچی میں لیکچرار ہیں؛ نیز صاحبِ تصانیف ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انھیں دنیا و آخرت میں جزائے خیر سے نوازے! آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وبارک وسلم۔]

125۔ جُمَانُ التَّاجِ فِیْ بَیَانِ الصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْمِعْرَاجِ (۱۳۱۶ھ)

﴿معراج (کی شب) سے پہلے نماز کے بیان کے بارے میں تاج کے موتی﴾ (قدیم)

شبِ معراج سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا طریقہ۔

جدید جلد ۵، ص ۷۵ تا ۹۷؛ قدیم جلد ۲، ص ۱۷۶ تا ۱۸۵۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ جدید میں یہ نام اسی طرح مرقوم ہے اور تاریخی نام ہونے کے اعتبار سے یہی صورت درست ہے؛ جب کہ فتاویٰ رضویہ قدیم میں لفظ "الصلاۃ" کو "الصلوٰۃ" لکھا ہے، جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔]

126۔ جَمْعُ الْقُرْاٰنِ وَبِمَ عَزْوُہٗ لِعُثْمَانَ (۱۳۲۲ھ)

﴿قرآن کو جمع کرنا اور اس کی نسبت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کیوں کرتے ہیں﴾

جمع قرآن (قرآن کی تمام آیات کو ایک جگہ جمع کرنا) کی تاریخ اور سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اس کو منسوب کرنے کا سبب۔

جدید جلد ۲۶، ص ۴۳۹ تا ۴۵۰۔

127۔ جُمَلُ النُّوْرِ فِیْ نَھْیِ النِّسَآءِ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ (۱۳۳۹ھ)

﴿نور کے جملے، عورتوں کو زیارتِ قبور سے روکنے کے بارے میں﴾

عورتوں کے قبروں اور مزارات پر حاضر ہونے سے متعلق شرعی حکم۔

جدید جلد ۹، ص ۵۴۱ تا ۵۶۴؛ قدیم جلد ۴، ص ۱۶۶ تا ۱۷۶۔

128۔ جَوَالُ الْعُلُوِّ لِتَبْیِیْنِ الْخُلُوِّ (۱۳۳۶ھ)

﴿مسئلہ "خلو" کی وضاحت کے لیے بلندی کی گردش﴾

اجارے کی ایک مخصوص صورت "خُلُو" کی تعریف اور اس کے شرعی حکم کا بیان۔

جدید جلد ۱۶، ص ۱۷۵ تا ۲۰۳؛ قدیم جلد ۶، ص ۳۵۹ تا ۳۶۷۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ قدیم و جدید میں اس نام کی سُرخی میں لفظ "لتبین" بابِ تَفَعُّل یعنی ایک "یاء" سے ہی لکھا ہے اور تاریخی نام کے اعتبار سے یہی درست ہے؛ جب کہ فتاویٰ رضویہ قدیم و جدید کی فہرست و پیش لفظ میں "لتبیین" بابِ تفعیل یعنی دو "ی" سے لکھا ہے، جو کہ غلط ہے۔]

ح

129۔ حَاجِزُ الْبَحْرَیْنِ الْوَاقِیْ عَنْ جَمْعِ الصَّلَاتَیْنِ (۱۳۱۳ھ)

﴿دو دریاؤں کو ملنے سے روکنے والا، دو نمازوں کو جمع کرنے سے بچانے والا﴾

دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا شرعی حکم۔

جدید جلد ۵، ص ۱۵۹ تا ۳۱۳؛ قدیم جلد ۲، ص ۲۳۱ تا ۳۴۴۔

[نوٹ: یہ تاریخی نام ہے اور اس کے لقب کے متعلق اعلیٰ حضرت اپنے رسالے "اَلنَّھْیُ الْحَاجِزُ" میں فرماتے ہیں کہ بعض ظرفا نے اس کا لقب تاریخی "حُجَّۃُ الْحَیْنِ عَلٰی نَذِیْرِ حُسَیْن (۱۳۱۳ھ)" رکھا۔ دیکھیے فتاویٰ رضویہ قدیم، جلد ۲، صفحہ ۱۳۸ اور جدید جلد ۹، صفحہ ۲۷۸۔]

130۔ حَجْبُ الْعَوَارِ عَنْ مَخْدُوْمِ بِھَارِ (۱۳۳۹ھ)

﴿مخدوم بہار سے عیب کو روکنا﴾

غیر مقلدوں کی طرف سے مخدوم بہار حضرت شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف ایک غلط بات منسوب کرنے کا رد اور آپ کی ایک عبارت سے دفع شبہات۔

جدید جلد ۱۵، ص ۵۵۵ تا ۵۶۹؛ قدیم جلد ۶، ص ۳۰۷ تا ۳۱۴۔

✿ حُجَّۃُ الْحَیْنِ عَلٰی نَذِیْرِ حُسَیْن (۱۳۱۳ھ)

﴿مولوی نذیر حسین دہلوی پر موت کی حُجّت﴾ (قدیم)

[دیکھیے حَاجِزُ الْبَحْرَیْنِ الْوَاقِیْ عَنْ جَمْعِ الصَّلَاتَیْنِ (۱۳۱۳ھ)، جس کا یہ تاریخی لقب ہے۔]

131۔ حُسْنُ التَّعَمُّم لِبَیَانِ حَدِّ التَّیَمُّم (۱۳۲۵ھ)

﴿تیمم کی ماہیت اور تعریف کا بہترین بیان﴾

جدید جلد ۳، ص ۳۱۱ تا جلد ۳، ص ۳۲۰؛ قدیم جلد ۱، ص ۵۸۶ تا ۸۳۹۔

[نوٹ: اس رسالے میں تین ضمنی رسائل ہیں: (۱) اَلْجِدُّ السَّدِیْدُ فِیْ نَفْیِ الْاِسْتِعْمَالِ عَنِ الصَّعِیْدُ (۲) اَلْمَطَرُ السَّعِیْدُ عَلٰی نَبْتِ جِنْسِ الصَّعِیْدُ (۳) سَمْحُ النُّدْرَآءِ فِیْمَا یُوْرِثُ الْعِجْزَ عَنِ الْمَآءِ، پھر خود اس تیسرے رسالے میں بھی ایک ضمنی رسالہ "اَلظَّفَرُ لِقَوْلِ زُفَرَ" ہے۔ اِن ضمنی رسائل کے علاوہ اس کے چار ملحقہ رسائل بھی ہیں: (۱) اَلطِّلْبَۃُ الْبَدِیْعَۃُ فِیْ قَوْلِ صَدْرِ الشَّرِیْعَۃُ (۲) بَابُ الْعَقَآئِدِ وَالْکَلَامِ (۳) قَوَانِیْنُ الْعُلَمَآءِ فِیْ مُتَیَمِّم عَلِمَ عِنْدَ زَیْدٍ مَآءً (۴) مُجَلِّی الشَّمْعَۃُ لِجَامِعِ حَدَثٍ وَّلُمْعَۃُ؛ لیکن ان رسائل میں سے "باب العقائد والکلام" فتاوی رضویہ قدیم میں تو اپنے مقام پر یعنی "حُسْنُ التَّعَمُّم لِبَیَانِ حَدِّ التَّیَمُّم" ہی میں شامل ہے، البتہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور، نے اسے موضوع کی مناسبت سے فتاوی رضویہ کی پندرھویں جلد میں علاحدہ سے مستقل رسالے کے طور پر شائع کیا ہے۔]

132۔ حُقَّۃُ الْمَرْجَانِ لِمُہِمِّ حُکْمِ الدُّخَانِ (۱۳۰۷ھ)

﴿ایک اہم مسئلے، "حقّے کا حکم" کے لیے مرجان کی ڈبیہ﴾ (ندیم)

حقّے اور تمباکو نوشی کا حکم شرعی۔

جدید جلد ۲۵، ص ۷۹ تا ۹۸؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۰، ص ۳۹ تا ۴۵؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۱، ص ۳۹ تا ۴۵۔

133۔ حَکُّ الْعَیْبِ فِیْ حُرْمَۃِ تَسْوِیْدِ الشَّیْبِ (۱۳۰۷ھ)

﴿سفید بالوں کو کالا کرنے کی حرمت کے بارے میں عیب کو مٹانا﴾

سیاہ خضاب کی حرمت (حرام ہونے) کا سولہ حدیثوں اور اقوالِ ائمہ سے ثبوت۔

جدید جلد ۲۳، ص ۴۹۵ تا ۵۰۵؛ رضا اکیڈمی، جلد ۹، نصفِ اوّل، ص ۳۰ تا ۳۳؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۰، نصفِ اوّل، ص ۳۰ تا ۳۳۔

134۔ حَیَاۃُ الْمَوَاتِ فِیْ بَیَانِ سَمَاعِ الْاَمْوَاتِ (۱۳۰۵ھ)

﴿بے جان کی زندگی، مُردوں کی سماعت کے بیان میں﴾

اس بات کا بیان کہ مُردے زائرین کو دیکھتے ہیں، اُن کا کلام سنتے ہیں، سلام کا جواب دیتے ہیں اور یہ کہ اولیاے کرام وصال کے بعد بھی زندہ ہیں اور مدد بھی فرماتے ہیں۔

جدید جلد ۹، ص ۶۷۵ تا ۹۴۶؛ قدیم جلد ۴، ص ۲۳۵ تا ۳۷۶۔

[نوٹ: یہ رسالہ "روحوں کی دنیا" کے نام سے معروف ہے اور اس میں ایک ضمنی رسالہ "اَلْوِفَاقُ الْمَتِیْنُ بَیْنَ سَمَاعِ الدَّفِیْنِ وَجَوَابِ الْیَمِیْنِ (۱۳۱۶ھ)" بھی شامل ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اس رسالے کے شروع میں لکھتے ہیں: "اوائل ماہِ رجب ۱۳۰۵ھ کی چند تاریخوں میں رنگِ تحریر دیا، اور بلحاظِ تاریخ "حَیَاۃُ الْمَوَاتِ فِیْ بَیَانِ سَمَاعِ الْاَمْوَاتِ (۱۳۰۵ھ)" سے مسمّٰی کیا۔ اس سے پہلے کہ فقیر غفرلہٗ نے چند کلمے مسمّٰی بہ "اَلْاِھْلَالُ بِفَیْضِ الْاَوْلِیَآءِ بَعْدَ الْوِصَالِ (۱۳۰۳ھ) جمع کیے تھے ان کے اکثر مطالب و مضامین بھی اس رسالے کے بعض انواع و فصول میں مندرج ہوئے۔"]

خ

135- خَالِصُ الْاِعْتِقَادِ (۱۳۲۸ھ)

﴿اعتقادِ خالص﴾

مسئلۂ علمِ غیب سے متعلق مدلل رسالہ۔

جدید جلد ۲۹، ص ۴۳۳ تا ۴۸۳۔

[نیز دیکھیے رسالہ "دِمَامُ الْقَهَّارِ عَلٰی كُفْرِ الْكُفَّارِ"، جو اس رسالے کی تمہید ہے۔]

☆ خُلَاصَةُ تِبْيَانِ الْوُضُوْءِ (۱۳۰۶ھ)

﴿وضو کے بیان کا خلاصہ﴾

[دیکھیے "تِبْيَانُ الْوُضُوْءِ (۱۳۰۶ھ)"، جو اس رسالے کا درست نام ہے۔]

136- خَيْرُ الْاٰمَالِ فِيْ حُكْمِ الْكَسْبِ وَالسُّؤَالِ (۱۳۱۸ھ)

﴿کمانے اور مانگنے کے حکم میں بہترین اُمید﴾

روپیہ کمانا کب فرض، کب مستحب، کب حرام، کب مکروہ اور سوال کرنا (کسی سے مانگنا) کب جائز اور کب ناجائز ہے۔

جدید جلد ۲۳، ص ۶۰۳ تا ۶۲۱۔

د

137- دَامَانِ بَاغِ سُبْحٰنَ السُّبُّوْحِ (۱۳۲۶ھ) (یہ نام فارسی زبان میں ہے۔)

(سُبْحٰنَ السُّبُّوْح کے باغ کا دامن)

نظریۂ امکانِ کذب (یہ نظریہ کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے) کا ردِّ بلیغ۔

جدید جلد ۱۵، ص ۴۵۱ تا ۴۶۳؛ قدیم جلد ۶، ص ۲۷۵ تا ۲۸۱۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ قدیم و جدید اور المجمل المعدد میں یہ نام اِسی طرح مرقوم ہے؛ جب کہ تصانیفِ امام احمد رضا میں اس نام میں لفظ "سبحٰن" الف کے ساتھ (سبحان) لکھا ہے جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔ تاریخی نام کے اعتبار سے اس کی صحیح صورت "سبحٰن" ہے۔]

138- دَرْءُ الْقُبْحِ عَنْ دَرْكِ وَقْتِ الصُّبْحِ (۱۳۲۶ھ)

﴿صبحِ صادق کو سمجھنے میں کوتاہی کا ازالہ﴾

صبحِ صادق کا وقت معلوم کرنے کا قاعدہ / سحری کے وقت کی تحقیقِ جلیل۔

جدید جلد ۱۰، ص ۶۱۷ تا ۶۲۵؛ قدیم جلد ۴، ص ۶۴۳ تا ۶۴۸۔

[نوٹ: تصانیفِ امام احمد رضا میں اس نام میں لفظ "وقت" لکھنے سے رہ گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت کی تصنیف "فوزِ مبین در ردِّ حرکتِ زمین" میں ایک جگہ "رسالۂ صبح" پر حاشیہ دے کر ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی لکھتے ہیں: "رسالۂ صبح سے مراد ہے "دَرْءُ الْقُبْحِ عَنْ دَرْكِ وَقْتِ الصُّبْحِ" (زبانِ اردو فنِ توقیت) از اعلیٰ حضرت۔" (دیکھیے فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۷، صفحہ ۲۹۱)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "دَرْءُ الْقُبْحِ عَنْ دَرْكِ وَقْتِ الصُّبْحِ" ہی کا مختصر نام "صبح" یا "رسالۂ صبح" ہے۔ ہم نے ڈاکٹر صاحب سے

فون پر رابطہ کر کے اس کا حوالہ چاہا تو آپ نے فرمایا کہ "ٹھیک طرح سے یاد نہیں۔ علمائے کرام وغیرہ سے پوچھ کر ہی لکھا ہے۔" ہم ڈاکٹر صاحب کی شخصیت پر حُسنِ ظن رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے یقیناً یہ معلومات کسی معتبر ذرائع ہی سے حاصل کی ہوگی اور اس بات سے بھی اس دعوے کو درست سمجھا جاسکتا ہے کہ "دَرْءُ الْقُبْحِ عَنْ دَرْكِ وَقْتِ الصُّبْحِ" میں لفظ "صبح" موجود ہے؛ لیکن، اس بارے میں ایک اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ علامہ عبدالمبین نعمانی صاحب نے تصانیفِ امام احمد رضا میں "رسالۂ صبح" کو عربی اور غیر مطبوعہ لکھا اور اس کا ذکر علمِ ہیئت کے تحت کیا؛ جب کہ "دَرْءُ الْقُبْحِ عَنْ دَرْكِ وَقْتِ الصُّبْحِ" فنِ توقیت سے متعلق ہے، اردو زبان میں ہے اور مطبع حسنی، بریلی اور رضا اکیڈمی، ممبئی سے شائع ہو چکا ہے (دیکھیے "تصانیفِ امام احمد رضا"، صفحہ ۴۱ اور ۴۴)؛ تو "رسالۂ صبح" سے مراد "دَرْءُ الْقُبْحِ عَنْ دَرْكِ وَقْتِ الصُّبْحِ" کس طرح ہو سکتا ہے؟ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ (اور درست بات اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا ہے)۔ یہ محض ہمارا ایک اِشکال ہے؛ اس سے ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی صاحب جیسی علمی شخصیت پر اعتراض کرنا نہ ہمارا مقصد ہے اور نہ ہی منصب۔]

139۔ دَفْعِ زَیْغِ زَاغْ (۱۳۲۰ھ) غیر تاریخی نام۔ یہ نام فارسی زبان میں ہے۔

﴿کوّے کی کجی کو دور کرنا﴾

چالیس سوالاتِ شرعیہ، جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کو حِلَّتِ غُراب (کالے کوّے کا حلال ہونا)

کے رد میں ارسال کیے، جن کے جوابات سے وہ عاجز رہے؛ پھر ایک خط اور ارسال فرمایا۔ اُس کا بھی جواب نہ آیا۔

جدید جلد ۲۷، ص ۶۲۱ تا ۶۳۱۔

[نوٹ: اس رسالے کا تاریخی لقب "رامی زاغیاں (۱۳۲۰ھ)" ہے اور اِس رسالے کے ایک نسخۂ قدیمہ مطبوعۂ مطبع اہلِ سنّت و جماعت، بریلی، کے سرورق کے مطابق اس کے مؤلف ہیں حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین عرف مولوی محمد سلطان الدین حنفی قادری برکاتی سلطھنی علیہ الرحمۃ۔]

140۔ دَوَامُ الْعَيْشِ فِي الْاَئِمَّةِ مِنْ قُرَيْشٍ (۱۳۳۹ھ)

﴿زندگی کا دوام اس امر میں کہ خلفا قریش میں سے ہوں گے﴾

خلافتِ شرعیہ کے لیے شرطِ قُرَیشیّت (قریشی ہونے کی شرط) کا مدلل ثبوت۔

جدید جلد ۱۴، ص ۱۷۳ تا ۲۳۸۔

[نوٹ: شرفِ ملّت علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۴ کے مقدمے میں، علامہ عبدالستار سعیدی نے اسی جلد کے پیش لفظ میں، ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ نے "گناہِ بے گناہی" کے صفحہ ۵۸ کے حاشیے پر یہ نام اسی طرح لکھا ہے؛ جب کہ فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۴، صفحہ ۱۷۳ پر اس نام کی سرخی میں "فِي الْاَئِمَّةِ" کی جگہ "مِنَ الْاَئِمَّةِ" مرقوم ہے۔ تاریخی نام کے اعتبار سے تو دونوں ہی درست ہیں، البتہ فصاحت اور معنوی اعتبار سے "فِي الْاَئِمَّةِ" ہی درست معلوم ہوتا ہے۔]

۞ دو صد تازیانہ بر فرقِ جَہُولِ زمانہ (۱۳۰۷ھ) یہ نام فارسی میں ہے۔

﴿زمانے کے بڑے جاہل فرقوں پر دو سو کوڑے﴾ (ن)

[دیکھیے "سُبْحٰنَ السُّبُّوْحِ عَنْ عَیْبِ کَذِبٍ مَقْبُوْحٍ (۱۳۰۷ھ)"، جس کا یہ تاریخی لقب ہے۔]

141۔ رَآدُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَآءِ بِدَعْوَةِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَآءِ (۱۳۱۲ھ)

﴿پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غم خواری کے ذریعے قحط اور وبا کو لوٹا دینے والا﴾

مشترکہ طور پر مسلمان محلّے داروں کے صدقہ و خیرات کی ایک صورت کا بیان۔

جدید جلد ۲۳، ص ۱۳۵ تا ۱۶۰۔

142۔ رَادِعُ التَّعَسُّفِ عَنِ الْاِمَامِ اَبِیْ یُوْسُفَ (۱۳۱۸ھ)

﴿امام ابو یوسف (علیہ الرحمۃ) کی طرف سے غلط فہمی کو دور کرنے والا﴾ (ندیم)

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کی طرف ایک مسئلے کی غلط نسبت کا جواب۔

جدید جلد ۱۰، ص ۱۸۷ تا ۲۰۲؛ قدیم جلد ۴، ص ۳۳۱ تا ۳۳۹۔

۞ رَامِیِ زَاغِیَاں (۱۳۲۰ھ) (یہ نام فارسی زبان میں ہے)

﴿کوّے والوں پر تیر برسانے والا﴾ (مفتی محمد ابراہیم، سکھر)

[دیکھیے رسالہ "دفعِ زیغِ زاغ"، جس کا یہ تاریخی لقب ہے۔]

143۔ رَحْبُ السَّاحَةِ فِیْ مِیَاهٍ لَّا یَسْتَوِیْ وَجْهُهَا وَجَوْفُهَا فِی الْمِسَاحَةِ (۱۳۳۴ھ)

﴿پانی کی اُن اقسام کے بارے میں میدان وسیع کرنا جن کی سطح اور گہرائی پیمائش میں برابر نہ ہو﴾

پانی کی اُن اقسام کا بیان جن کی مساحت اوپر سے کم اور نیچے سے دَہ دَر دَہ ہے یا اس کے برعکس۔

جدید جلد ۲، ص ۳۲۱ تا ۳۲۳؛ قدیم جلد ۱، ص ۳۳۴ تا ۳۷۱۔

144۔ رَحِیْقُ الْاِحْقَاقِ فِیْ کَلِمَاتِ الطَّلَاقِ (۱۳۱۱ھ)

﴿طلاق کے الفاظ کے بارے میں خالص حق کا اظہار﴾ (ندیم)

طلاقِ بائن کے الفاظ کی تعداد اور ان کی تفصیل۔

جدید جلد ۱۲، ص ۵۱۳ تا ۵۵۸؛ رضا اکیڈمی، جلد ۵، ص ۷۰۰ تا ۷۱۶؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۵، کتاب الطلاق، ص ۱۰۲ تا ۱۱۸۔

145۔ رَدُّ الرَّفَضَةِ (۱۳۲۰ھ)

﴿رافضیوں کا ردّ﴾

تبرائی رافضیوں (شیعوں) کا ردِّ بلیغ۔

جدید جلد ۱۴، ص ۲۴۹ تا ۲۶۸؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۰، ص ۵۱۶ تا ۵۲۷۔

[نوٹ: فتاوی رضویہ، جدید جلد ۱۴ کے پیش لفظ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ رسالہ "رَدُّ الرَّفَضَةِ" فتاوی رضویہ قدیم میں شامل نہیں ہے؛ جب کہ فتاوی رضویہ، مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی کی جلد ۱۰ میں یہ رسالہ موجود ہے۔]

✿ رسالۂ صبح

[دیکھیے "دَرْءُ الْقُبْحِ عَنْ دَرْكِ وَقْتِ الصُّبْحِ"]

146۔ رِعَايَةُ الْمَذْهَبَيْنِ فِي الدُّعَآءِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ (۱۳۱۰ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿دو خطبوں کے درمیان دعا کرنے کے بارے میں دو مذہبوں کی رعایت﴾ (ندیم)

دو خطبوں کے درمیان دعا کرنے کا بیان۔

جدید جلد ۸، ص ۴۷۷ تا ۴۸۵؛ قدیم جلد ۳، ص ۷۶۲ تا ۷۶۶۔

[نوٹ: الجمل المعدد میں "بین" کی جگہ "بعد" کا لفظ ہے، جسے یقیناً کتابت ہی کی غلطی کہا جا سکتا ہے۔]

147۔ رَفْعُ الْعِلَّةِ عَنْ نُوْرِ الْأَدِلَّةِ (۱۳۰۴ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿(رسالہ) نُوْرُ الْأَدِلَّةِ سے علّت (اعتراض یا اشکال) کا دور کرنا﴾ (ندیم)

[دیکھیے "نُوْرُ الْأَدِلَّةِ لِلْبُدُوْرِ الْأَجِلَّةِ"، جس کا یہ حاشیہ ہے۔]

148۔ رِمَاحُ الْقَهَّارِ عَلٰى كُفْرِ الْكُفَّارِ (۱۳۲۸ھ)

﴿کافروں کے کفر پر قہّار (اللہ تعالیٰ) کے نیزے﴾ (ندیم)

جدید جلد ۲۹، ص ۴۱۱ تا ۴۳۱۔

[نوٹ: یہ رسالہ دراصل اعلیٰ حضرت کے رسالے "خالص الاعتقاد" کی تمہید ہے اور اس تمہید کے مؤلف ہیں حضرت علامہ سیّد عبد الرحمٰن (علیہ الرحمۃ)، جیسا کہ اس تمہید کے آخر میں "سیّد عبد الرحمٰن غفرلہٗ" لکھا ہے۔]

س

149۔ سُبْحٰنَ السُّبُّوْحِ عَنْ عَيْبِ كَذِبٍ مَقْبُوْحٍ (۱۳۰۷ھ)

﴿کذب (جھوٹ) جیسے بدترین عیب سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک و منزہ ہے﴾

اس بات کا بیان کہ کذبِ باری تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا) محال ہے اور اللہ تعالیٰ کو محال پر قادر ماننا اس کو عیب لگانا ہے؛ بل کہ اس کی الوہیت (معبود ہونے) کا انکار ہے۔

جدید جلد ۱۵، ص ۳۱۱ تا ۳۵۰؛ قدیم جلد ۶، ص ۲۱۲ تا ۲۷۳۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ قدیم و جدید اور الجمل المعدد میں یہ نام اسی طرح مرقوم ہے؛ جب کہ تصانیفِ امام احمد رضا میں اس نام میں لفظ "سبحٰن" الف کے ساتھ (سبحان) لکھا ہے، جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔ تاریخی نام کے اعتبار سے اس کی صحیح صورت "سبحٰن" ہے۔ فتاویٰ رضویہ جدید میں اس رسالے کے نام کی سُرخی میں "عیبِ کذب" کی جگہ "کذب عیب" لکھا ہے، جو کہ غلط ہے۔ چناںچہ اسی رسالے کے آخری صفحات میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: "میں نے جس طرح اس رسالے کا تاریخی نام "سُبْحٰنَ السُّبُّوْحِ عَنْ عَيْبِ كَذِبٍ مَقْبُوْحٍ" رکھا یوں ہی ان تازیانوں کا عدد درخواست کرتا ہے کہ اس کا تاریخی لقب "دو صد تازیانہ بر فرقِ جہولِ زمانہ" رکھوں۔" (دیکھیے فتاویٰ رضویہ، قدیم جلد ۶، صفحہ ۲۷۲ اور جدید جلد ۱۵، صفحہ ۴۴۴ تا ۴۴۵) نیز "دامانِ باغِ سُبْحٰنَ السُّبُّوْحِ" کے شروع میں بھی "عیب کذب مقبوح" ہی لکھا ہے اور معنوی طور بھی یہی درست ہے۔ تصانیفِ امام احمد رضا کے صفحہ ۴۳ پر "دامانِ باغِ سبحٰن السُّبُّوح" پر حاشیہ دے کر علامہ عبد المبین نعمانی لکھتے ہیں:

"اس کا دوسرا تاریخی نام 'دو صد تازیانہ بر سر جہولِ زمانہ' ہے۔" حال آں کہ درست لقب "دو صد تازیانہ بر فرقِ جہولِ زمانہ" ہے اور یہ "دامانِ باغِ سُبحٰن السُّبُّوح" کا نہیں، بل کہ رسالہ "سُبْحٰنَ السُّبُّوْح" کا تاریخی لقب ہے، جیسا کہ گزشتہ سطور میں خود اعلیٰ حضرت کی نقل کردہ عبارت میں اس بات کی وضاحت و صراحت موجود ہے۔]

150۔ سُبُلُ الْاَصْفِیَآءِ فِیْ حُکْمِ الذَّبْحِ لِلْاَوْلِیَآءِ (۱۳۱۲ھ)

﴿اولیاء اللہ کے لیے ذبح کرنے کے حکم میں اصفیا کے طریقے﴾

تکبیر کہہ کر بزرگوں کے نام پر ذبح کیے جانے والے جانوروں کا حکم۔

جدید جلد ۲۰، ص ۲۶۹ تا ۲۷۹؛ قدیم جلد ۸، ص ۳۳۱ تا ۳۴۷؛

نیز فتاوٰی رضویہ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی، جلد ۱۲، ص ۹۳ تا ۹۸، میں بھی یہ رسالہ موجود ہے۔

151۔ سُرُوْرُ الْعِیْدِ السَّعِیْدِ فِیْ حِلِّ الدُّعَآءِ بَعْدَ صَلَاۃِ الْعِیْدِ (۱۳۰۷ھ)

﴿نمازِ عید کے بعد دعا کے حلال (جائز) ہونے میں عید سعید کی خوشی﴾ (قدیم)

نمازِ عید کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا ثبوت۔

جدید جلد ۸، ص ۵۱۱ تا ۵۶۰؛ قدیم جلد: ۳، ص ۷۷۵ تا ۷۹۷۔

[نوٹ: فتاوٰی رضویہ قدیم میں یہ نام اسی طرح لکھا ہوا ہے اور اسی طرح لکھنے سے اس تاریخی نام کے عدد (۱۳۰۷) حاصل ہوتے ہیں؛ لہٰذا یہی صورت درست ہے؛ جب

کہ فتاوٰی رضویہ جدید میں لفظ "صلاۃ" کو "صلوٰۃ" لکھا ہے، جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔]

152۔ سَلْبُ الثَّلْبِ عَنِ الْقَآئِلِیْنَ بِطَهَارَۃِ الْکَلْبِ (۱۳۱۲ھ)

﴿کتے کی طہارتِ عین کے قائلین سے عیب دور کرنا﴾

کتے کے نجس (ناپاک) ہونے کا بیان

جدید جلد ۴، ص ۳۹۹ تا ۳۶۴؛ قدیم جلد ۲، ص ۵۸ تا ۸۳۔

153۔ سَلُّ السُّیُوْفِ الْهِنْدِیَّۃِ عَلٰی کُفْرِیَّاتِ بَابَا النَّجْدِیَّۃِ (۱۳۱۲ھ)

﴿بابائے نجدیت (نجدیوں کے پیشوا یعنی اسمٰعیل دہلوی) کے کفریات کے خلاف ہندی تلواروں کا کھینچنا / سونتنا (میان سے باہر نکالنا)﴾ (قدیم)

نجدی وہابی پیشواؤں کے کفریات کا رد۔

جدید جلد ۱۵، ص ۲۳۹ تا ۲۵۷۔

[نوٹ: یہ رسالہ "اَلْکَوْکَبَۃُ الشِّهَابِیَّۃُ فِیْ کُفْرِیَّاتِ اَبِی الْوَهَّابِیَّۃِ" کا خلاصہ ہے۔]

154۔ سَمْحُ النُّدْرٰی فِیْمَا یُوْرِثُ الْعَجْزَ عَنِ الْمَآءِ (۱۳۳۵ھ)

﴿پانی سے عجز (پانی نہ ملنے) کی صورت میں دریا کی سخاوت﴾ (قدیم)

پانی سے عجز کی ایک سو پچھتر (۱۷۵) صورتوں کا بیان۔

جدید جلد ۳، ص ۴۱۱ تا ۵۴۳؛ قدیم جلد ۱، ص ۶۱۶ تا ۶۵۹۔

[نوٹ: یہ رسالہ "حُسْنُ التَّعَمُّمِ" کا ضمنی رسالہ ہے اور خود اس ضمنی رسالے میں بھی ایک ضمنی رسالہ "اَلظَّفَرُ لِقَوْلِ زُفَرَ" ہے۔ فتاوٰی رضویہ قدیم میں اس رسالے کے نام

کے شروع میں "سَبْحُ الذَّ أَمَاْنَة" ہی لکھا ہے اور اسی سے اس تاریخی نام کے اعداد "۱۳۳۵" حاصل ہوتے ہیں؛ جب کہ فتاویٰ رضویہ جدید میں "سبح الندذی" اور تصانیفِ امام احمد رضا میں "سَبْحُ" کی جگہ "سبح" (عین سے) مرقوم ہے۔ ان دونوں صورتوں میں یہ نام تاریخی نہیں رہتا؛ لہٰذا "سَبْحُ الذَّ أَمَاْنَة" ہی درست ہے۔]

ش

155۔ شَرْحُ الْحُقُوْقِ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ (۱۳۰۷ھ)

﴿نافرمانی کو ختم کرنے کے لیے حقوق کی تفصیل﴾

والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق کی تفصیل اور ان کی ادائیگی کے طریقے۔

جدید جلد ۲۴، ص ۳۸۳ تا ۴۴۹۔

[نوٹ: "المجمل المعدد" اور "تصانیفِ امام احمد رضا" میں یہ نام اسی طرح لکھا ہے اور یہی درست ہے؛ جب کہ مکتبۃ المدینہ، کراچی، کے شائع کردہ نسخے کے اندرونی سرورق (Inner Tittle) پر اور فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۴ میں "اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ" مرقوم ہے۔ لفظ "شرح" کے بغیر یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔ اسی طرح مکتبۃ المدینہ، کراچی، والے نسخے کے بیرونی سرورق (Main Tittle) پر "اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ" لکھا ہوا ہے۔ اس رسالے کے نام کو اس طرح لکھنا بھی غلط ہے۔]

156۔ شَرْحُ الْمَطَالِبِ فِیْ مَبْحَثِ اَبِیْ طَالِبْ (۱۳۱۶ھ)

﴿مطالب کی وضاحت ابو طالب کی بحث میں﴾

ایمانِ ابو طالب کے بارے میں مفصّل بحث۔

جدید جلد ۲۹، ص ۶۵۵ تا ۷۴۹۔

[نوٹ: "المجمل المعدد" میں ملک العلما حضرت علامہ سید محمد ظفر الدین بہاری رسالہ اعلیٰ حضرت (علیہما الرحمۃ) "مُغْتَنَمُ الطَّالِبِ فِیْ شُیُوْنِ اَبِیْ طَالِبْ (۱۲۹۴ھ)" کے غیر مطبوعہ (مبیضہ) نسخے کے متعلق لکھتے ہیں: "شرح المطالب میں شامل کر دیا گیا۔" اسی نسخے کے متعلق ملک العلما "حیاتِ اعلیٰ حضرت" میں رقم طراز ہیں: "شرح المطالب میں داخل کر دیا گیا۔" خود اعلیٰ حضرت "شَرْحُ الْمَطَالِبِ فِیْ مَبْحَثِ اَبِیْ طَالِبْ" کے آخر میں یہ ارشاد فرماتے ہیں: "پہلے یہ سوال بدایوں سے آیا تھا۔ جواب میں ایک موجز رسالہ چند ورق کا لکھا اور اس کا نام "مُغْتَنَمُ الطَّالِبِ فِیْ شُیُوْنِ اَبِیْ طَالِبْ (۱۲۹۴ھ)" (اس جگہ رضا اکیڈمی، بمبئی، کے الگ سے شائع شدہ نسخے میں "۱۲۹۴ھ" اور فتاویٰ رضویہ جدید میں ۱۲۹۲ھ لکھا ہے۔ ندیم) رکھا۔ اب کہ دوبارہ احمد آباد سے سوال آیا اور بعض علمائے بمبئی نے بھی اس بارہ میں توجیہ خاص کا تقاضا فرمایا۔ حسبِ حالتِ راہنہ و فرصتِ حاضرہ شرح و بسطِ کافی کو کام میں لایا اور اسے اس اجمالِ اوّل کی شرح بنایا، نیز شرحِ مطالب و تسکینِ طالب میں بحمد اللہ تعالیٰ حافل و کامل پایا؛ لہٰذا، "شَرْحُ الْمَطَالِبِ فِیْ مَبْحَثِ اَبِیْ طَالِبْ (۱۳۱۶ھ)" اس کا نام رکھا اور یہی اس کی تاریخ آغاز و انجام۔"

اور اس رسالے (شرح المطالب) کا آغاز یوں ہوتا ہے: "مسئلہ از بدایوں ۱۲۹۴ھ بعبارت سوال و ثانیاً بالاجمال از احمد آباد، گجرات، محلہ جمال پور، قریب مسجد کانچ، مرسلہ جماعتِ اہلِ سنّت، ساکنانِ احمد آباد۔ ۶ر جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ۔"

ان اقتباسات سے صراحتاً اور رسالۂ ہٰذا کے نام "شَرْحُ الْمَطَالِبِ فِیْ مَبْحَثِ اَبِیْ طَالِبْ" میں موجود لفظِ "شرح" سے اشارتاً معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اس رسالے یعنی "شرح المطالب" کو "مُعْتَبَرُ الطَّالِبِ فِیْ شُیُوْنِ اَبِیْ طَالِبْ" کی شرح قرار دیا اور اس شرح میں "معتبر الطالب" کے غیر مطبوعہ نسخے کو شامل فرما کر، دونوں رسائل کو ایک کر لیا، جسے اب صرف "شَرْحُ الْمَطَالِبِ فِیْ مَبْحَثِ اَبِیْ طَالِبْ" کے نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ رسالۂ معتبر الطالب کے نام اور تاریخی اعداد سے متعلق بحث کے لیے ملاحظہ فرمائیں "مُعْتَبَرُ الطَّالِبِ فِیْ شُیُوْنِ اَبِیْ طَالِبْ" کے تحت ہمارا تفصیلی نوٹ۔]

157۔ شِفَآءُ الْوَالِہِ فِیْ صُوَرِ الْحَبِیْبِ وَمَزَارِہٖ وَنِعَالِہٖ (۱۳۱۵ھ)

﴿محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے وجودِ مسعود)، آپ کے مزار اور آپ کے نعلین مقدسہ کے نقشوں میں غم زدہ کی شفا﴾

مقاماتِ مقدسہ، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدم و نعلین پاک کے نقشے بنانا جائز، جب کہ جان دار (اگرچہ اولیاے کرام ہی کیوں نہ ہوں) کی تصویریں بنانا ناجائز و گناہ ہے۔

جدید جلد ۲۱، ص ۴۲۵ تا ۴۵۸؛ رضا اکیڈمی، جلد ۹، نصفِ اوّل، ص ۱۴۳ تا ۱۵۳۔

مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۰، نصفِ اوّل، ص ۱۴۳ تا ۱۵۳۔

[نوٹ: فتاوٰی رضویہ جدید میں یہ نام اسی طرح لکھا ہوا ہے اور تاریخی نام کے اعتبار سے بھی درست ہے؛ جب کہ قدیم جلد میں لفظ "صُوَرِ" کی جگہ "صَدِ" اور "نِعَالِہٖ" کی جگہ "نَوَالِہٖ" درج ہے، جو کہ غلط ہے۔ اس تاریخی نام میں لفظ "شفاء" کے آخر میں جو "ء" ہے اس کا بھی

ایک عدد شمار کیا گیا ہے؛ جیسا کہ اس رسالے کے آخر میں اس رسالے کے نام میں لفظ "شفاء" پر یہ حاشیہ ہے: "ہمزہ بے مرکز ملحوظ العدد ست۔" یعنی ہمزۂ بے مرکز کا عدد ملحوظ رکھا گیا ہے۔]

158۔ شَمَآئِمُ الْعَنْبَرِ فِیْ اٰدَابِ النِّدَآءِ اَمَامَ الْمِنْبَرِ (۱۳۳۳ھ)

﴿منبر کے سامنے اذان کے آداب میں عنبر کے شمامے (خوشبوئیں)﴾ (قدیم)

عربی رسالہ مع اردو ترجمہ از بحر العلوم حضرت علامہ مفتی محمد عبد المنان اعظمی مدظلہ العالی۔

مسجد کے اندر اذانِ خطبہ کے عدمِ جواز پر انتہائی محققانہ بحث۔

جدید جلد ۲۸، ص ۵۳ تا ۳۵۹۔

[نوٹ ۱: "حیاتِ اعلیٰ حضرت" از ملک العلما حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ، مطبوعہ مکتبۂ نبویہ، لاہور، جلدِ دوم، صفحہ ۳۸ پر یہ نام اسی طرح لفظ "اداب" کے ساتھ لکھا ہے اور رسالۂ "شَمَآئِمُ الْعَنْبَرِ" کے شروع میں اس نام کا ترجمہ بحر العلوم علامہ عبد المنان اعظمی مدظلہ العالی نے یہ کیا ہے: "ندائے منبر کے آداب میں عنبر کے شمامے"۔ اس ترجمے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالے کے نام میں لفظ "آداب" ہی ہے اور اسی سے اس تاریخی نام کے اعداد "۱۳۳۳" حاصل ہوتے ہیں؛ جب کہ فتاوٰی رضویہ، "تصانیفِ امام احمد رضا" وغیرہ میں "آداب" کی جگہ "ادب" مرقوم ہے۔ اس صورت میں اس کے اعداد "۱۳۳۲" حاصل ہوں گے؛ جب کہ اسی رسالے میں اس کا سالِ تصنیف "۱۳۳۳ھ" درج ہے۔ ممکن ہے کہ اس رسالے کے نام میں بھی "شِفَآءُ الْوَالِہِ" کے لفظ "شفاء" کی طرح لفظ "النداء" کے "ء" کا ایک

عدد شمار کیا گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا سالِ تصنیف "۱۳۳۲ھ" ہو اور کتابت کی غلطی سے "۱۳۳۳ھ" ہو گیا ہو۔ ان دونوں ممکنہ صورتوں میں لفظ "ادب" ہی درست ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔]

[نوٹ ۲: علامہ عبد المبین نعمانی مدظلہ العالی "تصانیفِ امام احمد رضا" کے صفحہ ۳۰ پر اس رسالے کا سنِ تالیف "۱۳۲۴ھ" (یہ سنِ تالیف غلط ہے۔ ندیم) دیتے ہوئے حاشیے میں لکھتے ہیں: "ایک رسالے کا نام شَمَامَةُ الْعَنْبَرْ فِیْ مَحَلِّ النِّدَآءِ بِاِزَآءِ الْمِنْبَرْ (۱۳۲۹ھ) بھی ہے شاید یہ دوسرا رسالہ ہے یا ایک اردو ہے دوسرا عربی۔"]

159۔ شُمُوْلُ الْاِسْلَامِ لِاُصُوْلِ الرَّسُوْلِ الْکِرَامِ (۱۳۱۵ھ)

﴿رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباؤ اجدادِ کرام کا مسلمان ہونا﴾

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام آباؤ اُمّہات (حضرت عبد اللہ و آمنہ سے حضرت آدم و حوا تک) کے مذہبِ ارجح میں اہلِ اسلام و توحید ہونے کا ثبوت۔

جدید جلد ۳۰، ص ۲۶۷ تا ۳۰۵؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۱، ص ۱۵۳ تا ۱۷۱۔

[نوٹ: اس رسالے کے آخر میں اس نام میں "الکرام" پر ایک حاشیہ ہے، جس کے مطابق "الکِرام" نعت ہے "اصول" کی۔ اس صورت میں معنی ہوں گے "آباؤ اجدادِ کرام"۔ مذکورہ حاشیے کے مطابق اس رسالے کے نام کے اندر "الکِرام" کو "الکُرام" (ک پر پیش کے ساتھ) بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس صورت میں یہ لفظ "الرسول" کی صفت بنے گا اور معنی ہوں گے "رسولِ کریم"۔]

ص

صُبْح

[دیکھیے "دَرْءُ الْقُبْحِ عَنْ دَرْكِ وَقْتِ الصُّبْحِ"۔]

160۔ صَفَآئِحُ اللُّجَیْنِ فِیْ کَوْنِ التَّصَافُحِ بِکَفَّیِ الْیَدَیْنِ (۱۳۰۶ھ)

﴿دونوں ہتھیلیوں سے مصافحہ ہونے میں چاندی کی تختیاں﴾

اس بات کا ثبوت کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے ہونا چاہیے۔

جدید جلد ۲۲، ص ۲۶۹ تا ۳۱۴۔

161۔ صَلَاتُ الصَّفَآءِ فِیْ نُوْرِ الْمُصْطَفٰی (۱۳۲۹ھ)

﴿نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیان میں صفائیِ باطن کے انعامات﴾

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت (نور ہونا) کا بیان۔

جدید جلد ۳۰، ص ۶۵۷ تا ۶۹۳۔

162۔ صَیْقَلُ الرَّیْنِ عَنْ اَحْکَامِ مُجَاوَرَةِ الْحَرَمَیْنِ (۱۳۰۵ھ)

﴿حرمین شریفین میں سکونت کے احکام سے میل کچیل صاف کرنا﴾ (ندیم)

عربی رسالہ جدید جلد میں حضرت مفتی محمد خان قادری (لاہور) مدظلہ العالی کے اردو ترجمے کے ساتھ۔

حرمینِ طیبین میں سکونت اختیار کرنے کا بیان۔

جدید جلد ۱۰، ص ۶۷۷ تا ۶۹۸؛ قدیم جلد ۴، ص ۶۷۳ تا ۶۷۹۔

ض

ٍ ضَرْبٌ قَہَّارِیٌّ (۱۳۱۸ھ) (فارسی ترکیب میں ضَربِ قَہّارِی پڑھیں گے۔)

﴿قہّار (اللہ) کی مار﴾ (قدیم)

[دیکھیے "قَوَارِعُ الْقَہَّارِ عَلَی الْمُجَسِّمَةِ الْفُجَّارِ"، جس کا یہ تاریخی لقب ہے۔]

ط

163۔ طَرْدُ الْاَفَاعِیْ عَنْ حِمٰی ھَادٍ رَفَعَ الرِّفَاعِیْ (۱۳۳۶ھ)

﴿سانپوں (موذیوں) کو دور کرنا اس ہادی کی بارگاہ سے جس نے امام رفاعی کو رفعت بخشی﴾

حضرت سیدنا شیخ سیّد احمد کبیر بن ابو الحسن رفاعی قدّسنا اللہ بسِرّہٖ الکریم کی عظمت اور حضور غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی ان پر فضیلت (برتری و بزرگی) کا بیان۔

جدید جلد ۲۸، ص ۳۶۷ تا ۴۰۲؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۲، ص ۲۲۸ تا ۲۳۹؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۹، ص ۱۳۰ تا ۱۵۱۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ قدیم وجدید میں اِس رسالے کے نام کی سرخی میں "حمٰی" سے پہلے لفظ "عن" رقم ہے اور فتاویٰ رضویہ جدید، جلد ۲۸ کے صفحہ ۹ (پیش لفظ) پر، نیز "فہارسِ فتاویٰ رضویہ" کے صفحہ ۵۲ پر "حمٰی" سے پہلے "من" لکھا ہوا ہے۔ تاریخی نام کے اعتبار سے یہاں لفظِ "عن" درست اور "من" غلط ہے۔]

164۔ طَرِیْقُ اِثْبَاتِ الْھِلَالِ (۱۳۲۰ھ) فارسی ترکیب میں اسے "طَرِیْقِ اِثْبَاتِ الْھِلَال" پڑھیں گے۔

﴿ثبوتِ ہلال کا طریقہ﴾ (قدیم)

اِثباتِ چاند (چاند ہونے کی تصدیق یا ثبوت) کے طریقے۔

جدید جلد ۱۰، ص ۴۰۵ تا ۴۳۰؛ قدیم جلد ۴، ص ۵۳۶ تا ۵۵۹۔

[نوٹ: "حیاتِ اعلیٰ حضرت"، جلدِ دوم، صفحہ ۶۷، اور "المجمل المعدد" میں یہ نام اسی طرح لفظ "طریق" (صیغۂ واحد) کے ساتھ لکھا ہوا ہے اور سالِ تصنیف "۱۳۲۰ھ" مرقوم ہے۔ اپنے سنِ تصنیف کے اعتبار سے اس تاریخی نام میں لفظِ "طریق" ہی درست ہے؛ فتاویٰ رضویہ قدیم وجدید اور تصانیفِ امام احمد رضا میں بھی اس کا سنِ تصنیف "۱۳۲۰ھ" ہی درج ہے؛ لیکن، لفظِ "طریق" کے بجائے "طُرُق" (بہ صیغۂ جمع) مرقوم ہے؛ جب کہ "طُرُق" کے ساتھ اس نام کے عدد "۱۳۱۰" بنتے ہیں، نہ کہ "۱۳۲۰"۔ فتاویٰ رضویہ کے بعد رضا اکیڈمی، ممبئی نے ۱۹۹۸ء میں اور المجمع الاسلامی، مبارک پور، انڈیا نے ۲۰۰۴ء میں یہ رسالہ علاحدہ سے بھی شائع کیا۔ ان الگ سے شائع کیے گئے نسخوں میں لفظِ "طُرُق" تو جوں کا توں موجود ہے، لیکن اس کا سالِ تصنیف بلا کسی وضاحت کے "۱۳۲۰ھ" کے بجائے "۱۳۱۰ھ" کر دیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ مذکورہ دونوں اداروں کے ہاتھ کوئی ایسا قدیم یا قلمی نسخہ لگ گیا ہو کہ جس میں لفظ "طُرُق" بھی ہو اور اس کا سالِ تصنیف "۱۳۱۰ھ" بھی لکھا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ تبدیلی لفظ "طُرُق" کے ساتھ اس نام کے اعداد گن کر کی گئی ہو۔ مذکورہ نسخوں میں چوں کہ اس تبدیلی کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے، لہٰذا ہم نے

المجمل المعدد میں مذکور نام اور سنِ تالیف ہی کو درست مانتے ہوئے اپنی اس فہرست میں شامل کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔]

165۔ طِیْبُ الْاِمْعَانِ فِیْ تَعَدُّدِ الْجِهَاتِ وَالْاَبْدَانْ (۱۳۱۷ھ)

﴿جہتوں اور بدنوں کے تعدُّد کے بارے میں انتہائی گہرائی میں بہترین نظر کرنا﴾

وراثت میں تعدُّدِ جہات وابدان کے معتبر ہونے کا روشن بیان۔

جدید جلد ۲۶، ص ۱۸۹ تا ۲۰۵؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۰، ص ۳۰۲ تا ۳۰۹؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۹، ص ۲۷۹ تا ۲۸۶۔

۞ طِیْبُ الْمُنْیَةِ فِیْ وُصُوْلِ الْحَبِیْبِ لِلْعَرْشِ وَالرُّؤْیَةْ (۱۳۲۰ھ)

﴿حبیبِ خدا (ﷺ) کے عرش پہ پہنچ کر دیدارِ الٰہی کرنے سے متعلق آرزو کی خوشبو یا بہترین آرزو﴾ (تدیم)

[دیکھیے "مُنْبَةُ الْمُنْیَةِ بِوُصُوْلِ الْحَبِیْبِ اِلَی الْعَرْشِ وَالرُّؤْیَةْ (۱۳۲۰ھ)"، جو اس رسالے کا مشہور و معروف نام ہے۔]

ع

166۔ عُبَابُ الْاَنْوَارْ اَنْ لَّانِكَاحَ بِمُجَرَّدِ الْاِقْرَارْ (۱۳۰۷ھ)

﴿محض اقرار کی بنیاد پر نکاح نہ ہونے کے بیان میں انوار کی موج﴾

شاہدین (گواہوں) کی موجودگی میں مرد اور عورت کے فقط ایک دوسرے کو شوہر اور بیوی کہہ دینے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں۔

جدید جلد ۱۱، ص ۱۲۱ تا ۱۳۰؛ رضا اکیڈمی، جلد ۵، ص ۹۳ تا ۱۰۱؛

مکتبۂ رضویہ جلد ۵، کتاب النکاح، حصۂ اوّل، ص ۸ تا ۱۵۔

167۔ عَطَآءُ النَّبِیْ لِاِفَاضَةِ اَحْكَامِ مَآءِ الصَّبِیْ (۱۳۳۴ھ)

﴿بچے کے حاصل کردہ پانی کے احکام کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عطیہ﴾

بچے کے حاصل کیے ہوئے پانی کا بیان۔

جدید جلد ۲، ص ۴۹۳ تا ۵۴۱؛ قدیم جلد ۱، ص ۴۲۱ تا ۴۴۰۔

[نوٹ: یہ "اَلنُّوْرُ وَالنَّوْرَقُ لِاِسْفَارِ الْمَآءِ الْمُطْلَقْ" کا ضمنی رسالہ ہے۔]

168۔ عَطَایَا الْقَدِیْرِ فِیْ حُكْمِ التَّصْوِیْرْ (۱۳۳۱ھ)

﴿تصویر کے حکم کے بارے میں قدرت والے کی عطائیں﴾

بزرگوں کی تصاویر بہ طورِ تبرک گھر میں رکھنے کا شرعی حکم۔

جدید جلد ۲۴، ص ۵۷۱ تا ۶۴۲؛ رضا اکیڈمی، جلد ۹، نصفِ آخر، ص ۳۶ تا ۶۴۔

مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۰، نصفِ آخر، ص ۳۶ تا ۶۴۔

[نوٹ: فتاوی رضویہ میں اس رسالے کے آخر میں یہ نام اِسی طرح لکھا ہوا ہے اور عربی قواعد اور تاریخی نام ہونے کے اعتبار سے اس نام کو اسی طرح لکھنا درست ہے؛ جب کہ فتاوی رضویہ جدید کے آخر میں اور فتاوی رضویہ قدیم و جدید میں اس نام کی سرخی میں "عَطَایَا الْقَدِیْر" کی جگہ "العطایا القدیر" مرقوم ہے، جو کہ عربی قواعد اور اعداد، دونوں ہی اعتبار سے غلط ہے۔]

غ

169۔ غَایَةُ التَّحْقِیْقِ فِیْ اِمَامَةِ الْعَلِیِّ وَالصِّدِّیْقِ (۱۳۳۱ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت کے بارے میں تحقیق کی انتہا﴾

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کی خلافت کا بیان۔

جدید جلد ۲۸، ص ۳۶۹ تا ۳۸۹؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۱، ص ۱۳۱ تا ۱۵۳۔

ف

170۔ فَتَاوٰی کَرَامَاتِ غَوْثِیَّة (۱۳۱۰ھ) (غیر تاریخی نام) (فارسی ترکیب میں فتاوٰی کَرَامَاتِ غَوْثِیَّہ پڑھیں گے۔)

﴿حضور غوثِ اعظم کی کرامتوں سے متعلق فتوے﴾ (قدیم)

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی شبِ معراج بارگاہِ رسالت میں حاضری سے متعلق تین سوالوں کے جوابات۔

جدید جلد ۲۸، ص ۴۰۳ تا ۴۳۰۔

[نوٹ: فتاوٰی رضویہ میں یہ نام اسی طرح لکھا ہوا ہے اور "اَلْمُجْمَلُ الْمُعَدِّدُ لِتَالِیْفَاتِ الْمُجَدِّدْ (۱۳۲۷ھ)" از ملک العلما حضرت ظفرالدین بہاری علیہ الرحمۃ میں یہ نام یوں درج ہے: "فَتَاوٰی کَرَامَاتِ غَوْثِیَّہ" (اعراب و حرکات کے بغیر)۔ دونوں ہی طرح درست ہے۔]

171۔ فَتْحُ الْمَلِیْكِ فِیْ حُكْمِ التَّمْلِیْكِ (۱۳۰۸ھ)

﴿بادشاہ کا اظہار تملیک کے حکم میں﴾

ہبہ اور تملیک میں فرق نہ ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۱۹، ص ۴۴۳ تا ۴۵۶؛ قدیم جلد ۸، ص ۶۳ تا ۶۷۔

[نوٹ: المجمل المعدد اور تصانیفِ امام احمد رضا میں اس رسالے کی زبان عربی بیان کی گئی ہے؛ جب کہ یہ رسالہ اردو زبان میں ہے۔]

172۔ فِقْهُ شَهَنْشَاهْ وَاَنَّ الْقُلُوْبَ بِیَدِ الْمَحْبُوْبِ بِعَطَآءِ اللهِ (۱۳۲۶ھ)

﴿لفظِ "شہنشاہ" کا مفہوم اور یہ کہ بے شک محبوبانِ خدا کا بہ عطائے الٰہی دلوں پر قبضہ ہے﴾

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنا جائز ہے؛ نیز اس بات کا ثبوت کہ محبوبانِ خدا کو بہ عطائے الٰہی دلوں کا مالک کہنا درست ہے۔

جدید جلد ۲۱، ص ۳۳۹ تا ۳۹۵۔

[نوٹ: عموماً اس رسالے کا سالِ تصنیف "۱۳۲۶ھ" لکھا جاتا ہے؛ لیکن، اگر اس کے اعداد شمار کریں تو "۱۳۲۵" حاصل ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس نام کے اندر لفظِ "شہنشاہ" کی جگہ اصل میں "شاھنشاہ" ہو، اس صورت میں اس نام کے اعداد "۱۳۲۶" بنیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نام میں لفظ "بِعَطَاءِ" کے "ء" کو "الف" کے قائم مقام رکھتے ہوئے اس کا ایک عدد شمار کیا گیا ہو، جیسا کہ نام رسالہ "شِفَآءُ الْوَالِہ" میں لفظ "شِفَآء" کے "ء" کا ایک عدد لیا گیا ہے۔ اس مؤخر الذکر صورت میں لفظِ "شہنشاہ" ہی کے ساتھ اس رسالے کے نام کے عدد "۱۳۲۶"

حاصل ہو جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ و رسولہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وبارک وسلم اعلم۔ واضح رہے کہ "شاہان" فارسی لفظ "شاہ" (بادشاہ) کی جمع ہے۔ "شاہان شاہ" کے معنی ہوئے: "شاہوں کا شاہ"؛ "بادشاہوں کا بادشاہ"۔ "شاہان شاہ" میں چوں کہ اضافتِ مقلوبی ہے، لہٰذا اس کے "ن" کو ساکن پڑھیں گے۔ اس فارسی مرکبِ اضافی (شاہان شاہ) کی تین مختلف صورتیں (short forms) بھی ہیں:

۱۔ شاہنشاہ ۲۔ شہنشاہ ۳۔ شہنشہ۔

سیّدی اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت علیہ الرحمۃ نے اس رسالے کے متن میں لفظِ "شاھنشاہ" بھی نقل فرمایا ہے۔]

173۔ فَوزِ مُبِین دَر رَدِّ حَرَکَتِ زَمِین (۱۳۳۸ھ) (یہ نام فارسی ہے۔)

﴿زمین کی حرکت کے رد میں کھلی کامیابی﴾

نظریۂ حرکتِ زمین سے متعلق فلسفۂ جدیدہ کا دلائلِ عقلیہ وبراہینِ فلسفیہ سے ردِّ بلیغ۔

جدید جلد ۲۷، ص ۲۲۳ تا ۳۸۲۔

ق

✿ قَلَائِدُ نُحُورِ الْحُورِ مِنْ فَرَائِدِ بُحُورِ النُّورِ (۱۳۰۵ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿نور کے سمندروں کے قیمتی موتیوں سے بنے ہوئے حوروں کے گلوں کے ہار﴾ (ندیم)

اِس اردو ترجمے کو پڑھ کر، حضرت علامہ قاضی عبد الدائم دائم صاحب دامت برکاتہم العالیہ، جانشین خانقاہِ نقشبندیہ مجدّدیہ و مہتمم دار العلوم

ربانیہ، صدزیہ، ہری پور، ہزارہ، نے مندرجۂ ذیل تعریفی و دعائیہ کلمات رقم فرمائے:

"کیا خوب صورت ترجمہ کیا ہے! جَزَاکَ اللّٰہُ وَزَادَکَ عِلْمًا وَّفَضْلًا۔"

[دیکھیے "تَجَلِّي الْيَقِينِ بِأَنَّ نَبِيَّنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ (۱۳۰۵ھ)"، جو اِس رسالے کا تاریخی لقب ہے۔]

174۔ قَمَرُ التَّمَامِ فِي نَفْيِ الظِّلِّ عَنْ سَيِّدِ الْأَنَامِ (۱۲۹۶ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سائے کی نفی میں کامل چاند﴾

سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سائے کی نفی (سایہ نہ ہونا) کا بیان۔

جدید جلد ۳۰، ص ۶۱۵ تا ۳۶۷۔

[نوٹ ۱: المجمل المعدد میں اس رسالے کے نام میں لفظ "الظل" کی بجائے "الفیء" مرقوم ہے، جس سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دونوں ہی کا مطلب ہے "سایہ"۔ اسی طرح دونوں ہی صورتوں میں یہ نام غیر تاریخی ہے۔ المجمل المعدد کے سوا ہر جگہ یہ نام "الظل" کے ساتھ ہی لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ نیز اعلیٰ حضرت کی ایک تقریظ میں بھی، جس کا ذکر نوٹ ۲ میں آرہا ہے، لفظ "الظل" ہی ہے؛ لہٰذا یہاں بھی اسی کو اختیار کیا گیا۔]

[نوٹ ۲: تذکرۂ علمائے ہند از مولوی رحمان علی میں اس رسالے کو "نافی الفیء (دراصل "نفی الفیء"۔ ندیم) عمن بنورہ انار کل شیء" کا لقب لکھا ہے؛ جب کہ یہ دو رسالے ہیں جو اپنے اپنے ناموں سے فتاویٰ رضویہ اور مجموعۂ رسائل (ردِّ مرزائیت ومسئلۂ نور وسایہ) مطبوعۂ ضیاء الدین پبلی کیشنز، کراچی وغیرہ میں علاحدہ علاحدہ شائع ہیں۔ المجمل المعدد میں بھی ان کو الگ الگ شمار کیا گیا ہے۔ خود اعلیٰ حضرت

سے بھی یہ ثابت ہے کہ یہ الگ الگ رسائل ہیں۔ چنانچہ رسالہ "صَلَاتُ الصَّفَاءِ فِیْ نُوْرِ الْمُصْطَفٰی (۱۳۲۹ھ)" (یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ، جلد ۳۰ میں بھی شامل ہے۔) کے ساتھ مولانا حبیب علی علوی کے ایک رسالے پر (جس کا موضوع "نورِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہے) اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی ایک تقریظ شامل ہے، جس میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

"فقیر کے اس میں تین رسائل ہیں: (۱) قَمَرُ التَّمَامِ فِیْ نَفْیِ الظِّلِّ عَنْ سَیِّدِ الْاَنَامِ علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام (۲) "نَفْیُ الْفَیْءِ عَمَّنْ اَنَارَ بِنُوْرِہٖ (دراصل بِنُوْرِہٖ اَنَارَ۔ ندیم) کُلَّ شَیْءٍ" صلی اللہ علیہ وسلم (۳) ھُدَی الْحَیْرَانِ فِیْ نَفْیِ الْفَیْءِ عَنْ شَمْسِ الْاَکْوَانِ علیہ الصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان۔"

دیکھیے مجموعۂ رسائل (ردِّ مرزائیت و مسئلۂ نور و سایہ) مطبوعہ ضیاء الدین پبلی کیشنز، کراچی، صفحہ ۱۶۳۔]

175- قَوَارِعُ الْقَهَّارِ عَلَى الْمُجَسِّمَةِ الْفُجَّارِ (۱۳۱۸ھ)

﴿جسمیتِ باری تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کا جسم ہونا) کے قائل فاجروں پر قہر فرمانے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے سخت مصیبتیں﴾

آیاتِ متشابہات پر آریوں کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب اور وہابیہ کے اس خیال کا رد کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے۔

جدید جلد ۲۹، ص ۱۱۹ تا ۲۰۰؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۱، ص ۲۲۰ تا ۲۶۳۔

[نوٹ: یہ تاریخی نام ہے جیسا کہ اسی رسالے کے آخر میں اعلیٰ حضرت خود فرماتے ہیں: "بلحاظ تاریخ 'قَوَارِعُ الْقَهَّارِ عَلَى الْمُجَسِّمَةِ الْفُجَّارِ' نام ہوا۔" اور اس رسالے کے سرورق پر اس کا تاریخی لقب "ضَرْبِ قہّاری (۱۳۱۸ھ)" مرقوم ہے۔]

176- قَوَانِیْنُ الْعُلَمَاءِ فِیْ مُتَیَمِّمٍ عَلِمَ عِنْدَ زَیْدٍ مَاءً (۱۳۳۵ھ)

﴿علما کے قوانین اس تیمم کرنے والے کے بارے میں جسے معلوم ہوا کہ زید کے پاس پانی ہے﴾

اس تیمم کرنے والے کا حکم جس کو علم ہو کہ دوسرے کے پاس پانی ہے۔

جدید جلد ۳، ص ۱۳۱ تا ۱۸۷؛ قدیم جلد ۱، ص ۷۴۹ تا ۸۰۳۔

[نوٹ: یہ "حُسْنُ التَّعَمُّمِ لِبَیَانِ حَدِّ التَّیَمُّمِ" کا ملحقہ رسالہ ہے۔]

177- قَهْرُ الدَّیَّانِ عَلٰی مُرْتَدٍّ بِقَادِیَانِ (۱۳۲۳ھ)

﴿قادیانی مرتد پر دیّان (حساب لینے والا؛ اللہ تعالیٰ) کا قہر﴾ (ندیم)

جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کا ردِ بلیغ۔

جدید جلد ۱۵، ص ۵۹۵ تا ۶۱۰۔

[نوٹ: "قہر الدیان" کو مطبع اہل سنت و جماعت، بریلی نے ماہوار رسالے کے طور پر شائع کیا تھا۔ ماہر رضویات حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمۃ "گناہِ بے گناہی" میں لکھتے ہیں: "امام احمد رضا کے بھائی مولانا محمد حسن رضا خاں کی ادارت میں قادیانیوں کے خلاف ایک رسالہ جاری ہوا جس کا عنوان ہے: قَهْرُ الدَّیَّانِ عَلٰی مُرْتَدٍّ بِقَادِیَانِ (۱۳۲۳ھ)" (صفحہ ۳۸)۔ نیز "گناہِ بے گناہی" کے ماخذ و مراجع (صفحہ ۷۶) میں بھی ڈاکٹر مسعود صاحب علیہ الرحمۃ نے "قہر الدیان" کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی نہیں، بلکہ حضرت مولانا حسن رضا خاں علیہ الرحمۃ کی تصنیف بتایا ہے۔" ہمارے ایک کرم فرما جناب محمد توفیق جونا گڑھی صاحب زِیْدَ مَجْدُہٗ نے ہمیں "قہر الدیان" کے ایک قدیم نسخے کی فوٹو کاپی عطا فرمائی، جس میں مصنف کا نام تو نہیں لکھا؛ البتہ اس کے سرورق پر یہ عبارت تحریر ہے: "زیر ادارت ماحیِ بدعت حامیِ سنت مولینا مولوی محمد حسن رضا خان سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی سلمہ الرحمٰن" اور اس کے اختتام کے بعد حضرت مولانا حسن رضا علیہ الرحمۃ ہی کی طرف سے ضوابطِ رسالہ تحریر ہیں۔]

ک

✿ کَاسِرُ السَّفِیْہِ الْوَاہِمْ فِیْ اِبْدَالِ قِرْطَاسِ الدَّرَاہِمْ (۱۳۲۹ھ)

﴿کاغذی نوٹ کے بدلنے سے متعلق بے وقوف وہمی کو شکست دینے والا﴾

کاغذی نوٹ سے متعلق مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولانا عبد الحی لکھنوی کے فتووں کا تفصیلی رد۔

[نوٹ: "اِبدال" کا معنیٰ ہے "بدلنا" اور "اَبدال" جمع ہے "بدل" کی۔ یہاں دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ خود اعلیٰ حضرت نے اس رسالے کے شروع میں وضاحت فرمائی ہے۔ فتاویٰ رضویہ قدیم وجدید میں اس رسالے کا صرف اردو ترجمہ "اَلذَّیْلُ الْمَنُوْط لِرِسَالَۃِ النُّوْط" ہی شامل ہے۔ نیز دیکھیے "اَلذَّیْلُ الْمَنُوْط لِرِسَالَۃِ النُّوْط"۔]

✿ کَاشِفِ مَکَائِدِ لَامَذھَبَاں (۱۳۰۵ھ) یہ نام فارسی ترکیب میں ہے۔

﴿غیر مقلدین کی چال بازیوں کو ظاہر کرنے والا﴾ (قدیم)

[دیکھیے "اَلنَّھْیُ الْاَکِیْد عَنِ الصَّلَاۃِ وَرَآءَ عِدَی التَّقْلِیْد"، جس کا یہ تاریخی لقب ہے۔]

178۔ کَشْفُ حَقَائِقْ وَاَسْرَارِ دَقَائِقْ (۱۳۰۸ھ) فارسی ترکیب میں اسے کَشْفِ حَقَائِقْ واَسْرَارِ دَقَائِقْ پڑھیں گے۔

﴿ظاہر کرنا حقیقتوں، رازوں اور باریک باتوں کا﴾

تصوف سے متعلق چند اشعار کی توضیح وتشریح۔

جدید جلد ۲۶، ص ۵۹۵ تا ۶۰۴۔

179۔ کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمْ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمْ (۱۳۲۴ھ)

﴿کاغذی نوٹ کے احکام کے بارے میں سمجھ دار فقیہ کا حصہ﴾

عربی رسالہ مع اردو ترجمہ مُسَمّٰی بہ اسم تاریخی "نوٹ کے متعلق سب مسائل (۱۳۲۹ھ)" از حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا خاں بریلوی (اعلیٰ حضرت کے بڑے صاحبزادے، شاگرد اور خلیفہ) علیہما الرحمۃ۔

کاغذی نوٹ کے بارے میں علمائے مکہ مکرمہ کے بارہ (۱۲) سوالات کے تحقیقی جوابات۔

جدید جلد ۱۷، ص ۳۹۵ تا ۵۰۵؛ قدیم جلد ۷، ص ۱۲۶ تا ۱۹۷۔

[نوٹ ۱: "کَاسِرُ السَّفِیْہِ الْوَاہِمْ فِیْ اِبْدَالِ قِرْطَاسِ الدَّرَاہِمْ" میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: "محرم ۱۳۲۴ھ میں مکۂ معظمہ کے دو علمائے کرام مولانا عبد اللہ احمد میر داد، امام مسجد الحرام اور اُن کے استاذ مولانا حامد احمد محمد جداوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ نے نوٹ کے متعلق جملہ مسائل فقہیہ کا سوال اس فقیر سے کیا جس کے جواب میں بفضلِ وہاب عَزَّجَلَالُہٗ ڈیڑھ دن سے کم میں رسالہ 'کفل الفقیہ' وہیں لکھ دیا۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد: ۱۷، صفحہ: ۵۵۷) نیز فرماتے ہیں: "اور متعدد علمائے کرام مکۂ مکرمہ نے اس کی نقلیں لیں پھر بعد واپسی فقیر نے اسے طبع کرایا پھر حاجی عیسیٰ خاں محمد صاحب نے مع ترجمہ چھپوایا۔ مدینۂ طیبہ میں مصر کے دو جلیل عالموں مدرّسین جامعہ ازہر نے اسے دیکھا اور فرمائش کی کہ اس کے نسخے ہم کو ضرور بھیج دو، ان کو بھیج دیے گئے۔ نوٹ کا مال ہونا اس رسالہ میں دلائل ساطعہ سے روشن کر دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد: ۱۷، صفحہ: ۶۳۸)]

[نوٹ ۲: اس رسالے کے اردو ترجمے سے متعلق وضاحت کے لیے دیکھیے "نوٹ کے متعلق سب مسائل"۔]

گ

۞ گمراہی کے جھوٹے خدا (۱۳۳۵ھ)

[دیکھیے "بَابُ الْعَقَائِدِ وَالْكَلَامِ (۱۳۳۵ھ)"، جس کا یہ تاریخی لقب ہے۔]

ل

180۔ لَمْعُ الْاَحْكَامِ اَنْ لَّا وُضُوْءَ مِنَ الزُّكَامِ (۱۳۲۴ھ)

﴿احکام کی چمک اس بارے میں کہ زکام سے وضو نہیں (جاتا)﴾ (ندیم)

زکام ناقضِ وضو (وضو توڑنے والا) نہیں۔

جدید جلد ۱، ص ۲۶۳ تا ۲۷۸؛ قدیم جلد ۱، ص ۳۴ تا ۴۰۔

جدید ترین جلدِ اوّل، حصہ الف، ص ۳۴۷ تا ۳۶۸۔

181۔ لَمْعَةُ الضُّحٰی فِیْ اِعْفَاءِ اللُّحٰی (۱۳۱۵ھ)

﴿چاشت کی روشنی، داڑھیاں بڑھانے میں﴾

داڑھی کے وجوب (واجب ہونا)، اس کی حد اور اس کو کتروانے یا منڈوانے کی مذمت کا مدلل بیان۔

جدید جلد ۲۲، ص ۶۰۷ تا ۶۷۷؛ رضا اکیڈمی، جلد ۹، نصفِ اوّل، ص ۱۱۵ تا ۱۳۷۔

مکتبۂ رضویہ، جلد ۱۰، نصفِ اوّل، ص ۱۱۵ تا ۱۳۷۔

م

182۔ مَاحِی الضَّلَالَةِ فِیْ اَنْكِحَةِ الْهِنْدِ وَبَنْجَالَةَ (۱۳۱۷ھ)

﴿بنگال اور ہندوستان میں نکاحوں کے بارے میں گمراہی کو مٹانے والا﴾

ہندوستان اور بنگال میں عورت سے اجازتِ نکاح لینے کی رسم سے متعلق حکم۔

جدید جلد ۱۱، ص ۱۳۱ تا ۱۷۱؛ رضا اکیڈمی، جلد ۵، ص ۱۰۲ تا ۱۱۶؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۵، کتاب النکاح، حصۂ اوّل، ص ۱۶ تا ۳۰۔

183۔ مُجَلِّی الشَّمْعَةِ لِجَامِعِ حَدَثٍ وَّلُمْعَةٍ (۱۳۳۶ھ)

﴿جامع حدث ولمعہ کے لیے شمع افروز﴾

جنابت وحدث دونوں کے جمع ہونے کی اٹھانوے (۹۸) صورتوں کا بیان۔

جدید جلد ۲، ص ۲۸۳ تا ۳۲۰؛ قدیم جلد ۱، ص ۸۳۴ تا ۸۳۹۔

[نوٹ: یہ "حُسْنُ التَّعَمُّمِ لِبَيَانِ حَدِّ التَّيَمُّمِ" کا ملحقہ رسالہ ہے۔]

184۔ مِرْقَاةُ الْجُمَانِ فِی الْهُبُوْطِ عَنِ الْمِنْبَرِ لِمَدْحِ السُّلْطَانِ (۱۳۲۰ھ)

﴿سلطان کی مدح وتعریف کرنے کے لیے منبر سے اترنے کے حکم سے متعلق موتیوں کی سیڑھی﴾ (ندیم)

تعریفِ حاکم کے لیے خطیب کے منبر کی ایک سیڑھی اترنے اور پھر چڑھنے کے بارے میں تحقیق۔

جدید جلد ۸، ص ۳۱۳ تا ۳۲۶؛ قدیم جلد ۳، ص ۷۷۱ تا ۷۷۳۔

185۔ مُرُوْجُ النَّجَاءِ لِخُرُوْجِ النِّسَاءِ (۱۳۱۵ھ)

﴿عورتوں کے نکلنے کے بارے میں خلاصی (نجات) کی چراگاہیں﴾

عورتوں کے شرعی پردے کے احکام۔

جدید جلد ۲۲، ص ۲۲۱ تا ۲۳۳۔

186۔ مَسَائِلُ سَمَاع (۱۳۲۰ھ) (غیر تاریخی نام) (فارسی ترکیب میں مَسائلِ سَماع پڑھیں گے۔)

﴿قوالی کے مسئلے﴾

اسی مجالس سماع و سرود سے متعلق اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے چند فتووں کا مجموعہ جن میں راگ، رقص اور ہر قسم کے مزامیر و معازف ہوتے ہیں۔

جدید جلد ۲۴، ص ۱۳۵ تا ۱۶۵۔

[نوٹ: اس رسالے کے مرتب مولانا محمد عرفان علی بیسلپوری علیہ الرحمۃ ہیں۔ چنانچہ اس رسالے کے ایک قدیم نسخے کے سرورق پر یہ عبارت درج ہے:

"مسائل سماع مرتبہ عالی جناب مولوی عرفان علی صاحب رضوی بیسلپوری، ماخوذ از فتاویٰ رضویہ وغیرہ۔ جس کو بحکم جناب موصوف محمد حسنین رضا خاں نے حسنی پریس، بریلی سے چھاپا اور سید ایوب علی صاحب نے رضوی کتب خانہ، محلہ بہار پور، بریلی سے شائع کیا۔"]

187۔ مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد اِلٰی حُقُوْقِ الْاَوْلَاد (۱۳۱۰ھ)

﴿(والدین پر) اولاد کے حقوق کے بارے میں رہ نمائی کی قندیل﴾

والدین پر اولاد کے حقوق کا بیان۔

جدید جلد ۲۴، ص ۴۵۱ تا ۴۵۷؛ رضا اکیڈمی، جلد ۹، نصفِ اوّل، ص ۳۵ تا ۴۸؛

مکتبۂ رضویہ جلد ۱۰، نصفِ اوّل، ص ۳۵ تا ۴۸۔

[نوٹ: "حیاتِ اعلیٰ حضرت"، جلدِ دوم، مطبوعہ مکتبۂ نبویہ لاہور، کے صفحہ ۱۸ پر نیز المجمل المعدد میں اس رسالے کے نام کے اندر "اِلٰی" ہی لکھا ہے اور اسی سے اس تاریخی نام کے اعداد "۱۳۱۰" حاصل ہوتے ہیں؛ جب کہ فتاویٰ رضویہ جدید میں "اِلٰی" کی جگہ "فِی" مرقوم ہے اور فتاویٰ رضویہ قدیم میں تو یہ رسالہ موجود ہونے کے باوجود نام سے محروم ہے؛ البتہ فتاویٰ رضویہ قدیم (مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی، جلد ۹؛ مطبوعہ مکتبۂ رضویہ کراچی، جلد ۱۰) کے نصفِ آخر کے مقدمے میں اس رسالے کا ذکر تو ہے، لیکن وہاں بھی اس رسالے کے نام کے اندر "الی" کی جگہ "فی" ہی مرقوم ہے؛ جب کہ "الی" کی جگہ "فی" لکھنے سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔ دوسرے یہ کہ "المجمل المعدد" میں "الاولاد" کی جگہ "العباد" لکھا ہوا ہے، جو یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔]

188۔ مُعْتَبَرُ الطَّالِب فِی شُیُوْنِ اَبِیْ طَالِب (۱۲۹۴ھ)

﴿ابو طالب کے حالات یا اُمور سے متعلق (رہ نمائی) طلب کرنے والے کے لیے معتبر (رسالہ)﴾ (قدیم)

[یہ رسالہ اپنی شرح "شَرْحُ الْمَطَالِب" میں شامل ہے، ملاحظہ فرمائیں "شَرْحُ الْمَطَالِب فِی مَبْحَثِ اَبِیْ طَالِب" کے تحت ہمارا تفصیلی نوٹ۔

رضا اکیڈمی، بمبئی، کے الگ سے شائع کردہ نسخہ "شَرْحُ الْمَطَالِب فِی مَبْحَثِ اَبِیْ طَالِب" کے آخر میں، نیز "المجمل المعدد"، "حیاتِ اعلیٰ حضرت"، "تصانیفِ امام احمد رضا" میں یہ نام "مُعْتَبَرُ الطَّالِب فِی شُیُوْنِ اَبِیْ طَالِب" اسی طرح لکھا ہے اور ان

سب میں اس رسالے کا سالِ تصنیف "۱۲۹۴ھ" ہی مرقوم ہے۔ فتاوٰی رضویہ جدید، جلد ۲۹، صفحہ ۷۴۸، میں بھی رسالہ "شَرْحُ الْمَطَالِبِ فِیْ مَبْحَثِ اَبِیْ طَالِبْ" کے آخر میں یہ نام اِسی طرح رقم کیا گیا ہے، لیکن اس میں سنِ تصنیف "۱۲۹۴ھ" کے بجائے "۱۲۹۲ھ" لکھا ہے؛ جب کہ یہ نام اِس طرح لکھنے سے اِس کے اعداد "۱۲۹۶" بنتے ہیں، نہ کہ "۱۲۹۴" یا "۱۲۹۲"۔ رسالۂ ہٰذا کے نام میں لفظِ "شیون" موجود ہے، جو کہ "نسیم اللغات" (اردو لغت) کے مطابق عربی اسم مذکر ہے اور لفظِ "شان" کی جمع ہے؛ مذکورہ لغت میں "شیون" کے یہ معنٰی لکھے ہیں: "حالات۔ امور۔ خبریں۔" عربی زبان کی سب سے زیادہ استعمال ہونے والی لغت "اَلْمُنْجِد" میں لفظِ "شیون" اِس طرح لکھا ہے: "شُؤُوْن"؛ نیز، اِس لغت میں بھی "شُؤُوْن" کو "شَأْنٌ" بمعنٰی "اَلْاَمْرُ وَ الْحَالُ" کی جمع بتایا گیا ہے۔ اگر ہم رسالہ "معتبر الطالب" کے نام میں بھی لفظِ "شُیُوْن" کو "شُؤُوْن" لکھیں، تو اِس نام کے اعداد "۱۲۹۲" حاصل ہوں گے، جو کہ فتاوٰی رضویہ جدید، جلد ۲۹، کے مذکورۂ بالا حوالے میں موجود سالِ تصنیف (۱۲۹۲ھ) کے بالکل عین مطابق ہیں (اور عین ممکن ہے کہ یہ ۱۲۹۲ھ ہی کی تصنیف ہو اور اعلیٰ حضرت نے "شُؤُوْن" ہی لکھا ہو)۔ اس صورت میں اِس رسالے کا پورا نام مع سالِ تصنیف اِس طرح لکھا جائے گا: "مُعْتَبَرُ الطَّالِبْ فِیْ شُؤُوْنِ اَبِیْ طَالِبْ (۱۲۹۲ھ)"۔

حضرت علامہ عبد الستار ہمدانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے بھی "امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر" میں اِس رسالے کا سنِ تصنیف "۱۲۹۴ھ" ہی لکھا ہے، لیکن انھوں نے لفظِ "معتبر" کی جگہ "یعبر" رقم کیا ہے؛ جب کہ اِس رسالے کے نام کے اندر لفظِ "معتبر" کی جگہ "یعبر" لکھا جائے تو اِس نام کے اعداد "۸۶۶" حاصل ہوں

گے، اِس صورت میں یہ نام غیر تاریخی ہوگا، کیوں کہ اعلیٰ حضرت اپنی تاریخ پیدائش کے متعلق فرماتے ہیں:

"ولادت ۱۰ر شوال المکرم ۱۲۷۲ھ روزِ شنبہ (ہفتے کے دن) وقتِ ظہر مطابق ۱۴ر جون ۱۸۵۶ء، ۱۱ جیٹھ سدی ۱۹۱۳ سمبت کو ہوئی۔" ("الملفوظ" المعروف بہ "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"، حصۂ اوّل)

لہٰذا، "۸۶۶ھ" میں اعلیٰ حضرت کی کسی تصنیف یا تالیف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اِسی طرح مولانا محمد عبد الشکور عرف مولوی رحمان علی صاحب کی "تذکرہ علمائے ہند" میں یہ نام اِس طرح مرقوم ہے:

"اِغْتِبَاطُ الطَّالِبْ بِمَبْحَثِ اَبِیْ طَالِبْ (۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء)" (اردو ترجمہ، ص ۱۱۴)

ہم نے جب "اِغْتِبَاطُ الطَّالِبْ بِمَبْحَثِ اَبِیْ طَالِبْ" کے اعداد شمار کیے تو "۱۲۹۹" کے بجائے "۱۳۵۴" پائے۔ اِس صورت میں بھی یہ نام غیر تاریخی ہوگا، کیوں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا وصالِ مبارک جمعۃ المبارک، ۲۵ر صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ر اکتوبر ۱۹۲۱ء کو ہندوستانی وقت کے مطابق دوپہر دو بج کر اڑتیس منٹ پر ہو چکا تھا اور خود مولوی رحمان علی صاحب کا سالِ انتقال "۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء" ہے؛ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محققینِ رضویات علمائے کرام سے بہ صد ادب و احترام گزارش ہے کہ اِس جانب خصوصی توجہ فرماتے ہوئے اپنی مفید آرا، مشوروں اور رہ نمائی سے نوازیں اور کسی کے پاس اگر "شرح المطالب" یا "معتبر الطالب" کا کوئی قلمی نسخہ (اصل یا عکس) ہو تو اِس فقیر کو اس کی ایک کاپی ضرور ارسال فرمائیں۔ راقم الحروف متشکر و ممنون اور دعا گو رہے گا۔]

189- مُعِینِ مُبِینْ بَہرِ دَورِ شَمْس و سُکُونِ زَمِینْ (۱۳۳۸ھ) (یہ نام فارسی زبان میں ہے۔)

﴿سورج کی گردش اور زمین کے ساکن ہونے کے لیے مددگار﴾

امریکی مُنَجِّم (نجومی / ماہر نجوم) پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کی ایک پیش گوئی کا رد۔

جدید جلد ۲۷، ص ۲۲۹ تا ۲۴۲۔

190- مَقَالُ عُرَفَآءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَّ عُلَمَآءَ (۱۳۲۷ھ) (فارسی ترکیب میں "مَقالِ عُرَفا بَاِعزازِ شرعٌ و عُلَمَا" پڑھیں گے۔)

﴿علما اور شریعت کی افضلیت پر اہلِ معرفت کا کلام﴾

علم و علمائے شریعت کی فضیلت کا بیان اور شریعت و طریقت کے بارے میں ایک شخص کے دس اقوالِ شنیعہ (برے اقوال) کا ردِّ بلیغ۔

جدید جلد ۲۱، ص ۵۲۱ تا ۵۶۸۔

[نوٹ: "حیاتِ اعلیٰ حضرت"، جلدِ دوم مطبوعہ مکتبۂ نبویہ، لاہور، کے صفحہ ۳۸ پر حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ اور تصانیفِ امام احمد رضا میں علامہ عبد المبین نعمانی صاحب نے اس نام میں "عرفاء" کو "آ" کے بغیر ہی لکھا ہے اور اسی سے اس نام کے تاریخی اعداد "۱۳۲۷" حاصل ہوتے ہیں، لہٰذا "عرفاء" ہی درست ہے؛ جب کہ فتاوٰی رضویہ میں "اَلْعُرَفَاء" مرقوم ہے، جو کہ غلط ہے۔]

191- مَقَامِعُ الْحَدِیْدِ عَلٰی خَدِّ الْمَنْطِقِ الْجَدِیْدِ (۱۳۰۴ھ)

﴿جدید منطق کے رُخسار پر لوہے کے گرز﴾ (قدیم)

مولوی محمد حسن سنبھلی کے خرافاتِ فلسفہ پر مشتمل کتاب "اَلْمَنْطِقُ الْجَدِیْدُ لِنَاطِقِ اٰلَۃِ الْحَدِیْدِ" کا ردِّ بلیغ۔

جدید جلد ۲۷، ص ۱۰۵ تا ۱۹۴؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۱، ص ۲۶۴ تا ۳۱۰۔

192- مُنَبِّہُ الْمُنْیَۃِ بِوُصُوْلِ الْحَبِیْبِ اِلَی الْعَرْشِ وَ الرُّؤْیَۃِ (۱۳۲۰ھ)

﴿محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی عرش تک رسائی اور دیدارِ الٰہی کے بارے میں مطلوب سے خبردار کرنے والا﴾

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے عرش پر جانے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا بیان۔

جدید جلد ۳۰، ص ۶۳۷ تا ۶۵۶۔

[نوٹ: یہ تاریخی نام یا لقب ہے۔ اس رسالے کے ایک نسخۂ قدیمہ کے (جو حضرت علامہ حسنین رضا خاں علیہ الرحمۃ نے حسنی پریس، بریلی، سے چھپوا کر شائع کیا تھا) سرورق پر اس نام سے پہلے اس کا ایک اور تاریخی نام "طِیْبُ الْمُنْیَۃِ فِیْ وُصُوْلِ الْحَبِیْبِ لِلْعَرْشِ وَالرُّؤْیَۃِ (۱۳۲۰ھ)" بھی مرقوم ہے۔ تصانیفِ امام احمد رضا کے صفحہ ۳۷ پر علامہ عبد المبین نعمانی صاحب نے اس مؤخر الذکر نام (طیب المنیۃ) میں "للعرش" کی جگہ "الی العرش" لکھا ہے، جو کہ تاریخی نام ہونے کے اعتبار سے درست نہیں ہے۔]

193۔ مُنِیْرُ الْعَیْنِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْہَامَیْنِ (۱۳۰۱ھ)

﴿انگوٹھے چومنے کے بارے میں آنکھیں روشن کرنے والی کتاب﴾ (مفتی محمد ابراہیم، سکھر)

اذان میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی سن کر انگوٹھے چومنے کا مدلل بیان۔

جدید جلد ۵، ص ۴۲۹ تا ۶۲۸؛ قدیم جلد ۲، ص ۴۲۵ تا ۵۳۰۔

[نوٹ: "اَلنَّهَادُ الْکَافِ فِیْ حُکْمِ الضِّعَافِ" اسی رسالے کا ضمنی رسالہ ہے۔]

194۔ مُنْیَۃُ اللَّبِیْبِ اَنَّ التَّشْرِیْعَ بِیَدِ الْحَبِیْبِ (۱۳۱۱ھ)

﴿عقلمند کا مقصد کہ بے شک احکام شرع حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیار میں ہیں﴾

احکام تشریعہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختار ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۳۰، ص ۵۰۰ تا ۵۶۶۔

[نوٹ: یہ "اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی لِنَاعِتِی الْمُصْطَفٰی بِدَافِعِ الْبَلَاءِ (۱۳۱۱ھ)" کا ضمنی رسالہ ہے۔]

ن

195۔ نَابِغُ النُّوْرِ عَلٰی سُؤَالَاتِ جَبَلْفُوْر (۱۳۳۹ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿جبل پور کے سوالات پر ظاہر ہونے والا نور﴾

ترکِ موالات سے متعلق چند اہم سوالات کے جوابات۔

جدید جلد ۱۴، ص ۱۳۱ تا ۱۶۸؛ قدیم جلد ۶، ص ۶ تا ۱۹۔

[نوٹ: تصانیف امام احمد رضا اور فتاویٰ رضویہ قدیم وجدید میں اس نام کی سُرخی میں لفظ "نابغ" (غین سے) لکھا ہوا ہے۔ اس صورت میں یہ نام غیر تاریخی ہے۔ ہماری رائے میں یہ لفظ "نابع" (عین سے) ہونا چاہیے۔ اس طرح اس نام کے تاریخی اعداد "۱۳۳۹" بھی حاصل ہوں گے اور معنی میں بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔]

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری دامت برکاتہم العالیہ (مہتمم وشیخ الحدیث، جامعہ غوثیہ رضویہ، سکھر) نے ہمارا یہ نوٹ ملاحظہ کرنے کے بعد، مندرجہ ذیل حوصلہ افزا دعائیہ وتائیدی کلمات تحریر فرمائے:

"جزاکم اللہ احسن الجزاء بے تکلف توجیہ ہے۔"

196۔ نَبْہُ الْقَوْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ مِنْ اَیِّ نَوْمٍ (۱۳۲۵ھ)

﴿قوم کو آگاہ کرنا (اس بات سے) کہ کس نیند سے وضو جاتا ہے﴾ (قدیم)

سونے (نیند) سے متعلق وضو ٹوٹنے کے مسائل۔

جدید جلد ۱، ص ۳۶۵ تا ۴۳۸؛ قدیم جلد ۱، ص ۷۰ تا ۹۴؛

جدید ترین جلد اوّل، حصہ الف، ص ۴۸۷ تا ۵۸۸۔

197۔ نُزُوْلِ آیاتِ فُرْقَان بِسُکُوْنِ زَمِیْن و آسْمَان (۱۳۳۹ھ) (یہ نام فارسی زبان میں ہے)

﴿زمین و آسمان کے ساکن ہونے کے بارے میں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی (قرآن مجید کی) آیتوں کا نازل ہونا﴾

قرآنی آیات سے زمین و آسمان کے ساکن ہونے کا ثبوت۔

جدید جلد ۲۷، ص ۱۹۵ تا ۲۲۸؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۲، ص ۲۷۳ تا ۲۸۹؛

مکتبۂ رضویہ، جلد ۹، ص ۱۷۵ تا ۱۹۱۔

198۔ نُطْقُ الْهِلَالِ بِاَرْخِ وِلَادِ الْحَبِیْبِ وَالْوِصَالْ (۱۳۱۷ھ)

﴿حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت و وصال پر ہلال کی گواہی﴾

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ اور وصالِ اقدس کی صحیح تاریخیں۔

جدید جلد ۲۶، ص ۴۰۵ تا ۴۲۸؛ رضا اکیڈمی، جلد ۱۲، ص ۲۲ تا ۳۲۔

199۔ نِعْمَ الزَّادُ لِرَوْمِ الضَّادْ (۱۳۱۵ھ)

﴿ضاد کے پڑھنے کا بہترین طریقہ﴾

فارسی رسالہ جدید جلد میں حضرت مفتی محمد خان قادری مد ظلہ العالی کے اردو ترجمے کے ساتھ۔

حرفِ ضاد کی تحقیق۔

جدید جلد ۶، ص ۲۸۳ تا ۳۰۱؛ قدیم جلد ۳، ص ۱۰۵ تا ۱۱۰۔

200۔ نَفْيُ الْفَيْءِ عَمَّنْ بِنُوْرِهٖ اَنَارَ كُلَّ شَيْءٍ (۱۲۹۶ھ)

﴿اس ذاتِ اقدس سے سائے کی نفی جس نے اپنے نور سے ہر شے کو منوّر کر دیا﴾ (قدیم) مسئلۂ نور و سایہ کا روشن ثبوت۔

جدید جلد ۳۰، ص ۶۹۵ تا ۷۱۳۔

[نوٹ: تذکرہ علمائے ہند از مولوی رحمان علی میں یہ نام اس طرح لکھا ہے: ''نافی الفئ عمن بنورہ انار کل شیء' ملقب بہ 'قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام' (۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء)''۔ اعلیٰ حضرت نے مولانا حبیب علی علوی علیہما الرحمۃ کے ایک رسالے پر اپنی تقریظ میں اس رسالے کا ذکر فرمایا ہے۔ اس تقریظ میں یہ نام اس طرح مرقوم ہے: ''نفی الفیء عمن انار بنورہ کل شیء'' (دیکھیے مجموعۂ رسائل (ردِّ مرزائیت و مسئلۂ نور و سایہ)، مطبوعۂ ضیاء الدین پبلی کیشنز، کراچی، صفحہ ۱۶۳۔) بعد میں فتاویٰ رضویہ، جلد ۳۰ میں بھی یہ تقریظ شائع ہوئی، لیکن اس کے صفحہ نمبر ۶۸۸ پر اس نام میں لفظ ''اَنَارَ'' کی جگہ ''اِسْتَنَارَ'' درج ہے۔ اسی مجموعۂ رسائل کے صفحہ ۱۶۹ پر، نیز مجموعۂ رسائل (مسئلۂ نور و سایہ)، مطبوعۂ بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، بازار غازی علم الدین شہید (سریاں والا)، رنگ محل، لاہور۔۸، کے صفحہ ۴۳ اور مجموعۂ رسائل (مسئلۂ نور و سایہ) شائع کردۂ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی، کے صفحہ ۳۹ پر یہ نام ترجمے کے ساتھ اس طرح لکھا گیا ہے: ''نَفْیُ الْفَیْءِ عَمَّنِ اسْتَنَارَ بِنُوْرِهٖ كُلُّ شَیْءٍ اس ذاتِ اقدس کے سائے کی نفی جس کے سائے سے ہر مخلوق منور ہوئی''۔ اس ترجمے میں ''جس کے سائے سے'' کی جگہ ''جس کے نور سے'' ہونا چاہیے۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۳۰ کے صفحات ۱۰، ۶۸۸ اور ۶۹۵ پر یہ نام ''الفییٔ'' (یعنی دو ''یاء'') کے ساتھ مرقوم ہے اور اس کے صفحہ ۶۹۵ پر اس نام کا درست ترجمہ: ''اس ذاتِ اقدس کے سائے کی نفی جس کے نور سے ہر مخلوق منوّر ہوئی'' درج ہے۔ المجمل المعدد میں یہ نام اس طرح ہے: ''نفی الفییٔ عمن بنورہٖ انار کل شیء'' اور ''حیاتِ اعلیٰ حضرت'' مطبوعۂ مکتبۂ نبویہ لاہور، جلدِ دوم، صفحہ ۲۶۴ پر اس طرح: ''نفی الفئ عمن بنورہ اضاء کل شیٔ''۔ مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ پتا چلتا ہے کہ یہ نام کئی طرح سے لکھا گیا ہے؛ کہیں ''نفی الفیٔ'' کو ''نافی الفئ''

لکھتے ہوئے "قمر التمام" کو اس رسالے کا لقب بتایا گیا (جب کہ یہ دو الگ الگ رسالے ہیں۔ تفصیل کے لیے "قمر التمام" کا نوٹ ۲ ملاحظہ فرمائیں۔)، تو کہیں "الفیٔ" کو "الفییٔ" (۲ یاء کے ساتھ) لکھا گیا ہے (لغوی اعتبار سے اسے ایک ہی یاء سے لکھنا درست ہے)؛ کہیں "اَنَارَ" کی جگہ "اِسْتَنَارَ" یا "اضاء" مرقوم ہے، تو کہیں "بِنُوْرِہٖ" کو "عَمَّنْ" کے بعد لکھنے کے بجائے "اَنَارَ" یا "اِسْتَنَارَ" کے بعد رقم کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا تمام صورتیں غلط ہیں۔ لغوی، معنوی اور تاریخی نام کے اعتبار سے نیز اس رسالے کے ایک قدیم کتابت شدہ نسخے کے مطابق اس نام کی درست صورت یہ ہے: "نفی الفیء عمن بنورہ انار کل شیئ"۔ اسی کو ہم نے اپنی اس فہرست کی زینت بنایا ہے اور علامہ عبد المبین نعمانی صاحب نے بھی تصانیفِ امام احمد رضا کے صفحہ ۳۷ پر یہ نام اسی طرح لکھا ہے۔ جب حضرت علامہ حافظ عبد الستار سعیدی مدظلہ العالی سے ہم نے فون پر عرض کیا کہ حضرت! فتاویٰ رضویہ جلد ۳۰ میں "نفی الفیء" رسالے کا نام جس طرح لکھا ہے، وہ تاریخی اعتبار سے درست نہیں ہے۔ یہ نام اس طرح آپ نے کہاں سے نقل فرمایا ہے؟

تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:

"ہم نے مطبوعہ رسائل سے نقل کر کے لکھا ہے؛ آپ وضاحت کر کے درست نام لکھ دیں۔"]

201۔ نَقَآءُ السُّلَافَةِ فِی الْبَیْعَةِ وَالْخِلَافَةِ (۱۳۱۹ھ)

﴿بیعت اور خلافت کے (احکام کے) بارے میں خالص اور صاف ستھرا نچوڑ﴾ (ندیم)

بیعت و خلافت اور سجادہ نشینی کے احکام کا بیان۔

جدید جلد ۲۱، ص ۳۶۱ تا ۳۹۵۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ میں اس رسالے کے آخر میں، نیز المجمل المعدد میں یہ نام اسی طرح لفظ "احکام" کے بغیر لکھا ہوا ہے اور یہی درست ہے؛ جب کہ فتاویٰ رضویہ میں اس نام کی سرخی میں، نیز اس رسالے کے ایک قدیم نسخے کے (یہ نسخۂ قدیمہ حضرت علامہ حسنین رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے حسنی پریس، بریلی، سے چھاپ کر شائع کیا تھا) سرورق پر لفظ "فِی" کے بعد لفظ "احکام" زائد ہے، جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔]

❁ نَقَآءُ النَّیِّرَۃِ فِی شَرْحِ الْجَوْهَرَۃِ (۱۲۹۵ھ)

﴿"اَلْجَوْهَرَۃُ النَّیِّرَۃُ" کی شرح سے متعلق خالص روشنی﴾ (ندیم)

[دیکھیے "اَلنَّیِّرَۃُ الْوَضِیئَۃُ فِی شَرْحِ الْجَوْهَرَۃِ الْمُضِیئَۃِ"، جس کا یہ تاریخی نام ہے۔]

202۔ نوٹ کے متعلق سب مسائل (۱۳۲۹ھ)

[دیکھیے "کِفْلُ الْفَقِیْهِ الْفَاهِمِ فِی اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ (۱۳۲۴ھ)"، جس کے اردو ترجمے کا یہ تاریخی نام ہے۔]

[نوٹ: علامہ عبد المبین نعمانی صاحب نے تصانیفِ امام احمد رضا کے صفحہ ۲۸ پر یہ اردو ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تصانیف میں شمار کیا ہے اور اس نام کو اس طرح لکھا ہے: "نوٹ سے متعلق سب مسائل"۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (اسلام آباد شاخ) نے ۲۰۰۰ء میں "نوٹ کے متعلق سب مسائل" اور "اَلذَّیْلُ الْمَنُوْطُ لِرِسَالَۃِ النُّوْطِ" کا مجموعہ "بلا سود بینکاری (کا شرعی طریقہ)" کے نام سے شائع کیا اور اس مجموعے کے صفحہ ۱۹ پر اس ترجمے کے نام کی سرخی یوں لگائی: "نوٹ کے متعلق سب مسائل (۱۳۲۹ھ)"۔ تاریخی نام کے اعتبار سے اس نام میں لفظ "سے" کی جگہ "کے" ہی درست ہے۔ نیز ادارۂ تحقیقات کے مذکورہ نسخے کے اندرونی سرورق پر مترجم کا نام

"حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ" درج ہے۔ اسی طرح اس نسخے میں شامل شرفِ ملت حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ اور فتاویٰ رضویہ جدید، جلد ۱۷ میں حضرت علامہ حافظ عبد الستار سعیدی صاحب، کے پیش لفظوں سے بھی پتا چلتا ہے کہ یہ ترجمہ اعلیٰ حضرت کا نہیں بل کہ آپ کے خلفِ اکبر (بڑے صاحب زادے) حضرت علامہ محمد حامد رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ کا ہے۔ فتاویٰ رضویہ قدیم وجدید میں یہ ترجمہ اصل عربی "کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمْ" کے ساتھ شامل ہے؛ لیکن ان دونوں ہی میں اس ترجمے کے نام کی نشان دہی نہیں کی گئی۔]

203۔ نُوْرُ الْاَدِلَّۃِ لِلْبُدُوْرِ الْاَجِلَّۃِ (۱۳۰۴ھ) (غیر تاریخی نام)

﴿رسالہ "اَلْبُدُوْرُ الْاَجِلَّۃ" کے لیے دلائل کا نور﴾

[دیکھیے "اَلْبُدُوْرُ الْاَجِلَّۃُ فِیْ اُمُوْرِ الْاَھِلَّۃِ"، جس کی یہ شرح ہے۔]

204۔ نَہْجُ السَّلَامَۃِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْھَامَیْنِ فِی الْاِقَامَۃِ (۱۳۳۳ھ)

﴿اقامت کے دوران انگوٹھے چومنے کے حکم سے متعلق سلامتی کا واضح راستہ﴾ (قدیم)

اقامت میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی سن کر انگوٹھے چومنے کا مدلل بیان اور منکرین کا رد۔

جدید جلد ۵، ص ۶۲۹ تا ۶۵۲؛ قدیم جلد ۲، ص ۵۳۱ تا ۵۴۴۔

[نوٹ: اس رسالے کے مستفتی اس فقیر کے پیر و مرشد قائدِ ملتِ اسلامیہ سیّدنا حضرت علامہ امام شاہ احمد نورانی صدیقی قادری (المتوفی ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ء) کے دادا

مرشد و تایا ابا اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) اور قطبِ المشائخ سیّدنا حضرت سیّد شاہ محمد علی حسین اشرفی جیلانی عرف اشرفی میاں (المتوفی ۱۳۵۵ھ) کے خلیفۂ اجل سیّدنا حضرت علامہ شاہ احمد مختار صدیقی میرٹھی قادری چشتی نقشبندی مجددی برکاتی اشرفی رضوی (المتوفی ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء) (رَضِیَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَ اَرْضَاھُمْ وَ جَعَلَ اَعْلٰی جِنَانِ الْفِرْدَوْسِ مَصِیْرَھُمْ وَ مَثْوَاھُمْ) ہیں۔]

و

205۔ وَصَافُ الرَّجِیْحِ فِیْ بَسْمَلَۃِ التَّرَاوِیْحِ (۱۳۱۲ھ)

﴿تراویح کی بسم اللہ سے متعلق راجح قول کو بیان کرنے والا﴾ (قدیم)

ختمِ تراویح میں ایک بار جہر (بلند آواز) سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کا ثبوت۔

جدید جلد ۷، ص ۶۵۹ تا ۷۰۶؛ قدیم جلد ۳، ص ۵۵۵ تا ۵۷۵۔

206۔ وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْدِ (۱۳۱۲ھ)

﴿معانقۂ عید (نمازِ عید کے بعد گلے ملنا) کے جواز سے متعلق گلے کا ہار﴾ (قدیم)

نمازِ عید کے بعد معانقہ (گلے ملنا) کے جائز ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۸، ص ۶۰۱ تا ۶۹۳۔

[نوٹ: فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۸ کے پیش لفظ میں حضرت علامہ حافظ عبد الستار سعیدی صاحب کی وضاحت اور فون پر زبانی تصدیق کے مطابق اس اردو رسالے کی

عربی و فارسی عبارات کے مترجم حضرت علامہ مفتی محمد احمد مصباحی مد ظلہ العالی ہیں؛ جب کہ رضا اکیڈمی، ممبئی، نے یہ رسالہ اِسی ترجمے کے ساتھ الگ سے شائع کیا اور غلطی سے مفتی محمد احمد مصباحی صاحب کے بجائے مفتی محمد خان قادری صاحب کا نام لکھ دیا۔]

ھ / ہ

207۔ ھَادِی الْاُضْحِیَۃُ بِالشَّاۃِ الْھِنْدِیَّۃُ (۱۳۱۴ھ)

﴿ہندوستانی بھیڑ بکریوں کی قربانی کے بارے میں رہ نمائی کرنے والا﴾ (قدیم)

فارسی رسالہ مع اردو ترجمہ از بحر العلوم حضرت علامہ مفتی محمد عبد المنان اعظمی مد ظلہ العالی۔

بھیڑ بکریوں کی قربانی جائز ہونے کا ثبوت۔

جدید جلد ۲۰، ص ۳۸۱ تا ۴۳۳۵؛ قدیم جلد ۸، ص ۳۹۸ تا ۴۳۸۔

[نوٹ: المجمل المعدد اور فتاویٰ رضویہ قدیم میں اس نام کی سرخی میں "بِالشَّآءِ" (بہ صیغۂ جمع) ہے اور تاریخی نام کے اعتبار سے یہی درست ہے؛ جب کہ فتاویٰ رضویہ قدیم، جلد ۸، صفحہ ۴۱۷ پر اور فتاویٰ رضویہ جدید میں اس نام کی سرخی میں "بِالشَّاۃِ" (بہ صیغۂ واحد) لکھا ہوا ہے، جس سے یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔]

208۔ ھَادِی النَّاسِ فِیْ اَشْیَآءَ مِنْ رُسُوْمِ الْاَعْرَاسِ (۱۳۲۳ھ)

﴿شادیوں کی بعض رسموں سے متعلق لوگوں کی رہ نمائی کرنے والا﴾ (قدیم)

شادیوں کی بعض رُسوم مثلاً سہرا بندی، بند و قیں چھوڑنا وغیرہ مسائل سے متعلق آٹھ فتووں کا مجموعہ۔

جدید جلد ۲۳، ص ۲۷۷ تا ۲۲۲۔

[نوٹ: المجمل المعدد میں یہ نام اسی طرح لکھا گیا ہے اور اسی طرح لکھنے سے اس تاریخی نام کے اعداد "۱۳۲۳" حاصل ہوتے ہیں؛ لہٰذا یہ نام اسی طرح درست ہے؛ جب کہ فتاویٰ رضویہ اور چند دیگر نسخوں میں اس رسالے کا نام اس طرح مرقوم ہے: "ھادی الناس فی رسوم الاعراس"۔ حال آں کہ اس نام سے لفظ "اشیاء من" نکال دیں تو یہ نام تاریخی نہیں رہتا۔]

209۔ ھِبَۃُ الْحَبِیْرِ فِیْ عُمْقِ مَآءٍ کَثِیْرٍ (۱۳۳۴ھ)

﴿آبر باراں کا عطیہ، زیادہ پانی کی گہرائی میں﴾

آبِ کثیر کی گہرائی کا بیان۔

جدید جلد ۲، ص ۳۲۵ تا ۳۵۰؛ قدیم جلد ۱، ص ۳۷۱ تا ۳۸۰۔

210۔ ھِبَۃُ النِّسَآءِ فِیْ تَحَقُّقِ الْمُصَاھَرَۃِ بِالزِّنَآءِ (۱۳۱۵ھ)

﴿زنا سے حرمتِ مصاہرت کے ثابت ہونے میں عورتوں کے لیے عطیہ﴾ (قدیم / دائم)

ساس کے ساتھ زنا کرنے والے کے بارے میں شرعی حکم کا بیان۔

جدید جلد ۱۱، ص ۳۵۳ تا ۳۶۶؛ رضا اکیڈمی، جلد ۵، ص ۲۴۳ تا ۲۵۲؛ مکتبۂ رضویہ، جلد ۵، کتاب النکاح، حصہ دوم، ص ۳۰ تا ۳۸۔

211۔ ھِدَایَةُ الْجِنَانِ بِاَحْکَامِ رَمَضَانْ (۱۳۲۳ھ)

﴿رمضان کے احکام میں جنت کی راہ﴾

اس رسالے میں صبح صادق اور صبح کاذب کی پہچان کرائی گئی ہے اور نقشوں سے صبح صادق کا وقت سمجھایا گیا ہے؛ نیز افطار و سحر کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

جدید جلد ۱۰، ص ۵۶۷ تا ۶۱۵؛ قدیم جلد ۴، ص ۶۲۱ تا ۶۴۳۔

212 (الف)۔ ھِدَایَةُ الْمُتَعَالْ فِیْ حَدِّ الْاِسْتِقْبَالْ (۱۳۲۴ھ) (نام بہ اعتبارِ تصنیف)

﴿قبلے کی حد سے متعلق بلندی والے (اللہ) کی ہدایت و رہنمائی﴾ (ندیم)

212 (ب)۔ ھِدَایَةُ الْمُتَعَالْ فِیْ جِھَةِ الْاِسْتِقْبَالْ (۱۳۲۵ھ) (نام بہ اعتبارِ تبییض)

﴿سمتِ قبلہ سے متعلق بلندی والے (اللہ) کی ہدایت و رہ نمائی﴾ (ندیم)

سمتِ قبلہ کہاں تک پھرنے سے باقی رہتی ہے۔

جدید جلد ۶، ص ۶۱ تا ۱۲۹؛ قدیم جلد ۳، ص ۱۵ تا ۳۱۔

[نوٹ: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اس رسالے کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:

"الحمدللہ کہ اس تحریر میں افادۂ اولی غایت نفع و افاضت پر واقع ہوا۔ مناسب اس کے لحاظ سے اس کا تاریخی نام "ھدایۃ المتعال فی حد الاستقبال (۱۳۲۴ھ)" ہو کہ اس کی تصنیف اَواخرِ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ میں ہوئی، اور اگر یہ لحاظ کریں کہ تبییض میں اَوائلِ محرم ۱۳۲۵ھ کی تاریخیں آئیں گی تو "حد الاستقبال" کے عوض "جھۃ الاستقبال" کہنا مناسب۔"]

213۔ ھُدَی الْحَیْرَانْ فِیْ نَفْیِ الْفَیْءِ عَنْ شَمْسِ الْاَکْوَانْ (۱۲۹۹ھ)

﴿آفتابِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سائے کی نفی کے متعلق حیرت زدہ کے لیے رہ نمائی﴾ (ندیم)

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس کا سایہ نہ ہونے کا بیان۔

جدید جلد ۳۰، ص ۷۳۷ تا ۷۴۲۔

[نوٹ: "محدث بریلوی" از ماہرِ مجددیات و رضویات پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری علیہ الرحمۃ کے صفحہ نمبر ۵۳ اور ۲۶ پر، نیز "المجمل المعدد" از ملک العلما حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ اور "تذکرہ علمائے ہند" از مولوی رحمان علی (متوفّٰی ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء) میں اس نام کے آخر میں "شمس الاکوان" ہی لکھا ہوا ہے اور اسی سے اس تاریخی نام کے اعداد "۱۲۹۹" حاصل ہوتے ہیں؛ جب کہ فتاوی رضویہ اور تصانیفِ امام احمد رضا وغیرہ میں "شمس الاکوان" کی جگہ "سید الاکوان" لکھا ہے۔ اس صورت میں یہ نام تاریخی نہیں رہتا؛ لہٰذا، "شمس الاکوان" ہی درست ہے۔ مولانا حبیب علی علوی صاحب کے ایک رسالے پر اعلیٰ حضرت کی تقریظ میں بھی اس رسالے کا ذکر ہے، جس میں "شمس الاکوان" ہی مرقوم ہے۔ (دیکھیے مجموعۂ رسائل (ردِّ مرزائیت و مسئلۂ نور و سایہ) مطبوعۂ ضیاء الدین پبلی کیشنز، کراچی، صفحہ ۱۶۳۔) یہ تقریظ بعد میں فتاوی رضویہ، جلد ۳۰ میں بھی شامل کی گئی ہے، لیکن اس کے صفحہ ۶۸۸ پر اس رسالے کے نام کے اندر "شمس الاکوان" کی جگہ "سیّد الاکوان" لکھا ہوا ہے۔ فتاوی رضویہ جلد ۳۰، صفحہ ۷۳۷ اور تذکرۂ علمائے ہند، صفحہ ۱۱۲ پر اس نام میں "الفی" (ایک یاء سے) مرقوم ہے۔ تاریخی نام اور لغوی اعتبار سے یہی درست ہے؛ جب کہ فتاوی رضویہ، جلد ۳۰، صفحہ ۱۰ اور ۶۸۸، مجموعۂ رسائل (ردِّ مرزائیت و مسئلۂ نور و سایہ) مطبوعۂ ضیاء الدین پبلی کیشنز، کراچی، صفحہ ۱۶۳ اور المجمل المعدد میں "الفیئ" (۲ "ی" کے ساتھ) لکھا ہوا ہے؛ جو کہ غلط ہے۔]

کتابیات (Bibliography)

اللہ تبارک و تعالیٰ، خالقِ کائنات، معبودِ حقیقی:

۱۔ "القرآن الحکیم" (رسالہ "اَلنَّهَادُ الْكَافِ فِي حُكْمِ الضِّعَافِ" کے تحت نوٹ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں فاضل و محدّث بریلوی علیہ الرحمۃ کی ایک تحریر سے نقل کردہ عبارت میں موجود چند الفاظِ قرآنی کی تخریج)۔

محمد شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ (المتوفّٰی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)، اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین و ملّت امام الشاہ:

۲۔ "اَلْعَطَايَا النَّبَوِيَّةُ فِي الْفَتَاوَى الرَّضَوِيَّةِ" المعروف بہ "فتاویٰ رضویہ"، (قدیم) جلد ۱ تا ۱۱، مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی۔ جلدِ اول میں تاریخ اشاعت "شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ / مارچ ۱۹۸۹ء" لکھی ہے، جب کہ جلد ۱۱ میں تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔

۳۔ ایضاً، (قدیم) جلد ۱ تا ۱۲، رضا اکیڈمی، بمبئی (ممبئی)، انڈیا۔ یہ بارہ جلدیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ۷۵ (پچھتّر) ویں عرسِ مبارک کے موقع پر ۲۵، صفر المظفر ۱۴۱۵ھ / اگست ۱۹۹۴ء کو شائع ہوئیں۔

۴۔ ایضاً، (جدید) جلد ۱ تا ۳۰، رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور۔ جلدِ اول کا پہلا ایڈیشن شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ / مارچ ۱۹۹۰ء اور دوسرا ایڈیشن صفر المظفر ۱۴۱۲ھ / اگست ۱۹۹۱ء کو شائع ہوا؛ جب کہ تیسویں جلد رجب المرجب ۱۴۲۶ھ / اگست ۲۰۰۵ء کو منظرِ عام پر آئی۔

۵۔ ایضاً، (جدید ترین) جلدِ اول، حصہ "الف" تا "ب"، رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، ربیع الاول ۱۴۲۷ھ / اپریل ۲۰۰۶ء۔

۶۔ "اَلدَّوْلَةُ الْمَكِّيَّةُ بِالْمَادَّةِ الْغَيْبِيَّةِ (۱۳۲۳ھ)" (عربی)، الرضا مرکزی دار الاشاعت، ۸۲، سوداگراں، بریلی، انڈیا، ۱۹۹۸ء۔

۷۔ ایضاً (عربی مع اردو ترجمہ حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا خاں قادری بریلوی)، مکتبۂ رضویہ، آرام باغ، کراچی، ۲۰۰۰ء۔

۸۔ ایضاً (عربی)، مطبوعہ مُؤَسَّسَۃُ رِضَا (رضا فاؤنڈیشن)، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ / نومبر ۲۰۰۱ء۔

۹۔ "اَلنَّهْيُ الْأَكِيدُ عَنِ الصَّلَاةِ وَرَاءَ عِدَى التَّقْلِيدِ (۱۳۰۵ھ)" نسخہ قدیمہ، باہتمام حضرت علامہ حسنین رضا خاں ابن برادرِ اعلیٰ حضرت استاذِ زمن شہنشاہِ سخن حضرت مولانا حسن رضا خاں قادری برکاتی ابوالحسینی بریلوی علیہم الرحمۃ، مطبع حسنی، بریلی، انڈیا۔

۱۰۔ ایضاً، رضا اکیڈمی، بمبئی، انڈیا، ۱۴۱۸ھ۔

۱۱۔ "ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنِ الْوِعَاءِ (۱۳۰۶)"، مطبع اہلِ سنّت و جماعت، بریلی۔ یہ نسخہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی علیہما الرحمۃ کے زیرِ اہتمام شائع ہوا تھا۔ "أَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ" اعلیٰ حضرت کے والدِ ماجد حضرت علامہ محمد نقی علی خاں قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تصنیفِ لطیف ہے، جس کی شرح و ذیل اعلیٰ حضرت نے "ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنِ الْوِعَاءِ" کے نام سے لکھی۔

۱۲۔ ایضاً، سنّی باب الاشاعت، کاغذی بازار، کراچی (بارِ اول: اگست ۱۹۷۳ء)۔

۱۳۔ ایضاً، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء۔

۱۴۔ "بَذْلُ الْجَوَائِزِ عَلَی الدُّعَاءِ بَعْدَ صَلَاۃِ الْجَنَائِزِ (۱۳۱۱ھ)"، قلمی نسخہ۔

۱۵۔ "اَلْحُجَّۃُ الْفَائِحَۃُ بِطِیْبِ التَّعْیِیْنِ وَالْفَاتِحَۃِ (۱۳۰۷ھ)" (فارسی)، نسخۂ قدیمہ مطبوعہ باہتمام حضرت علامہ حسنین رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ، مطبع حسنی، واقع آستانۂ عالیہ رضویہ، محلہ سوداگراں، بریلی، انڈیا۔

۱۶۔ "اَلْحُجَّۃُ الْفَائِحَۃُ بِطِیْبِ التَّعْیِیْنِ وَالْفَاتِحَۃِ (۱۳۰۷ھ)" (فارسی رسالہ مع اردو ترجمہ بہ نام "بیّنۂ واضحہ در بیانِ حُسنِ تعیین و فاتحہ" از شرفِ ملت حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی علیہ الرحمۃ)، بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ، مکان نمبر ۲۵، گلی نمبر ۳۲، زیر اسٹریٹ، فلیمنگ روڈ، لاہور، پوسٹ کوڈ: [۵۴۰۰۰]، ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ / نومبر ۱۹۹۰ء۔

۱۷۔ "طَرِیْقُ اِثْبَاتِ الْہِلَالِ (۱۳۲۰ھ)"، رضا اکیڈمی، ممبئی، ۱۹۹۸ء۔

۱۸۔ ایضاً، المجمع الاسلامی، مبارک پور، انڈیا، ۲۰۰۴ء۔

۱۹۔ "مُنْیَۃُ الْمُنْیَۃِ بِوُصُوْلِ الْحَبِیْبِ اِلَی الْعَرْشِ وَالرُّؤْیَۃِ (۱۳۲۰ھ)" / "طِیْبُ الْمُنْیَۃِ فِیْ وُصُوْلِ الْحَبِیْبِ لِلْعَرْشِ وَالرُّؤْیَۃِ (۱۳۲۰ھ)"، نسخۂ قدیمہ مطبوعہ باہتمام حضرت علامہ حسنین رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ، حسنی پریس، بریلی، انڈیا۔

۲۰۔ "نَقَاءُ السُّلَافَۃِ فِی الْبَیْعَۃِ وَالْخِلَافَۃِ (۱۳۱۹ھ)"، نسخۂ قدیمہ، شائع کردۂ حضرت علامہ حسنین رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ، حسنی پریس، بریلی، انڈیا۔

۲۱۔ "مجموعۂ رسائل" (مسئلۂ نور و سایہ پر اعلیٰ حضرت کے چار رسائل کا مجموعہ)، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء۔

۲۲۔ ایضاً (ردِّ مرزائیت اور مسئلۂ نور و سایہ پر اعلیٰ حضرت کے چار، چار یعنی کل آٹھ رسائل کا مجموعہ)، ضیاء الدین پبلی کیشنز، کھارادر، کراچی۔

۲۳۔ ایضاً (مسئلۂ نور و سایہ پر اعلیٰ حضرت کے دو (۲) رسائل کا مجموعہ)، بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، بازار غازی علم الدین شہید، (سریاں والا)، رنگ محل، لاہور ۔ ۸۔

۲۴۔ "دَفْعُ زَیْغِ زَاغْ (۱۳۲۰ھ)" ملقب بہ "رامی زاغیاں (۱۳۲۰ھ)"، مؤلّفۂ حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین عرف مولوی محمد سلطان الدین حنفی قادری برکاتی سلطنی علیہ الرحمۃ، نسخۂ قدیمہ، مطبع اہلِ سنت و جماعت، بریلی، انڈیا۔

۲۵۔ "اَطَائِبُ الصَّیِّبِ عَلٰی اَرْضِ الطَّیِّبِ (۱۳۱۹ھ)"، مؤلفہ و مترجمۂ حضرت علامہ مولانا حافظ قاری سید محمد عبد الکریم قادری مجیدی (علیہ الرحمۃ)، نسخۂ قدیمہ، شائع کردۂ خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ، مطبع اہلِ سنت و جماعت، بریلی، انڈیا۔

۲۶۔ "مَسَائِلِ سَمَاعْ (۱۳۲۰ھ)"، مرتّبۂ حضرت مولانا محمد عرفان علی بیسلپوری، نسخۂ قدیمہ، مطبوعۂ حضرت علامہ حسنین رضا خاں بریلوی از حسنی پریس، بریلی؛ شائع کردۂ حضرت مولانا سید ایوب علی رضوی علیہم الرحمۃ از رضوی کتب خانہ، محلہ بہار پور، بریلی، انڈیا۔

۲۷۔ "نَفْیُ الْفَیْءِ عَمَّنِ اسْتَنَارَ بِنُوْرِہٖ کُلُّ شَیْءٍ (۱۲۹۶ھ)"، قدیم کتابت شدہ نسخہ۔

۲۸۔ "پلا سود بینکاری (کا شرعی طریقہ)" ("اَلذَّیْلُ الْمَنُوْطُ لِرِسَالَۃِ النَّوْطِ (۱۳۲۹ھ)" از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور "نوٹ کے متعلق سب مسائل" از حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ کا مجموعہ)، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، اسلام آباد، شارخ، ۲۰۰۰ء۔

۲۹۔ "وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْدِ (۱۳۱۲ھ)"، رضا اکیڈمی، ممبئی، انڈیا۔

۳۰۔ "اَلنُّوْرُ وَالضِّیَاءُ فِیْ اَحْکَامِ بَعْضِ الْاَسْمَاءِ (۱۳۲۰ھ)"، رضا اکیڈمی، ممبئی، ۱۹۹۸ء۔

۳۱۔ ایضاً، پروگریسو بکس، اردو بازار، لاہور۔

۳۲۔ "احکام شریعت"، جماعتِ مبارکہ رضائے مصطفٰی، بریلی، انڈیا۔

۳۳۔ ایضاً، شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور، ۱۹۸۳ء۔

۳۴۔ ایضاً، فرید بک ڈپو لمٹیڈ، نیو دہلی، انڈیا، اکتوبر ۱۹۹۸ء۔

۳۵۔ ایضاً، پروگریسو بکس، اردو بازار، لاہور۔

۳۶۔ "اِنْبَاءُ الْمُصْطَفٰی بِحَالِ سِرٍّ وَّ اَخْفٰی (۱۳۱۸ھ)"، رضا اکیڈمی، بمبئی، انڈیا، ۱۳۱۸ھ۔

۳۷۔ "اِعْلَامُ الْاَعْلَامِ بِاَنَّ هِنْدُسْتَانَ دَارُ الْاِسْلَامِ (۱۳۰۶ھ)"، نسخۂ قدیمہ، شائع کردہ حضرت علامہ حسنین رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ، حسنی پریس، واقع آستانہ عالیہ رضویہ، بریلی، انڈیا، ۲۴/ مارچ ۱۹۲۷ء۔

۳۸۔ ایضاً، نسخۂ قدیمہ، شائع کردہ نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ محمد ابراہیم رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ، مطبع اہل سنت وجماعت، واقع آستانہ عالیہ رضویہ، بریلی، انڈیا، ۲۵/ رجب المرجب ۱۳۳۵ھ۔

۳۹۔ ایضاً، رضا اکیڈمی، بمبئی، لاہور۔

۴۰۔ "اَنْهَارُ الْاَنْوَارِ مِنْ يَمِّ صَلٰوةِ الْاَسْرَارِ (۱۳۰۵ھ)"، دینِ محمدی پریس، لاہور۔ یہ نسخہ خلیفہ اعلیٰ حضرت ابو البرکات حضرت علامہ سید احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے زیرِ اہتمام شائع ہوا تھا۔

۴۱۔ "تَيْسِيْرُ الْمَاعُوْنِ لِلسَّكَنِ فِي الطَّاعُوْنِ (۱۳۳۵ھ)"، مرکزی مجلسِ رضا، لاہور، نومبر ۱۹۹۱ء/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ۔

۴۲۔ ایضاً، بزمِ رضویہ، مکان نمبر ۳۷، گلی نمبر ۱۴، داتا نگر، بادامی باغ، لاہور، ۱۷/ جمادی الاول ۱۴۱۵ھ / ۲۳/ اکتوبر ۱۹۹۴ء۔

۴۳۔ ایضاً، تنظیم نوجوانانِ اہل سنت، جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر، بازار حکیماں، بھاٹی گیٹ، لاہور، جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ / نومبر ۱۹۹۴ء۔

۴۴۔ "اَلْجَبَلُ الثَّانَوِيْ عَلٰى كُلِّيَّةِ التَّحْتَانَوِيْ (۱۳۳۷ھ)"، رضا اکیڈمی، بمبئی، انڈیا۔

۴۵۔ "شَرْحُ الْمَطَالِبِ فِيْ مَبْحَثِ اَبِيْ طَالِبٍ (۱۳۱۶ھ)"، رضا اکیڈمی، بمبئی، انڈیا، ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء۔

۴۶۔ "حَاجِزُ الْبَحْرَيْنِ الْوَاقِيْ عَنْ جَمْعِ الصَّلَاتَيْنِ (۱۳۱۳ھ)"، نسخۂ قدیمہ، مطبع اہل سنت وجماعت، بریلی، انڈیا۔

۴۷۔ "اَنْوَرُ الْبِشَارَةِ فِيْ مَسَائِلِ الْحَجِّ وَالزِّيَارَةِ (۱۳۲۹ھ)"، نسخۂ قدیمہ، قادری پریس، واقع جماعتِ رضائے مصطفٰی، محلہ سوداگراں، بریلی، انڈیا۔

۴۸۔ ایضاً، رضا اکیڈمی، بمبئی، ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۱ء۔

۴۹۔ "شَرْحُ الْحُقُوْقِ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ (۱۳۰۷ھ)"، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی، ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۶ء۔

۵۰۔ "قَهْرُ الدَّيَّانِ عَلٰى مُرْتَدٍّ بِقَادِيَانَ (۱۳۲۳ھ)"، نسخۂ قدیمہ، مطبع اہل سنت وجماعت، بریلی۔

۵۱۔ "اَلْمَلْفُوْظ (۱۳۳۸ھ)" المعروف بہ "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"، مؤلفہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مصطفٰی رضا خاں قادری برکاتی نوری رضوی بریلوی علیہما الرحمۃ، فیاض الحسن بک سیلر، نئی سڑک، کانپور، انڈیا۔

۵۲۔ ایضاً، مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔

۵۳۔ ایضاً، پروگریسو بکس، اردو بازار، لاہور، اگست ۱۹۹۹ء۔

۵۴۔ ایضاً، نوری کتب خانہ، لاہور، ۲۰۰۰ء۔

۵۵۔ ایضاً، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ۱۲/ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۰ھ / ۵/ جون ۲۰۰۹ء۔

۵۶۔ "کلیاتِ مکاتیبِ رضا"، مرتبہ مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی، پورنوی (بھارت)، مکتبہ بحر العلوم مکتبۂ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور، ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء۔

۵۷۔ "بَسَاتِيْنُ الْغُفْرَان" مسمّٰی بہ نام تاریخی "اشعار الغمام باشعار الامام (۱۳۱۶)" (عربی نعتیہ دیوان)، مرتبہ پروفیسر ڈاکٹر سید حازم بن محمد بن احمد بن عبد الرحیم (استاذ، شعبۂ لسانِ اردو و ترجمہ، جامعہ ازہر، قاہرہ، مصر)، مطبوعہ بہ مشارکت ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی؛ رضا دار الاشاعت، لاہور؛ رضا اکیڈمی، اسٹاک پورٹ، برطانیہ، ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء۔

۵۸۔ "حدائقِ بخشش (۱۳۲۵ھ)"، (مشہور اردو نعتیہ دیوان)، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی، ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء۔

محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی رضوی بریلوی (المتوفّٰی ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء)، حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی (خلیفہ و شاگرد و خلفِ اکبر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہما الرحمۃ):

۵۹۔ "اِجْتِنَابُ الْعُمَّال عَنْ فَتَاوَی الْجُهَّال (۱۳۱۶ھ)"، رضا اکیڈمی، بمبئی۔

۶۰۔ "فتاویٰ حامدیہ"، مرتبہ علامہ محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی (مرکزی دار الافتاء، بریلی)، بہ اہتمام حضرت مولانا محمد عمران رضا خاں قادری برکاتی سمنانی ابنِ نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا محمد منّان رضا خاں قادری برکاتی عرف منّانی میاں مدظلہما العالیہ، ادارۂ اشاعتِ تصنیفاتِ رضا، ۳۴، سوداگراں، رضا نگر، بریلی، ۲۵، صفر المظفر ۱۴۲۴ھ / اپریل ۲۰۰۳ء۔

محمد ظفر الدین قادری برکاتی رضوی بہاری (المتوفّٰی ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء)، ملک العلماء حضرت علامہ مولانا (خلیفہ و شاگردِ اعلیٰ حضرت علیہما الرحمۃ):

۶۱۔ "اَلْمُجْمَلُ الْمُعَدِّد لِتَالِيْفَاتِ الْمُجَدِّد (۱۳۲۷ھ)"، مرکزی مجلسِ رضا، لاہور، بار سوم: رجب المرجب ۱۳۹۷ھ / جولائی ۱۹۷۷ء۔

۶۲۔ "حیاتِ اعلیٰ حضرت"، مرتبہ و مہذبہ مولانا محمد مطیع الرحمٰن رضوی (بھارت)، مکتبۂ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور۔

محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری علیہ الرحمۃ (المتوفّٰی ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء)، ماہرِ رضویات، ناشرِ مجددیات حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر:

۶۳۔ "فاضلِ بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں"، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، یکم مئی ۱۹۸۸ء۔

۶۴۔ "گناہِ بے گناہی"، مجلسِ رضا، اسٹریٹ نمبر ۲، فدا حسین شیخا روڈ، دریا آباد، کراچی، اشاعتِ اول: اکتوبر ۱۹۸۳ء / محرم ۱۴۰۴ھ؛ نیز ادارۂ مسعودیہ، کراچی، ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء۔

۶۵۔ "محدثِ بریلوی"، ادارۂ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی، ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء۔

محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی علیہ الرحمۃ (المتوفّٰی ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء)، شرفِ ملت حضرت علامہ مولانا:

۶۶۔ "بلا سود بینکاری (کا شرعی طریقہ)"، پیش لفظ، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، اسلام آباد شاخ، ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء۔

۶۷۔ "فتاویٰ رضویہ (جدید)"، جلد ۱۴، مقدمہ، رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ / ستمبر ۱۹۹۸ء۔

محمد عبد الستار سعیدی مد ظلہ العالی، شیخ الحدیث وناظم تعلیمات، جامعہ نظامیہ ورہ نمائے رضا فاؤنڈیشن، لاہور، حضرت علامہ حافظ:

۶۸۔ "فتاوی رضویہ (جدید)"، جلد ۱ تا ۳۰، پیش لفظ، رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور۔

۶۹۔ "فہارسِ فتاوی رضویہ" (مکمل ۳۰ جلدیں)، پیش لفظ، رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ / اپریل ۲۰۰۶ء۔

متفرقات

۷۰۔ محمد عبد الشکور عرف مولوی رحمان علی (المتوفّٰی ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء)، مولانا: "تذکرہ علمائے ہند"، اردو ترجمہ، مرتبہ ومترجمہ محمد ایوب قادری، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، بیت الحکمہ، مدینۃ الحکمہ، شاہراہ مدینۃ الحکمہ، کراچی، اشاعتِ دوم: ۲۰۰۳ء۔

۷۱۔ محمد عبد المبین نعمانی قادری رضوی مد ظلہ العالی، حضرت علامہ مولانا: "اَلْمُصَنَّفَاتُ الرَّضَوِیَّۃُ"، المعروف بہ "تصانیفِ امام احمد رضا"، رضا اکیڈمی، بمبئی، انڈیا، طبع اوّل: ۲۵، صفر المظفر ۱۴۲۵ھ / اپریل ۲۰۰۴ء۔

۷۲۔ محمد حمزہ شرف، مولانا: "بَسَاتِیْنُ الْغُفْرَان کے مقدمہ کا (اردو) ترجمہ"، رضا اکیڈمی، لاہور، محرم ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء۔

۷۳۔ عنایت احمد قُدِّسَ اللّٰہُ سِرُّہُ الْعَزِیْز، حضرت علامہ مفتی: "علم الصیغہ"، اردو ترجمہ، مترجمہ مفتی محمد رفیع عثمانی، ادارۃ المعارف، کراچی۔ ۱۴۔

۷۴۔ رشید حسن خاں: "اردو املا"، فکشن ہاؤس، ۱۸۔ مزنگ روڈ، لاہور، ۲۰۰۷ء۔

لُغات (Dictionaries)

۷۵۔ "اَلْمُنْجِد"، عربی، دار المشرق، بیروت، لبنان (اٹھائیسواں ایڈیشن)۔

۷۶۔ "اَلْمُنْجِد"، عربی۔ اردو، دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی۔

۷۷۔ "بَیَانُ اللِّسَان"، عربی۔ اردو، مؤلفہ قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی، فاضل دیوبند، دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی۔

۷۸۔ "فیروز اللُّغات"، عربی۔ اردو، فیروز سنز، لاہور، راولپنڈی، کراچی۔

۷۹۔ "فرہنگِ آصفیہ"، اردو، مؤلفہ مولوی سیّد احمد دہلوی، اردو سائنس بورڈ، ۲۹۹۔ اپر مال، لاہور، طبع عکس (بار چہارم): ۲۰۰۳ء۔

۸۰۔ "علمی اردو لُغت (جامع)"، مؤلفہ وارث سرہندی ایم۔ اے، علمی کتاب خانہ، اردو بازار، لاہور، ۱۹۹۳ء۔

۸۱۔ "فیروز اللُّغات"، اردو، مؤلفہ مولوی فیروز الدین، فیروز سنز، لاہور۔

۸۲۔ "جامع نسیم اللُّغات"، اردو، مرتبہ سیّد قائم رضا نسیم امروہی وسیّد مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی، شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیوٹ) لمیٹڈ، پبلشرز، لاہور، حیدرآباد، کراچی۔

۸۳۔ "غیاث اللُّغات"، فارسی، مؤلفہ مولانا محمد غیاث الدین، میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔

۸۴۔ "منتخب اللُّغات"، فارسی، مؤلفہ سیّد عبد الرشید بن عبد الغفور الحسینی المدنی، میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔

۸۵۔ "چراغِ ہدایت"، فارسی، مؤلفہ سراج الدین علی خان آرزو، میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔

۸۶۔ "حسن اللُّغات"، فارسی۔ اردو، اورینٹل بک سوسائٹی، گنپت روڈ، لاہور۔

ادارے کی قابلِ مطالعہ کتب

۱-	تذکرہ علمائے امرتسر	حکیم محمد موسیٰ امرت سری	240/-
۲-	فہرستِ رسائل فتاویٰ رضویہ	ندیم احمد ندیم نورانی	200/-
۳-	تعریفاتِ علوم درسیہ (اردو)	مولانا عبداللہ قصوری	240/-
۴-	دورِ جدید کے بعض مسلم مسائل ایک بازدید	خوشتر نورانی	160/-
۵-	فلاح ونجات کی تدبیریں	امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	30/-
۶-	شمشیرِ بے نیام برگستاخِ بے لگام سیرتِ غازی ممتاز حسین قادری	مصنف: مولانا سجاد حیدر قادری خصوصی عنایت: جناب دلپذیر اعوان قادری	300/-
۷-	کنز التعریفات	علامہ محمد ظفر قادری عطاری مدظلہ العالی	170/-
۸-	خلفاء راشدین	حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ	80/-
۹-	اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت	مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ	300/-
۱۰-	سیرتِ رسولِ عربی	علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ	300/-
۱۱-	انوار الحدیث	مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ	200/-

دیگر اداروں کی قابلِ مطالعہ کتب

۱-	فتنہ علماء کی ضرورت نہیں	مولانا محمد وسیم نیاز عطاری	110/-
۲-	دہشت گردی کے پیچھے چھپا فتنہ	مولانا محمد طفیل رضوی	400/-
۳-	فیصلہ کیجئے!	مولانا شیر محمد جمشیدی	100/-
۵-	علامہ فضل حق خیرآبادی (چند عنوانات)	خوشتر نورانی	160/-
۷-	میں سنی کیوں اور کیسے ہوا؟	ڈاکٹر محمد سلیمان قادری	80/-
۹-	علمی محاسبہ	ابو حذیفہ مولانا کاشف اقبال مدنی	200/-
۱۰-	ردِّ وہابیت	ترجمہ: حافظ عبدالستار سعیدی	260/-

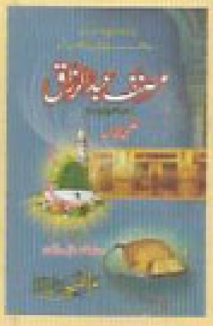

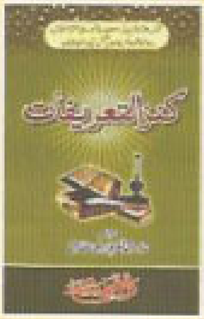

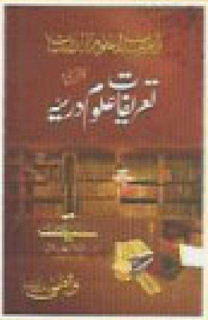

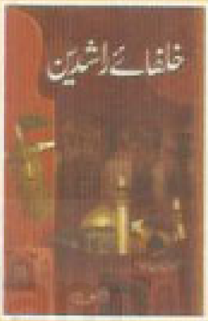

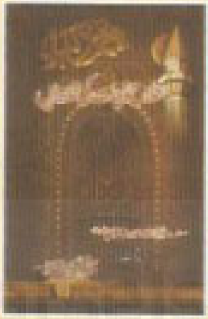
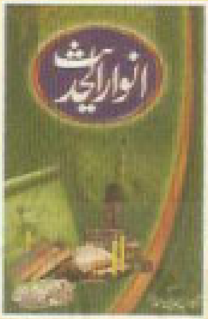

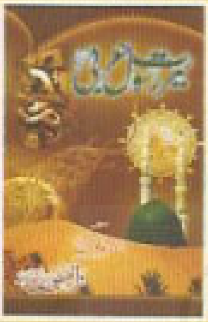

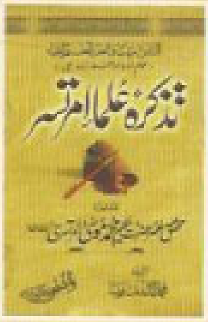

والضحیٰ پبلی کیشنز

داتا دربار مارکیٹ لاہور 0300-7259263